

مُلَهَّبَاتُكَ

سیاوی

و

مِنْ وَآتَاكَ

عَالُ الدِّينِ هَانَسُوِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حرف

DATA ENTERED

ملکت ہما

بشمول
احوال و آثار

حضرت قطب جگال لدین احمد ہاشمی علیہ الرحمۃ

ترتیب و تالیف

سر دار علی احمد خاں

○

ناشرین

انجمن فلاح و بہبود زمین پاکستان

۱۷ - بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور



جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ایک ہزار

تعداد

طابع : اشرف پرنٹنگ پریس، ایک روڈ، لاہور

۱۹۷۰ء

۱۹۸۵ء

۱۱۹۵۵۵

کتابت : محمد زاہد

جدید سن اشاعت

فہرست

- ۱۔ تعارف از حضرت حکیم محمد موسی امرتسری مدظلہ
- ۲۔ حمد باری تعالیٰ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی
- ۳۔ نعت رسول مقبولؐ۔ از حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی
- ۴۔ منقبت حضرت امام عظیم ابوحنیفہؒ از حضرت قطب جمال ہانسوی
- ۵۔ منقبت در شان حضرت قطب جمال ہانسوی۔ از آرزو سہارنپوری
- ۶۔ احوال و آثار حضرت قطب جمال ہانسوی۔ از سردار علی احمد خاں
- ۷۔ تذکرہ خواجگان سلسلہ چشتیہ جمالیہ، از سردار علی احمد خاں
- ۸۔ شہر ہانسی کا تاریخی تذکرہ، مرتبہ۔ سردار علی احمد خاں
- ۹۔ منظوم شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ
- ۱۰۔ شجرہ خاندان حضرت قطب جمال ہانسوی
- ۱۱۔ جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب مقالہ از پرنسپل محمد مسعود احمد صاحب
- ۱۲۔ ملہات عربی من تصنیف حضرت قطب جمال ہانسوی بمبوعہ فارسی
وارد و تراجم
- ۱۳۔ انگریزی ترجمہ ملہات۔ از سردار علی احمد خاں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

مصطفیٰ جانِ رحمت پر لاکھوں سلام
 شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
 دور کی نسبتِ علامی اس دنیا کی سروریوں پر غایت درجہ فضیلت رکھتی ہے
 اور ان سے اقرب نسبت رکھنے والوں پر لاتعداد تاج شاہی ان کے قدموں
 کی خاک تینے کے آرزو مند رہے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ ان کے در کی
 حاضری کو فخر و مباہات قرار دیتے رہے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا سب سے بڑا کمال سب سے
 بڑی عظمت اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ شیخ بجزوہر حضرت گنج شکر کے
 محبوب اور اجل خلیفہ کرام میں سے ہیں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین
 محبوب الہی دہلویؒ سے سلسلہ نظامیہ حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابری کلیریؒ
 سے سلسلہ صابریہ اور حضرت شیخ قطب جمال ہانسویؒ سے سلسلہ جالیہ جاری
 ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ان سلسلہ روحانی کے بزرگوں سے کروڑوں طالبانِ حق
 فیضیاب ہو کر مدازح علیا پر فائز ہوئے اور ہنوز سلسلہ فیض جاری و ساری ہے
 حضرت خواجہ قطب جمال ہانسویؒ حضرت خواجہ گنج شکر کا جمال ہیں

اس جمال گنج شکر نے جہاں اپنی روحانی توجہات سے لاتعداد تشنگانِ علوم معرفت کی تشنگی کو دور کیا اور ہزاروں کو منزلِ مقصود پر پہنچا یا وہاں بعد میں آنے والے صوفیا صافیہ کی رہنمائی کے لئے "ملہمات" کے نام سے عربی میں ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ یہ رسالہ فیضِ قبالہ نقل و رنقل ہو اہل دل حضرات کے کتب خانوں کی زینت بنا رہا۔ یہ رسالہ پہلی بار ۱۸۸۹ء میں فارسی اور اردو ترجمہ کے ساتھ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا تھا جو تلبیلِ عرصہ میں "النادر کامل معدوم" کے مصداق ہو گیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد بیرسر عبدالشکور السلام صاحب (اولاد حضرت خواجہ قطب جمال) کی کاوش سے رسالہ ملہمات دوسری بار منظرِ عام پر آیا اور اب تیسری بار دودمانِ جمالیہ کے معارف پروردارِ علم نواز فرد جناب حبیب عبدالشکور السلام اور ہمارے فاضل محترم سردار علی احمد خان کی مساعی سے بعد انگریزی ترجمہ اور حالاتِ بابرکات حضرت قطب جمال اور تذکرہ خلفاء آں حضرت اور دیگر کسی اضافوں کے ساتھ منصفہ شہود پر جلوہ گرہ ہو رہا ہے۔

انگلش ترجمہ اور حالات حضرت مصنف علیہ الرحمۃ جناب فاضل محترم سردار علی احمد خان کی کاوش کا نتیجہ ہیں سردار صاحب مدظلہ، مختلف زبانوں کے ماہر ہیں اور ان کی انگریزی کو تو حلقہ ادبا میں بہت زیادہ سراہا جاتا ہے جناب سردار صاحب کا علمی اور ادبی ذوق نہایت شستہ ہے موصوف انگریزی اور اردو زبانوں میں کتابیں تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ اور معلومات

انفrazمضامین و مقالات بھی لکھتے رہتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک ان کی زندگی کا حسین ترین پہلو یہ ہے کہ وہ شیخ الادبیا حضور داتا گنج بخشؒ کے عاشق صادق ہیں۔ روزانہ کی حاضری ان کا معمول ہے۔ آپ تمام سلاسل کے صوفیہ کرام کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کے مزارات سے کسب فیض ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ سردار علی احمد خان کے علمی کارناموں کا تعارف اسی مختصر تخریر کے ذریعہ نہیں کرایا جاسکتا۔ ان کی چند ایک تصانیف کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ سفرنامہ حج (اردو) ۲۔ دی نقشبندیہ (انگریزی) ۳۔ شہزادی جہاں آرا بیگم کے رسالہ "صاحبیہ" کا انگریزی ترجمہ بموجب حالات زندگی۔ ۴۔ حضرت برہان الدین غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ملفوظات کا انگریزی ترجمہ ۵۔ نغمہ بلبیل (سرو سینی ٹائیٹل) کی نظموں کا منظوم اردو ترجمہ ۶۔ برصغیر کے دلہان مصوری (اردو)

سردار صاحب کا شعری ذوق بھی بڑا بلند ہے آپ اردو، انگریزی اور فارسی میں لکھتے ہیں۔ ان کے کلام کا غالب نعت و منقبت پر مشتمل ہے۔ "ملہات" کا پیش نظر ایڈیشن انجمن فلاح و بہبود ذرائع پاکستان لاہور کی طرف سے طبع و شائع ہوا ہے۔ انجمن کے جملہ اراکین ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب حبس عبدالشکور السلام نے کتاب کا پیش لفظ تحریر کر کے حق فرزند ادا کیا ہے۔ جزاء اللہ تعالیٰ احسن الخیر

خاک راہ در دمنداں

(حکیم) محمد موسیٰ عفی عنہ — لاہور

۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

حمد باری تعالیٰ

حمد سے کہ پہچو بحر کرم بے کراں بود
 حمد سے کہ چوں ز حیطہ جہاں سر بُر کشد
 حمد سے کہ چوں زباں و دہش نور را بیاب
 باد انثار یار کہ قدوس و کبیر یا
 و آں را کہ دیدہ بر تو بود ز آتش دروں
 در محنت فراق چو دل می رود ز دست
 ہر مرھے ز غیر تو دل جبراحت است
 حمد سے کہ شکر نعمت ہر دو جہاں بود
 ہر تار موے بر تن ازاں صد زباں بود
 تحسین قدسیاں ہمہ نعم البیباں بود
 کاں مقصد مجاہدہ قدسیاں بود
 چوں ابر بر لباط جہاں در فشاں بود
 در لذت وصال بہ ہیں تا چہ ساں بود
 زخمی کہ از تو میرسد آرام جہاں بود

ترا باشد سزا عزو خدائی
 دہندہ برگ گل از باد و خاکے
 توئی فسرد قدیم و حتی و قیوم
 نہ جنبان و نہ ساکن بر زمینے
 مقدس از زن و فرزند نسلے
 منم امیدوار و صلّت تو
 برائے لقمہ جہاں بادشاہا
 تو داری ملک ملک و باد شاہی
 بسنگ اندر نہندہ تارہائی
 توئی بے شبہ و بے چون و چرائی
 نہ اورنگ و معلق در ہوائی
 منزہ از خورد خواب و زجائی
 مبادا کہ تو م باشد جدائی
 بکویت می کنم دائم گدائی

مکن بیگانہ احمد را چو ہم تو،
 بخود وادی مرا اورا آشنائی

نعت

واٹے سید نیکو شمیم، واٹے خواجہ عالمی ہم
 اسم شریفیت مصطفیٰ ذات لطیف مجتبیٰ
 در لفظ تو ذوق شکر از نور تو یک ذوق
 مصباح علم افرختی، عود رسالت بیوختی
 عالم کہ تو پر نور شد کفر و ضلالت دور شد
 در ہر دو عالم سروری مرفہ ترے را در خوری
 احمد کہ ہست آن امتت ریزے بگفت از تر
 تو واٹے پیشواٹے محشم واٹے مقتداٹے محترم
 قول غریبیت مر تفضی کف عطا باش تو کم
 بار اے نور واٹے قمر، ہچو غیاثے در ظلم
 احکام شرع آموختی آرا کہ از دیں ز در قم
 شہرے ہدی محمود شد در کچو نہادے قدم
 بر ذات تو پیغامبری شد ختم باخیر الامم
 تا در محشر از مدقت گوید تیا بدیج کم
 تا گرد در آتش رہا گوہست ترساں درم
 واٹے خواجہ عالمی ہم
 اسم شریفیت مصطفیٰ ذات لطیف مجتبیٰ
 در لفظ تو ذوق شکر از نور تو یک ذوق
 مصباح علم افرختی، عود رسالت بیوختی
 عالم کہ تو پر نور شد کفر و ضلالت دور شد
 در ہر دو عالم سروری مرفہ ترے را در خوری
 احمد کہ ہست آن امتت ریزے بگفت از تر
 تو واٹے پیشواٹے محشم واٹے مقتداٹے محترم
 قول غریبیت مر تفضی کف عطا باش تو کم
 بار اے نور واٹے قمر، ہچو غیاثے در ظلم
 احکام شرع آموختی آرا کہ از دیں ز در قم
 شہرے ہدی محمود شد در کچو نہادے قدم
 بر ذات تو پیغامبری شد ختم باخیر الامم
 تا در محشر از مدقت گوید تیا بدیج کم
 تا گرد در آتش رہا گوہست ترساں درم

نعت

بذر خواجہ عالم زباں بیارائیم
 دہان بستہ بمدح رسول بکشائیم
 نوائے عزوجل چوں ستودہ سید را
 سراچہ زہرہ دیارائے آنکہ بستائیم

در مدح حضرت امام عظیم ابو حنیفه نعمان بن ثمال

ز به لفظ دہان ابو حنیفہ
 مبین گشت علم فقہ و شائع
 کشادہ گشت قفل باب فتویٰ
 عروس شرع زیور کرد ازاں زر
 ندیدہ دیدہ کس در فقاہت
 دریدہ سینہ سہل از درایت
 عقاب مبتدع بودہ لکد کوب
 بتقویٰ و دیانت بودہ برتر
 ز جوئے بردباری گشتہ سیراب
 یفضل و علم و حلم و زہد و تقویٰ
 سخن جوئی و دین داری رسیدہ
 بسے برداشت الوان حق آلت
 ز بہر نعمت علمی بسے شد
 ز فرہ گنج معانی کرد حاصل
 کجا مردے بہ صف علم آل گو

چنیں شیریں بیاب ابو حنیفہ
 ز الفاظ و ہان ابو حنیفہ
 ز مفتاح بیان ابو حنیفہ
 کہ حاصل شد ز کمان ابو حنیفہ
 دریں عالم بیان ابو حنیفہ
 سر نوک سنان ابو حنیفہ
 ز باز آشیان ابو حنیفہ
 ز بہت اختر مکان ابو حنیفہ
 نہال بوستان ابو حنیفہ
 ہمہ دادہ نشان ابو حنیفہ
 بمقصد بس روان ابو حنیفہ
 ابو یوسف ز خوان ابو حنیفہ
 محمد میہمان ابو حنیفہ
 طبع در نشان ابو حنیفہ
 بکف گیرد کمان ابو حنیفہ

کہ گروہ میں زبانِ یوحنیفہ
 بھی یا بہت ناہن یوحنیفہ
 نکر دے ترجمانِ یوحنیفہ
 رموزاتِ بیانِ یوحنیفہ
 کہ گشتم مدحِ خوانِ یوحنیفہ
 بفضلِ خود روانِ یوحنیفہ
 کر ابا شد بسیار فضل و دانش
 کہ تا امروز بر خوانِ تقسم
 مسائل کے شدی حل گر مفسر
 مزدگر عاقلان بر جہاں نگارند
 مرا فخر است بر اہل زمانہ
 خداوند از احمد شاد گرداں
 قرین رحمت و رضوانِ خود دار
 بہاہ و سالی جانِ یوحنیفہ

منقبت

حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی

اے جمالِ ہانسوی اے جانِ جانان فرید
 بادشاہِ ملکِ عرفان و سراجِ الاولیاء
 قدرتِ آئینہ ہے تیرا قدرتِ اکشانہ ترا
 تیری آنکھیں ایک مرکز کثرتِ انوار کا
 تیری ہستی میں ہیں انوارِ ازل جلوہ فگن
 کون ہے وہ جو فیضِ باطنی پاتا نہیں
 زینت و آرائشِ بزمِ درخشان فرید
 پیکرِ نورِ حقائقِ منظرِ ذاتِ خدا
 مضمر اک لفظِ محبت میں ہے افسانہ ترا
 تیرا دل ہے اک خزینہ و حدِ الامر اسکا
 خواجہ بہتد الولی کی زلف سے سایہ فگن
 تیری چوکھٹ سے تہی امن کوئی آتا نہیں
 طلعتِ بابا فرید الدین ہے طلعت تری
 ہے میرے قہم تصور سے کہیں وقت تری

حضرت قطب

جمال الدین احمد ہانسوی

کریم و عالی صفت حضرت جمال الدین

عطا بہ ملت بیضا چو آیت یزداں

نام و نسب

آپ کا اسم گرامی احمد اور لقب جمال الدین تھا۔ آپ ۵۸۳ھ میں غزنی شہر (افغانستان) میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین عروت شیخ محمد تھے جو دینی علوم کے علاوہ فن سپہ گری میں بھی مہارت نامہ رکھتے تھے۔ جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ہندوستان پر دوسرا حملہ کیا تو قاضی حمید الدین اس لشکر میں ایک پلٹن کے سالار تھے اور حضرت قطب جمال کے حقیقی ماموں سید نعمت اللہ شاہ ولیؒ بھی لشکر مجاہدین میں شامل تھے۔ انہیں شہادت نصیب ہوئی اور ہانسی کے قلعہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اب تک موجود ہے۔ ہانسی کی فتح کے بعد حضرت حمید الدین قاضی شہر مقرر ہوئے۔ اور آپ نے یہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ حضرت قطب جمال پانچ برس کے تھے۔ کہ اپنی والدہ ماجدہ اور دیگر اہل خاندان کے

ساتھ مستقل اقامت کیلئے ہانسی وارد ہوئے۔

حضرت قطب جمال الدین ہانسوی کا شجرہ نسب یوں ہے:
 حضرت جمال الدین احمد بن قاضی حمید الدین بن حضرت سلطان
 محمود عروت شیخ منظر بن شیخ سلطان ابراہیم بن سلطان ابوبکر بن
 حضرت سلطان عبداللہ بن حضرت سلطان عبدالرشید بن حضرت
 سلطان عبدالصمد بن حضرت سلطان عبدالسلام عروت امام حماد
 بن حضرت ابو حنیفہ نعمان المشہور امام اعظم بن ثابت بن نعمان
 بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز
 بن نوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بن بہرام بن شاہ پلور
 بن ہرمز بن زرسی بن بہرام بن اردشیر بن بابک بن ساسان بن
 بہمن بن بہمن بن اسفندیار بن کساسپ بن آہراسپ بن بہمن
 بن کیتقاد بن داراب بن طہماسپ بن نمیرود بن کینخسرو بن سیاوش
 بن رستم بن دستان بن سام بن زریمان بن عامر بن علوان بن
 عجلاق بن عاد بن عوص بن آرام بن حضرت نوح بنی اللہ علیہ السلام
 (بحوالہ دیوان خلیل)

حضرت جمال الدین احمد قطب ہانسوی کا حسباً سلسلہ (ناٹھانی)
 حضرت عوث الاعظم شیخ عبدالقادر حلی کے علاوہ حضرت سید
 جلال الدین جہانیاں جہانگشت بخاری اوجی سے بھی ملتا ہے
 اور ناٹھانی سلسلہ کی ایک لڑی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر
 فاروقی اجدوہنی سے بھی جا ملتی ہے۔ حضرت قطب جمال الدین
 احمد ہانسوی کے ناتا حضرت مخدوم سید احمد گیسو دراز عزنوی تھے

جو ایک خدارسیدہ بزرگ اور درویش کامل تھے۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ موصوف کی دو بیٹیاں تھیں ان میں سے ایک بی بی حافظہ جمال صاحبہ تھیں جن کے لطن نوری سے حضرت شیخ شرف الدین عرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی پیدا ہوئے تھے دوسری صاحبزادی سائرہ بی بی نامی تھیں۔ جو حضرت قطب جمال کی والدہ تھیں۔

بچپن اور جوانی

حضرت جمال الدین احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی بچپن سے ہی بڑے ذہین و فطین تھے آپ کے والد بزرگوار آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ علوم مروجہ (یعنی تفسیر قرآن مجید، احادیث، فقہ، تاریخ، صرف و نحو اور طب) میں سند فیضیت حاصل کی۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ فقہ آپ کا خصوصی مضمون تھا۔ آپ فن تقریر میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ مبداء فیض نے آپ کو شاعری کا بھی ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ صاحب دیوان شاعر تھے۔ اور خطیب تخلص کرتے تھے۔ حضرت جمال شریعت کے بڑے پابند اور خلق محمدی کا نمونہ تھے۔ نوجوانی میں بھی بڑے پارسا اور پرہیزگار رہے۔ چھوٹی سے چھوٹی سنت کی ادائیگی کا بھی بڑا خیال رکھتے تھے۔ آپ کے والد محترم حضرت قاضی حمید الدین اکبری جیات تھے کہ آپ شہر ہانسی کے خطیب مقرر ہوئے۔ اسی نسبت سے آپ مولانا جمال الدین خطیب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ بڑے بڑے علماء

آپ کی فضیلت علمی کے معترف تھے۔ حکومت وقت کی جانب سے جو قاضی علاقہ جات ہریانہ میں مقرر ہوتے تھے وہ آپ کی ہی منظوری سے ہوتے تھے۔

حضرت قطب جمال کی عمر بیعت و خلافت پچاس برس تھی کہ آپ حضرت

شیخ الاسلام بابا فرید الدین مسعود چشتی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔ بابا صاحب سے آپ کی بیعت ہانسی میں ہی ہوئی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر پوجہ محبت حضرت قطب جمال ہانسی میں ہی فرودکش رہے۔

رواق منظر چشم مرزا آرشیا نہ تست کرم نہاد فرود آگہ خانہ خانہ تست حضرت بابا فرید الدین ہانسی میں مقیم تھے کہ آپ کے پیر روشن ضمیر حضرت قطب الدین بختیار کاکی دہلوی کی دنات کی خبر آئی چنانچہ آپ نے دہلی کا سفر اختیار کیا دیاں پہنچے تو حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حسب ارشاد قطب اقطاب آپ کو ان کی نعلین، خضا اور خرقة سپرد کئے بابا صاحب نے خرقة زیب تن کیا اور تین چار روز آستانہ قطب صاحب پر قیام کرنے کے بعد عازم سفر ہوئے۔ آپ کے پیر بھائیوں اور مریدان قطب الاقطاب نے عرض کیا کہ چونکہ آپ کو قطب صاحب نے اپنا جانشین مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے اب آپ کا قیام دہلی میں ہی ہونا چاہیے۔ لیکن آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ہمیں جو نعمت پیر نے عطا کی ہے۔ وہ ہانسی اور اس کے جنگل میں ہے

چنانچہ حضرت بابا فریدؒ مانسی پہنچے اور حضرت قطب جمال کو
 خلافت عنایت کی۔ نیز حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے
 تبرکات یعنی خرقة، عصا، تعلقین اور تلمبی کتب عوارف المعارف
 مصنفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عطا فرمائے۔ حضرت
 بابا فریدؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ "جمال جمال ماست" اور کبھی
 ارشاد ہوتا کہ "جمال می خواہم کہ گرد سر تو بگیرم" اور کبھی یوں ارشاد
 فرماتے کہ "از خود برنجم لیکن از جمال نرنجم" (یعنی خود سے رنجیدہ
 ہو جاتا ہوں لیکن جمالؒ سے کبھی نہیں) حضرت قطب جمال کو بھی
 اپنے مرشد سے کمال الفت تھی۔ ان کی منقبت میں بہت سے اشعار
 لکھے ہیں ہم یہاں تبرکات چند بیات نقل کرتے ہیں۔

دار و بند ہر نفس و دل، پاک پیرِ مَن
 کامروز بہت قدوہ سلاک پیرِ مَن
 شاید و ستو ز کوثر و باشد سزا کہ تا
 سازد ز شاخِ طوبیٰ مسواک پیرِ مَن
 ملک جہان نخواہد در ہمت بلند
 ز ر را طلا شمارو چوں خاک پیرِ مَن
 خاشاک و خس نمود متاع و قماش دہر
 بگذاشت این ہمہ خس و خاشاک پیرِ مَن
 در صدر قرب چوں بخداوند انس یافت
 شاداں بود ہمیشہ نہ نعمناک پیرِ مَن
 ہر سر بیائے پیر معلّٰ کعب رسد

چوں پا نہاد بر سر افلاک پیر من
 پریم فرید دین من احمد مرید او
 زال میدید بدستم فتراک پیر من

آنکه بگرفت راه پیر جمال
 بار دوش زاله پیر جمال
 کرد روشن شب مریداں را
 طلعت همچو ماه پیر جمال
 چوں جنیدے کجا کہ تا گردد
 محرم پیش گاہ پیر جمال
 در صفت او یسار بود شایان
 از ملائک سپاه پیر جمال
 شاید او جبرئیل بر خواند
 قصه قدر و جاه پیر جمال
 ساحت حضرت خدا باشد
 در خور خالقان پیر جمال

والا فرید ملت و دین آنکه نزد او
 خرد و بزرگ از ره توقیر میرود
 که صدیکے بگفتم از آفرین او ہمیں
 در بیان مدحش تقصیر میرود

شیخ عالم فرید ملت و دیں
آنکہ از و زندہ گشت نام شیوخ

اپنی والہانہ خدمت و خلوص اور ارادت کی بدولت حضرت جمال الدین بابا صاحب کے منظور نظر بن گئے۔ پاک پن پینچ کر انہوں نے کافی عرصہ اپنے مرشد کی خدمت میں گزارا۔ یہاں آپ کے سپرد ننگ فریدی کے لئے جنگل سے ڈیلہ ایک قسم کا جنگلی پھل لانے کی ڈیوٹی لگی۔ آپ یہ کام نہایت مستعدی سے سرانجام دیتے رہے۔

حضرت قطب جمال نے جب بابا فرید صاحب کی صحبت اختیار کی تو سرکاری عہدہ تضا و خطابت سے استعفیٰ دے دیا حکومت وقت نے مدد معاش کے لئے جو اس عہدہ و منصب کے ضمن میں دیات اور معافی اراضیات دے رکھی تھیں۔ وہ قطب صاحب نے واپس کر دیں۔ متقدمین پیران سلسلہ کے طریق پر آپ تمام عمر بادشاہ یا امراء کے در پر نہیں گئے

پشت پازن تخت کیکاؤس را سریدہ از کف مدہ ناپوس را
حضرت قطب جمال نے تمام عمر امیرانہ لباس زیب تن نہیں کیا۔ آپ کی خوراک سادہ ہوتی تھی اور مقدار بہت کم۔ آپ ہمیشہ کم گفتن، کم خفتن کم خوردن پر عامل رہے۔ مہمان نوازی آپ کا خاصہ تھا

سفر میں گھوڑے کی سواری کے علاوہ پیدل بھی چلتے تھے
قطب صاحب نے سات مرتبہ پاک پتن جا کر اپنے پیر و مرشد حضرت
بابا صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ ع

برائے دیدنِ روئے چو ماہست

ہمیشہ جان و دل سویت کشانت

اپنے دیوان میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔

برد در خدمت شیخ المشائخ فرید الحق والدین با ارادت

چو احمد رشد مرید او، ولیکن نگہ میدار آداب عبادت

اتباعِ سنت کی تلقین فرماتے اور خود چھوٹی چھوٹی چیزوں میں
بھی اس کی پیروی کرتے تھے۔

حضرت قطب جمال عالم با عمل تھے۔ اور صوتی باصفا اور عاشق
رسول مقبول تھے ع

دارم ہمہ جا با ہمہ در ہمہ حال

در دل ز تو آرزو و در دیدہ خیال

دنیاوی شان و شوکت اور سرکاری مرتبہ و منصب ترک کر کے

اپنے درویشی اختیار کی اور یہ غریبی آپ کے لئے باعثِ فخر تھی ع

نزدیک جہاں انیاں گدا ئیم

در عالم فقر بادشاہیم

حضرت قطب جمال کسی سے کچھ طلب نہ کرتے تھے۔ تحائف

قبول کرنے میں بھی آپ کو تامل رہتا۔ خالقانہ اور گھر بار کے خرچ میں تنگی
رہتی تھی لیکن آپ نہایت حوصلہ مندی سے اور صبر سے گذراوتات
کئے جاتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی سے روایت ہے کہ وہ پاک تپن
جاتے ہوئے ہانسی پہنچے اور شیخ جمال الدین قطب سے ملاقات ہوئی انہوں
نے فرمایا کہ مرشد بابا فرید سے عرض کر دینا کہ میرے خرچ میں تنگی رہتی
ہے۔ فراخی کے لئے دعا فرمائیں۔ بابا صاحب نے جو اب ارشاد فرمایا
کہ قطب جمال کو واضح کر دیجئے کہ جب کسی کو کہیں کی ولایت دی جاتی ہے
تو اس کو چاہیے کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی جانب مائل کرنے دچوں
ولایت برکے دادہ شود اورا واجب است کہ استمالت آن
ولایت بکند

قطب صاحب کی عظمت بزرگی حضرت نظام الدین اولیاء
فرماتے ہیں کہ قطب جمال کی

قدر افزائی بابا صاحب یہاں تک کرتے تھے کہ جب مجھے خلافت نامہ
عطا ہوا تو مرشد نے ارشاد کیا کہ یہ خلافت نامہ مولانا جمال الدین کو
دکھا دینا۔ چنانچہ ہانسی پہنچ کر میں نے اپنا وہ خلافت نامہ برائے
ملاحظہ پیش کیا تو آپ خوش ہوئے اور شفقت سے میری (مزید روحانی)
تربیت فرمائی اور یہ شعر پڑھا ع

خدا نے جہاں را ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردم بگوہر شناس

ایک اور واقعہ حضرت نظام الدین اویار محبوب الہی نے یوں بیان کیا ہے کہ بابا صاحب نے ایک آدمی کو خلافت نامہ دے کر قطب صاحب کے پاس ہنسی بھیجا۔ لیکن قطب صاحب نے اس شخص سے فرمایا کہ میں تم خلافت کے لائق نہیں ہوں۔ چنانچہ دستاویز خلافت نامہ چاک کر دی گئی۔ وہ شخص پاک تپن واپس لوٹ گیا۔ اور اس امر کی شکایت بابا صاحب سے کی۔ ان کا جواب یہ تھا کہ "دریدہ جمال را فرید نتوال دوخت" کتاب نوادر السفر میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ مندرج ہے۔ لیکن اس میں عبارت یوں لکھی ہے۔

"از ہر کہ جمال جاٹہ خلافت بستاند فرید اورا باز دادن نتواند" سبع سنابل میں یہی واقعہ درج ہے۔

صاحب طبقات حسینی نے تحریر کیا ہے کہ بابا فرید جس کو خلیفہ نامزد کرتے اسی کو قطب جمال کے پاس بھیجتے تھے۔ قطب صاحب اس کی تربیت فرماتے۔ اگر لائق خلافت سمجھتے تو خلافت منظور فرماتے ورنہ خلافت نامہ چاک کر دیتے۔ وہ اگر بابا صاحب سے شکایت کرتا تو جواب ملتا کہ "دریدہ جمال را فرید نتواند دوخت"

نقل ہے کہ ایک بار حضرت بہاؤ الدین ذکریا سہروردی ملتانی نے حضرت بابا صاحب کو لکھا کہ میرے سارے مرید اور خلفاء کے بدلے آپ احمد جمال کو ہمیں دے دیجئے اور شرطِ محبت یہ ہے کہ اس سودے کو آپ درہم برہم نہ کریں۔ بابا صاحب نے جواب دیا کہ جمال میرا جمال ہے سودا مال میں ہوتا ہے نہ کہ جمال میں۔

تذکارِ قطب حضرت محبوب الہی کی زبانی مولانا شمس الدین

دبیر۔ قطب جمال

احمد بالنسوی اور نظام الدین اولیاء محبوب الہی، حضرت بابا صاحب کے آستانہ پر چند دن قیام کرنے کے بعد رخصت لینے گئے۔ قاعدہ یہ تھا کہ قافلہ میں جو بزرگ ہوتا تھا اس کو مرشد رخصت کے وقت مناسب نصیحت فرماتے۔ اس موقع پر بابا صاحب نے قطب صاحب کو نصیحت فرمائی کہ نظام الدین کی خبر گیری کرنا۔ قطب جمال نے بڑی خبر گیری فرمائی۔ جب قصبہ اگروہہ وارد ہوئے تو وہاں کا حاکم حضرت قطب جمال کا دوست تھا وہ اپنے مکان پر لے گیا۔ اور نہایت پر تکلف دعوت کی۔ قطب صاحب نے روانگی کے لئے اجازت چاہی تو اس نے عرض کیا کہ یہاں لوگ قحط میں مبتلا ہیں۔ جب تک بارش نہ ہو آپ یہیں تشریف رکھیں۔ قطب صاحب خاموش ہو رہے۔ صبح نہ ہونے پائی تھی کہ خوب زور سے بارش ہونے لگی صبح کو حاکم اگروہہ نے سواری کے لئے گھوڑے پیش کئے اور ہم وہاں سے روانہ ہو گئے حضرت محبوب الہی ایک بار ہانسی گئے تو سردی کا موسم تھا۔ شیخ جمال الدین احمد نے یہ شعر پڑھا

باروغن گاؤ اندرین روز خنک

نیکو باشد ہر بسہ و نان تنک

محبوب الہی نے کہا کہ ذکر الفاسب غیبیہ انما بکا ذکر

غیبت ہوتی ہے، قطب صاحب نے تبسم کیا اور کہا کہ موجود کر یا ہے

میں (نظام الدین) جب خلیفہ نامزد ہونے کے بعد قطب صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے تعظیم نہ دی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ پہلے تو ہمیں تعظیم دیتے تھے اب کیوں نہ دی۔ وہ خود گویا ہوئے کہ اے نظام الدین تعظیم نہ دینے کا سبب یہ ہے کہ اب میں اور تم ایک ہو گئے کیا کوئی اپنے کو تعظیم دیتا ہے۔

جب میں (نظام الدین) اپنا خلافت نامہ لے کر قطب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی نذر کے لئے جنگل سے کچھ خشک لکڑیاں اور مٹی کے چند ڈھیلے اپنے رخساروں سے صاف کر کے لے گیا۔ اس پر خلوص نذر پر حضرت قطب صاحب بے حد مسرور ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے غسل میت کا پانی ان لکڑیوں سے گرم کیا جائے۔ اور یہ ڈھیلے ہماری قبر میں ساتھ رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

میں نے وصال کے بعد شیخ جمال الدین احمد کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ نماز مغرب کی سنتوں کے ساتھ صلوٰۃ الروح اور فرسوں کے متصل آیت الکرسی پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی عمل کے سبب بخش دیا۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدین
ذکر یا ملتانی علیہ الرحمۃ

سیر الاقطاب کی ایک روایت

نے مخدوم بابا فرید الدین گنج شکر ابو دھنی سے کئی مرتبہ شیخ جمال الدین احمد ہنسوی کو مانگا لیکن بابا صاحب ہر بار یہی

جواب دیتے کہ "جمال الدین جمال ما است و کسے شخص جمال خویش
 را بہ دیگرے نبی دہد" آخر خواجہ بہاؤ الدین زکریا نے اپنے جذب
 باطنی سے شیخ جمال الدین کو اپنی طرف کھینچا۔ شیخ جمال کے دل
 میں اضطراب پیدا ہو گیا اور انہوں نے بابا صاحب سے خواجہ زکریا
 ملتانی کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ مرشد گرامی کو ان کا یہ
 اصرار ناگوار گزرا اور ایک روز حالتِ حلال میں شیخ جمال الدین
 ہانسوی سے فرمایا: "برو و روٹے خود سیاہ کن" یہ الفاظ
 نکلے ہی شیخ جمال الدین کا جمال صورت متغیر ہو گیا۔ اور کمالات
 باطنی سلب ہو گئے۔ وہ خانقاہ فریدی سے نکل کر دیوانہ وار دشت
 نوردی کرنے لگے۔ کہ بابا صاحب کی ناخوشی ان کے لئے سوہان روح
 بن گئی تھی۔ ہر وقت آہ و زاری کرتے اور مرشد گرامی کو یاد کرتے
 اکثر حالتِ جذب جنوں میں اپنا لباس پھاڑ ڈالتے اور کبھی سر پر خاک
 ڈالتے۔ اسی حالت میں ایک سال گذر گیا۔ بابا فرید کا عقیدت مند
 ایک سوداگر مسی شیخ عالم اس جنگل سے اپنے قافلہ کے ساتھ گزرا
 جہاں شیخ جمال الدین پریشان پھر رہے تھے۔ اس نے آپ کو
 پہچان لیا اور آپ کے حال پر نہایت تعجب اور افسوس کا اظہار
 کیا۔ شیخ جمال نے "ہائے فرید" کا نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گئے
 جیب ہوش میں آئے تو سوداگر سے التجا کی کہ سرکار فرید میں میری

طرف سے یہ عرض کر دینا،
 حضرت گنج شکر قطبِ زمانِ قوطب نہیں
 چشمِ رحمت بکشا جانبِ درویش رہیں

بابا صاحب کو شیخ جمال کی حالت سن کر بہت رحم آیا اور جواباً
ایک مرید کے ہاتھ انہیں یہ رباعی لکھ کر بھیجی۔

روگرد جہاں بگرد، وپا آبلہ کن

گر بچو منی یابی و مارا گلہ کن

یک صبح با خلاص بیابا بردور ما

گر کار تو بر نیاردا، آنگاہ گلہ کن

یہ رقعہ پاکر شیخ جمال بے حد خوش ہوئے اسے بار بار چومتے اور
آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اسی وقت پاک پتوں کے لئے چل کھڑے ہوئے
اور مرشد کی خدمت میں آکر خوب روتے۔ بابا صاحب نے انہیں اپنے
سینے سے لگا لیا اور تمام سلب کردہ کمالات واپس
عطا کر دیئے۔

نوٹ :- بعض محققین کے نزدیک یہ روایت ثقہ نہیں

ہے اور ناقابل تسلیم قرار دی گئی ہے۔

بابا صاحب نے شیخ جمال الدین احمد کو قطب کا خطاب دے کر
ہانسی روانہ کر دیا۔ جہاں آپ نے بقیہ عمر اصلاحِ خلق میں گزاری۔

متذکرہ صدر روایت کے علاوہ ایک

دوسری روایت

اور غیر ثقہ روایت سیرالقطاب

اور خزینۃ الاصفیاء میں درج ہے اور وہ یہ کہ بابا فرید الدین کے

بھانجے مخدوم علاؤ الدین علی احمد ضایر حبیب ہانسی پہنچے اور اپنی

سند خلافت تصدیق و توثیق کے لئے شیخ قطب جمال کو

پیش کی تورات کا وقت تھا۔ حجرے کا چراغ ہوا کے ایک تیز جھونکے سے
 بجھ گیا۔ مخدوم علاؤ الدین نے اپنی انگلی کھڑی کی۔ اور وہ چراغ کی
 طرح روشنی دینے لگی۔ قطب جمال کو ان کا یہ اظہار کرامت
 پسند نہ آیا اور انہوں نے خلافت نامہ چاک کر دیا۔ مخدوم علاؤ الدین
 جمال میں آگے کر آئے میری سند خلافت چاک کی اور میں نے آپ
 کا سلسلہ چاک کر دیا۔ مخدوم بابا توقف واپس اجودھن پہنچے اور سب
 واقعہ بابا صاحب کے گوش گزار کیا۔ بابا صاحب نے فرمایا کہ "تیر
 پہلوانان دین خطا نمی رود" اور پھر پوچھا تم نے جمال الدین ہانسوی کا
 سلسلہ کس طرف سے چاک کیا۔ مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا "ادل
 سے" بابا صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی اچھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کچھ مدت
 بعد تمہارے ایک مرید کی دعا سے سلسلہ جمالیہ درست کر دے گا۔
 میں تمہیں نئی سند لکھ دیتا ہوں۔

اقتباس الانوار میں اس روایت کے حوالے سے یہ تحریر ہے کہ سند
 خلافت چاک کرتے وقت شیخ جمال الدین احمد ہانسوی نے یہ
 الفاظ کہے۔

"چندی سرعت چلیت صاحب ولایت دہلی را بردباری
 باید و شما طاقت نشستن یک ساعت ندارید این کار
 چہ طور پیش خواہد رفت"

نئی دہلی میں قطب روڈ کی ایک سائٹ روڈ "مسکا پیر مارگ" کے
 نام سے مشہور ہے۔ یہاں ایک نئی آبادی تقسیم ہند کے بعد

تعمیر ہوئی جسے ٹسکا پیر ایکس ٹینشن کہتے ہیں۔ یہاں حضرت شیخ ابوبکر
حیدری کا مزار ہے۔ جہاں لوگ منت کے طور پر ٹکے چڑھاتے ہیں
شیخ ابوبکر حیدری سے حضرت قطب جبال ہانسوی کے مراسم
لے حد دوستانہ تھے دونوں میں بڑی مودت اور پیار تھا۔ قطب
صاحب انہیں "باز سفید" کہا کرتے تھے۔ اور جب دہلی جانے ان
سے ضرورتاً ملاقات کیا کرتے تھے۔

ایک بار قطب صاحب عازم دہلی ہوئے۔ دہلی کے مضافاتی
گاؤں کاکڑا جو دریائے جمنہ کے کنارے پر واقع ہے، میں قیام
کیا۔ مولانا حسام الدین آپ کے استقبال کو آئے بعد سلام علیک آپ
نے دریافت فرمایا کہ ہمارے سفید باز کا کیا حال ہے۔ مولانا نے عرض
کیا کہ میں آپ کی ملاقات کے لئے آ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ میری طرف
سے قطب سے کہہ دیتا کہ میں حج کو جاتا ہوں۔ حضرت قطب
صاحب نے مولانا حسام الدین سے فرمایا کہ آپ فوراً ان کی خدمت
میں چلے جائیں اور بعد از سلام یہ کاغذ جس پر رباعی لکھی ہے
انہیں دے دیں۔

برپائے ترا سرم نثار ادلی تر
یک سرچہ بود بکہ ہزار ادلی تر
در غارِ وطن ساز چو بویکر آنکہ
بویکر محمدی بغار ادلی تر

روایت ہے کہ یہ رباعی پڑھ کر شیخ ابوبکر نے اس وقت سفر ملتوی

کر دیا اور آپ کی ملاقات کے لئے چلے آئے ع

اوپر دوستانہ موافق غنیمت است

چوں یا قسیم حیف بود گر رہا کنیم

حضرت قطب جمال ہانسویؒ نے دو نکاح کئے

ازواج و اولاد

پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ تولد ہوا جن

کا نام شاہ حامد عرف کمال الدین عرف رضی الدین تھا اور

ایک بیٹی بانو نامی تھیں۔ صاحبزادہ شاہ حامد کچھ مجذوب

سے تھے۔ حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے تھے

کہ وہ دیوانہ معنوی تھے۔ ایک روز جب ان سے پوچھا گیا

کہ اَلْعَلَمُ حجاب الاکبر سے کیا مراد ہے تو فرمانے لگے کہ علم

دون حق است و ہرچہ دون حق است حجاب اکبر است، اور یہ

معانی ایسے ہیں کہ ہم نے ہزار ہوشیاروں سے بھی نہیں سنے۔ قطب صاحب

کی دوسری زوجہ حضرت شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی کی ہمشیرہ

تھیں جن کے بطن سے حضرت قطب دوم صوفی برہان الدین علیہ الرحمۃ

پیدا ہوئے۔

حضرت جمال الدین احمد خطیب قطب

تصانیف

ہانسوی صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی علمی

یادگاروں میں ایک دیوان فارسی ہے جو دو جلدوں میں ۱۸۸۹ء

میں مطبع چشمہ فیض دہلی نے حسب الارشاد پیر جی رفیع الدین صاحب

بہادر تحصیلدار دہلی نے طبع کیا۔ مطبوعہ دیوان ۶۹۸ صفحات پر مشتمل ہے

دیوان کی پہلی جلد میں حمد و نعت اور غزلیات ہیں اور دوسری جلد میں زیادہ تر رباعیات ہیں۔

مؤلف سیر الاولیاء نے لکھا ہے کہ آپ کی نظم دستور عاشقان ہے۔ قطب صاحب کی عربی زبان میں تصنیف "ملہمات" ہے۔ جو ان الہامات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ کو ہوئے۔

ملہمات۔ پندرنامہ فارسی اور نورالمواعظ بھی طبع شدہ ہیں لیکن یہ کیا ب ہیں۔

وفات سیر الاولیاء میں حضرت قطب الدین منور سے

روایت مندرج ہے کہ جب قطب جمال نے یہ حدیث دیکھی الْقَبْرِ دَوْصَةٌ مِّنْ دِيَارِ الْجَنَّةِ أَوْ حَضْرَةٌ مِّنَ النَّبِيرَانِ ط (ترجمہ: قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے) تب سے آپ بے قرار اور رنجیدہ رہتے تھے۔ اور ہر وقت عذاب قبر کے خوف سے بے چین رہتے۔

نیم بسمل صیدم و افتادہ دوراز کوئے دوست

می روم افتاں و خیزاں تا یہ بینم روئے دوست

آپ کا وصال ۱۲ شعبان ۶۵۹ھ بروز پنج شنبہ کو ہوا۔ اس وقت

آپ کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ کا مزار ہالنسی میں ہے جو آج بھی مرجع خلافت

ہے ہر سال آپ کا عرس بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے اور

ہزاروں بندگانِ خدا کے لئے منبع فیوض و برکات ہے

غم زدگان را بطرب دل کشائے

گم شدگان را بکرم رہ نمائے

جو اہر فریدی میں لکھا ہے کہ چند لوگوں نے جیب آپ کی قبر پر گنبد
تعمیر کرنے کے لئے زمین کھودی تو وہاں سے بہشتی خوشبو کی لپٹیں
آ رہی تھیں۔

یہاں ہم تیرگاہ حضرت جمال قطب انسویؒ کے دیوان سے چند
اشعار نقل کرتے ہیں :-

عاشقاں را کہ خستہ بچرند

رویت بے حجاب خواہد بود

بندگاہ را ز حضرت مولے

لذت اقتراب خواہد بود

چند خواہی ہمیشہ نعمت و جہاہ کا تدری خواستہ درستی نیست
تندرستی طلب ز حق زیراک ایچ نعمت ز تندرستی نیست

بے سون تو ملک بادشاہی چہ کہتم

بے وصل تو خسروی و شاہی چکہتم

من می خواہم ترا بصد جاں یارب

لیکن تو مرا اگر نسخواہی چہ کہتم

یو بکرہ کہ یار غار پیغامبر بود
صدیق لقب بقایتش در خور بود
در دوستی رسول از صدق یداد
چیزے کہ بدست اوز سیم و زر بود

جبریل چو از حضرت ایزد یسئود
ما خوشنودیم اے ابو بکر ز تو
بر خواجہ چنیں گفت کہ حق میفرمود
لیکن برگو کہ تو ز ما ہستی نشتنود

مثل علم بے عمل آنست
چوں درختے کہ بے ثمر باشد

نعمان کہ طریق فقر بیرون آورد
انصاف بدہ کہ خوب و موزوں آورد
قرآن احادیث چو دو جیحوں یافت
ایں بھوئے رداں از اں دو جیحوں آورد

کل علماء کہ قدوہ خلقانند
نعمان ز بیان فقہ خوانے بہاد
در فقہ ہمہ متابع نعمانند
دیگر علماء ریزہ چین از خوان اند

من چشم نہادہ ام بسوئے در تو
یکبار مگر چہرہ نمائی اے دوست

اصحاب نفوس را حرام است سماع از باب قلوب را حلال است سماع
آزندہ فرحت و سرور است سماع بخشندہ روشنی و نور است سماع

از نوحہ نائے ناله زار شنو
وز زبرد ہمیش حدیث اسرار شنو

از ناله چنگ و نغمہ تارنش من
بس حمد و ثنا زہر تار شنو

در وقت سماع دلکش و روح افزائے آزندہ وجد، رقت و غم فرمائے
کہ دست بھی زخم زیاد و محبوب گاہے با امید وصل می گویم پائے

در ویش تو ام ستادہ ام در کویت از راه کرم لبسوئے درویش نگر

در کار من خستہ نظر کن بکرم کز یک نظرت جملہ بر آید کارم

من خستہ جگر یک نظرت مینجوایم وین بخشش تو پیش درت یواہم

من خاک کف پائے کسے ام کہ اورا
در حضرت ایزد آبروئے باشد

من منتظر بار تو ام دستم گیر
من شیفته و وار تو ام دستم گیر

از غایت اشتیاق اندر شب و روز
خواہند دیدار تو ام، دستم گیر

از پائے چو در قنادہ ام دستم گیر
دل عشق تیرا بدادہ ام دستم گیر

من سوختہ فراق بر بوئے وصال
سر بردہ تو نہ سادہ ام دستم گیر

دل راز پئے فراق محسوس بینم
شیدا و سرا سیمہ و مجنوں بینم

بر جیس کہ داور و شنائی دادہ است
گفتی کہ تر آفتاب تاباں زادہ است

ناہید کزو نور فرومی ریزد
گوئی ز دمان مہ یروں افتادہ است

شب بسوئے چرخ رہے کرد نگاہ
بر روئے سپہر دیدرخشاں شدہ ماہ

گوئی کہ میان دشت پید اگشتہ است
یک چشمہ آب و گرد اورستہ گیاہ

خطاط چو کلک در انا مل آرد
 و آن که خط نغز بر ورق بنگارد
 ماند بر یکے زلف مغبر کہ نگار
 بر عارض کافور صنعت بگذار

گیسوئے عروس شب در آویخته اند
 مہ را بہ شبے او برانگیخته اند
 از بہر لب اس ماہ پیرایہ شب
 دیباہ کشیدہ اند و در ریختہ اند

بر خیز کہ نوبت سحر می بزنند
 مرغان سحر نوائے ترمی بزنند
 در کورہ صبح زرگران گردوں
 از بہر عروس روز ترمی بزنند

شب رفت و ستارہ ریخت اندر غم شب
 مہ روئے سیاہ کرد در ماتم شب
 افسوں گر صبح دم دم افسوں می خواند
 تا ہسره نہا دانہ دہن از تم شب

از صبح بر آنگیختہ اند آتش و آب
در شرق مگر ریختہ اند آتش و آب

بر روئے فلک چشمتہ خورشید نگہ
گوئی کہ بیامیختہ اند آتش و آب

پرزغم تو است سینه، این غم کجا گذارم؟
پرزغم ز تست دیدہ، این غم کجا گذارم
در عرصہ قیامت اندر دل حسرتینم
اور غم تو شادی، این غم کجا گذارم
من خستہ را ہمیشہ اندر امان خلوت
اندوہ تست ہدم، ہدم کجا گذارم
در ہم شدہ است جانم از غایت سنجیدہ
پیش تو عرضہ کردم، در ہم کجا گذارم
دارم بدم ماتم از قوت وصل و قربت
تا وصل تو نیابم، ماتم کجا گذارم
احمد بکویت آرم یک بار اگر بگوئے
من چو دورا بکویت دم، دم کجا گذارم

نیک باشد گر پذیرد جان ما جانان ما
خوش بود در خدمت جانان مقام جان ما

گر نسیم لطفِ او بر بوستانِ ماوزد
 خار بنود گل بود بر گل بن لبستانِ ما
 اندر پیشِ در سینهٔ ما هست مہمانِ عزیز
 کس ندارد در ہمہ آفاقِ چو مہمانِ ما
 ہر دلِ سمجھوں دلِ ما خستگانِ بنو دازانکہ
 داغِ او دارد دلِ سرگشتۂ حیرانِ ما
 دردِ ما چو از جلیبِ آمد بعینِ و شینِ وقاف
 ہم از و باشد علاجِ و مرہمِ و درمانِ ما
 کاروانِ وصلِ او باید کہ زانِ یا بدِ خلاص
 از چپۂ تاریکِ حیرانِ یوسفِ کنعانِ ما
 ما بھی خواہیم از وے نعمتِ قربتِ و لیک
 او چو مستغنی است از مافی کنتِ فرمانِ ما
 تالفاٹے دل کشائے او نہ بلیند ناگہاں
 چو نہ واما نذر گر یہ دیدہ گریبانِ ما
 گوید اندر جمعِ درویشاں جمالِ از راہِ شوق
 ما بکلی زانِ او، اوزانِ ما، اوزانِ ما

ہست دلِ حزیں من عشقِ ترا خزانہ
 نادکِ اندوہ ترا سیتۂ من نشانہ

مرغِ محبت ترا روح من ست آشیان

عقل من شکستہ دل مرغ ترا ست دانہ

عشق ترا گزیدہ ام درد ترا خریدہ ام

ز آن کہ چو تو نیسا فتم درد و جہاں بیکانہ

کوٹے تو مستقر من در شب روز و سال و ماہ

نبیست مرا چو کوٹے تو مسکن و جاے خارہ

نعرہ زخم شوق تو نالہ کنم ز بہر تو

ذاکر نامت از گلو چو برکت ترانہ

اشک دو دیدہ می چکد بر رخ من ز عشق تو

نارِ نعمت ہمی زند در دل من زبانہ

تازہ شود حیات من گر بتو بگرم دے

ہمچو حیات تشنہ ز آبِ خوشی شبانہ

از روئے تو در دلم ماند گذشتت عمر من

دید کسے بسان من سوختہ در زمانہ

وصلی تو چوں تیا فتم از غم ہجر ہم کنوں

زار، میرم و شوم من بچہاں فسانہ

بحکم صنایع بیچوں خزاں رفت و بہار آمد

کہ ورت گشت ناپید اطراوت در دیار آمد

اگر آید نگار من، من دل خستہ ہم گویم

نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد

گل صد برگ چوں چہرہ نمود از پردہ غنچہ
 بہ باغ اندر سر آئینہ، ہزار آمد، ہزار آمد
 خمار از فرق گل ناگہ صبا بر بویہ درختہ
 بہ پیش بلبل عاشق ازاں گل نے خمار آمد
 مگر آں ساغر لالہ مٹے داوند ز گس را
 وگر نہ از کجا ز گس تو باستان خمار آمد
 ہمیشہ سو گو ارم من، کہ دورم از حبیب خود
 بنقشہ نیز، همچو من بہ بستیاں سو گو ارم آمد
 چو مفری ہر زمان قمری میان سبزہ می نالہ
 بساں نالہ عاشق تو ایش زیر و زار آمد
 ز درد فرقت دل بردل احمد دریں موسم
 نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد، نگار آمد

زیرک و لے کہ نام تو بر لوح جاں نوشت
 ایام خود مبارک می جست زان نوشت
 چوں عین و غین راہ غمت دل نگار کرد
 ای ہر دو حرف بر ورق سر بجا نوشت
 آں را کہ کرد کاتب فضلت عنایتے
 ہمیشہ بمتن دفتر تو را ایگیاں نوشت

والِ دین نہ دید مضاعفت بدالِ درد

آن کس کہ ذالِ ذکر ترا بر زبان نوشت

مقبل کسے کہ بیم نمودش فراق تو

بس بہر او وصال تو غلطِ اماں نوشت

تالافِ عشق تو نہ زند بہر مقلدے

عشق تو جاں بدادن بر عاشقان نوشت

خواہم کہ تا کتاب نویسم ز عشق تو

فصل ز باغِ عشق تو کے می تو اں نوشت

مسکینِ جمالِ انچہ بہ الہام از تو یافت

بر صفحہ صحیفہ معنی بہت اں نوشت

تذکرہ خواجگان عالیہ سلسلہ جمالیہ

مرتب: سردار علی احمد خان

خواجہ برہان الدین صوفی علیہ الرحمۃ (قطب دوم)

آپ حضرت قطب العالم غوث الاکرام مولانا جمال الدین احمد خطیب ہانسوی کے فرزند تھے۔ آپ کی ولادت ۱۶۵۹ھ میں بمقام ہانسوی ہوئی۔ آپ ابھی صغیر سن ہی تھے کہ بابا فرید الدین گنج شکر اچودھنی نے آپ کو اپنی اور قطب اذل یعنی حضرت جمال ہانسوی کی جانب سے خلافت عطا فرمائی۔ بموجب ارشاد بابا صاحب آپ نے حضرت نظام الدین ادویا محبوب الہی سے تعلیم ظاہری و باطنی حاصل کی آپ حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی کے حقیقی بھانجے ہیں آپ کو تصوف میں کمال حاصل تھا۔ آپ غاید شیب زندہ دار تھے اور نہایت ہی خلیق متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو جمیل صورت عطا فرمائی تھی اسی طرح حسن سیرت بھی عطا ہوا تھا۔ آپ کی شادی حضرت ناصر شہید بردالوی کی صاحبزادی سے ہوئی جو حضرت قطب جمال کے ماموں تھے۔ (سراج النبی)

حضرت قطب جمالؒ کی وفات کے بعد حضرت بابا صاحب ہائسی تشریف لے گئے تو خواجہ برہان الدین کو ان کی خادمہ مسماں اور مومنین، گود میں اٹھائے بابا صاحب کی خدمت میں لے گئے۔ بابا صاحب نے انہیں بہت پیار کیا اور خلافت کے لئے نامزد کر دیا خادمہ نے عرض کیا کہ حضورؐ خواجہ بالا ہے، یعنی خواجہ برہان ابھی بچہ ہیں۔ اس پر بابا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پونو کا چاند بھی بالاشوٹا ہے اور پھر فرمایا کہ ”برگِ نوت است کہ گزشتہ است بتدریج اطلس“ روایت ہے کہ خواجہ برہان الدین کے بعد بابا صاحب نے اور کسی کو خلافت نہیں دی۔

سیرالادبیاء میں لکھا ہے کہ :-

آپ بیوجب فرمان بابا فرید الدینؒ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ کبار کے اوصاف سے متصف ہوئے جب ان کی خدمت میں جاتے تو ہر مرتبہ غسل کر کے عطر لگا کر جاتے حضرت نظام الدین ان کی بڑی تواضع فرماتے تھے۔ آپ کے لئے چار پائی بچھواتے۔ لیکن خود چار پائی پر نہ سوتے۔ خواجہ برہان الدین نے تمام عمر کسی کو بیعت نہ کیا اور جو اس نیت سے آیا اس سے فرمایا محبوب الہی نظام الدین کی موجودگی میں مجھ سے مرید ہونے کی کیا ضرورت ہے جب یہ بات حضرت محبوب الہی تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کو مرید کیوں نہیں کرتے۔ ہم اور آپ ایک ہی شیخ کے خلیفہ ہیں۔ آپ نے عرض کیا کہ آپ کی موجودگی میں میری کیا مجال ہے۔

خواجہ برہان الدین کا لقب صوفی تھا۔ آپ تبارتخ ہم اربعہ الیوم الثانی
۶۹۹ھ چالیس سال کی عمر میں داخلِ حق ہو گئے۔ آپ کا مزار ہالسی
میں احاطہ قطب جمال میں ہے۔

خواجہ قطب الدین منور قطب سوم

آپ حضرت برہان الدین صوفی کے صاحبزادے تھے اور حضرت
قطب جمال کے پوتے تھے آپ کی ولادت ۶۹۹ھ میں ہوئی۔ آپ
معدن و فنا اور کانِ صفا تھے۔ ظاہر و باطن محبت و عشق الہی سے
آراستہ تھا۔ اور لذتِ عشق الہی میں لذتِ دنیا و عقلی کو محو کئے
ہوئے تھے۔ تمام عمر عبادت و ریاضت اور مجاہدہٴ نفس میں گزار دی
شہرت سے بیزار تھے۔ اہل دنیا کی جانب زیادہ التفات نہ رکھتے
تھے۔ غیب سے جو کچھ مل جاتا اس پر قناعت کرتے۔ صدقِ دل سے
جو کوئی شخص آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا عشقِ خداوندی
سے دل معمور لے کر واپس جاتا۔ آپ حضرت نظام الدین اولیاء
کے مرید تھے آپ کی بابت سیر الاولیاء میں اصل عبارت یوں
مدرج ہے

« اول شیخ قطب الدین منور را طلب شد۔ سلطان المشائخ
خلعتِ خلافت خود و چیتے کہ آمدہ است فرمود و خلافت نامہ
در نظر مبارک سلطان المشائخ بردست مبارک او دادند فرمان شد
کہ یرو و گمانہ بگزار، یاران مبارک باد کردند۔ دریں بیان شیخ
نصیر الدین را طلب شد ایشان را خلعتِ خلافت و و چیتے کہ باشد

فرمود و خلافت نامہ بدست مبارک او دادند۔ شیخ نصیر الدین
 بخدمت سلطان المشائخ الیتادہ یود و شیخ قطب الدین منور را
 فرمود کہ شیخ نصیر الدین را مبارک بادِ خلافت بمن۔ شیخ قطب الدین
 منور ہچمان کرد۔ اسی ہر دو بزرگ باز یافتن سعادت سردمی و
 دولت ابدی از پیش تخت فرقد سائے۔ سلطان المشائخ بیرون آیدند
 شیخ نصیر الدین روئے مبارک لبوئے شیخ قطب الدین منور کرد
 و گفت "وصیتے کہ سلطان المشائخ شمارا کردہ است مارا بگوئیدہ
 نا آنچه مرا وصیت کردہ است۔ من ہم شمارا بگوئم شیخ قطب الدین
 منور گفت کہ آنچه سلطان المشائخ وصیت فرمودہ است سرسیت
 کہ یر بندگان خویش کشادہ است۔ ہم شما مضف باشید کہ سر پیر برکے
 کے تو ان کشادہ سر شما باشما و سر ما باما۔ شیخ نصیر الدین از یہ جواب
 دل کشا تحین ہا کرد و انصاف ہا داد۔"

سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی نے چند گاؤں کی جاگیر کا فرمان آپ
 کی مدد معاش کے لئے قاضی کمال الدین صدر جہاں کے ذریعہ بھیجا آپ
 نے جاگیر قبول نہ کی اور فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے دنیا قبول نہیں کی ہم
 بھی قبول نہیں کرتے۔ قاضی صاحب نے اصرار کیا تو آپ نے کہا قاضی
 صاحب آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ ہمیں سلف صالحین
 کی اتباع سے روکتے ہیں۔ قاضی کمال الدین نے یہ بات
 بادشاہ کے گوش گزار کی اور کہا کہ قطب منور مردِ خدا ہے اسے
 اس کے حال پر رہنے دیں۔

سلطان محمد ثلثی کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ اٹلی گیا
 سب لوگ اس کے دیدار کے لئے گئے لیکن قطب منور حاضر دربار
 نہ ہوئے۔ بادشاہ نے آپ کو طلب کیا۔ فرستادہ بندہ حسن سربرہنگ
 نے آپ کو ہمراہ چلنے کے لئے کہا تو آپ نے پوچھا کہ میرا چلنا میری خوشی
 پر منحصر ہے یا حکم شاہی کی مجبوری پر، جواب ملا کہ حکم شاہی پر، آپ نے
 فرمایا کہ الحمد للہ میں اپنی خوشی سے بادشاہ کے پاس نہیں جا رہا۔ اپنا مصداق
 کاندھے پر ڈال کر عصا ہاتھ میں لیا اور پاپیادہ فرودگاہ بادشاہ
 کی طرف روانہ ہوئے۔ حسن سربرہنگ نے سواری کی پیش کش کی جسے آپ
 نے قبول نہ فرمایا۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ راستہ میں پڑتی تھی وہاں
 حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ نکلے تو ایک شخص نے چند روپے نذر
 پیش کی۔ آپ نے قبول فرمائے اور کہا کہ ہمارے گھر دے دو کہ وہاں آپ
 نے اہل خانہ کو بلا خرچ چھوڑا تھا۔ آپ کی آمد کی اطلاع بادشاہ کو دی
 گئی تو اس نے کہا کہ دہلی لاؤ وہاں ملیں گے۔ وہاں پہنچ کر طلبی ہوئی تو بادشاہ
 تعظیم نہ دینے کے خیال سے تیراندازی میں مشغول ہو گیا۔ کچھ دیر بعد کھڑے
 کھڑے کہتے لگا کہ میں آپ کے شہر میں تھا آپ ملاقات کے لئے نہ آئے
 اور نہ ہی کوئی تربیت فرمائی آپ نے جواباً فرمایا کہ میں راعی اور رعایا کے
 لئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ یہی فقیروں کا کام ہے مجھے ملاقات سے
 معذور رکھا جائے۔ بادشاہ نے فیروز شاہ کو حکم دیا کہ شیخ
 کی جو حاجت ہو پوری کی جائے۔ اس نے آپ سے دریافت کیا تو
 آپ نے فرمایا۔ بجز ذات الہی میرا اور کچھ مقصود نہیں۔ آپ اپنی تیامگاہ

پرواپس تشریف لے گئے بادشاہ نے ملک اعظم کبیر سے کہا کہ میں نے بہت سے مشائخ سے مصافحہ کیا ہے ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں کانپ جاتا تھا لیکن اس شیخ کے رعب سے خود میرا دل کانپ گیا۔ پھر ایک لاکھ ٹکے بطور نذر خواجہ ضیاء الدین برنی ر مشہور مورخ اور مرید محبوب الہی دہلوی کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے قبول نہ فرمائے۔ دوبارہ پچاس ہزار بھجوائے وہ بھی قبول نہ فرمائے اس پر خواجہ ضیاء الدین برنی نے کہا کہ اب ہم بادشاہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ بڑی رود کد کے بعد آپ نے دہترار قبول فرما کر کچھ رقم درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ر واقع ہرولی دہلی میں بھجوادئیے اور کچھ ٹکے حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر اور ایک حصہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے خدمت میں بھجوا دیا۔ جو تھوڑی رقم سچ گئی اسے آخری حصہ تک خیرات کر کے ہانسی کی راہ لی۔ آپ نے ۷۶۰ھ میں وفات پائی۔ اور ہانسی میں مدفون ہوئے۔

فیروز شاہ تغلق دہلی سے ٹھٹھہ سندھ کا قلعہ فتح کرنے روانہ ہوا تو اس کی معیت میں حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی بھی تھے۔ قلعہ فتح ہو گیا اور لشکر آگے روانہ ہوا۔ جب سرسوتی کے مقام پر پہنچے تو حضرت چراغ دہلی نے فرمایا کہ یہاں تک میری حد تھی تمہارے لشکر کو امن وامان کے ساتھ پہنچا دیا۔ اب سرحد حضرت قطب الدین منور کی ہے۔ ان کی خدمت میں عریضہ بھیج دو

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قطب منور نے جواب نامہ میں لکھا کہ جب میرے
 بھائی نصیر الدین محمود نے آپ کو میرے سپرد کیا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ
 سے امید ہے کہ تم دلی کے بادشاہ ہو گے اس وقت فیروز شاہ
 تغلق عہدہ وزارت پر مامور تھا (بادشاہ بن جانے کے بعد
 وہ ہنسی گیا اور جمعہ کے روز قطب منور کی زیارت کے لئے
 درگاہ پہنچا۔ آپ نے بادشاہ کو سلام دعا کہنے کے بعد فرمایا کہ میں
 نماز جمعہ کے لئے جا رہا ہوں اور وقت تنگ ہے اس لئے تفصیلی
 علامات نہ ہو سکے گی۔ پھر فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ شراب
 پیتے ہیں اس کا گناہ بادشاہ کے لئے زیادہ ہے۔ فیروز شاہ نے توبہ
 کی۔ پھر ارشاد ہوا یہ بھی سنا ہے کہ آپ کو جانور شکار کرنے کا
 از حد شوق ہے۔ آپ کے اس شوق میں مخلوق خدا کو تکلیف ہوتی ہے
 اور یہ صرف بقدر ضرورت جائز ہے۔ فیروز شاہ تغلق بادشاہ نے کہا
 کہ آپ دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم میری دعا کے منکر ہو۔ یہ کیوں
 نہیں کہا کہ میں نے توبہ کی۔ دیگر مناسب نصائح فرما کر حضرت
 موصوف نماز کے لئے تشریف لے گئے

(حوالہ اور تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ کتاب

سراج النبیب۔ گلزار تحلیبیل۔ کرشمہ جمال

شجرہ جمالیہ اور جلوہ جمال

خواجہ قطب نور الدین نور عرف نور جہاں مغل کش

قطب چہارم

آپ خواجہ قطب الدین منور کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت ۷۲۵ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا وصال ۷۶۰ھ میں ہوا۔ اسی وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ یہی سال آپ کی خلافت ۳۹ سال زندہ رہے اور ۷۴۴ برس کی عمر میں ۶ محرم الحرام ۷۹۹ھ کو ہانسی میں وفات پائی آپ کا مرقد اپنے والد بزرگوار کے قرب میں ہے حسن و جمال میں آپ یوسف ثانی تھے اسی لئے لقب نور جہاں مشہور ہوا۔ آپ کا دوسرا خطاب یعنی مغل کش اس بناء پر معروف ہوا کہ آپ نے ہندوستان پر بار بار حملہ کرنے اور ظلم و غارت گری کا بازار گرم کرنے والے مغل لشکروں کا استیصال فرمایا اور آپ کے طفیل ہی عوام الناس کو امن و سکون میسر آیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ میں آپ قطب چہارم مشہور ہیں۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کو آپ سے عقیدت تھی جب اس نے حصار ناجی شہر آباد کیا تو آپ کی ملاقات کے لئے ہانسی کا درود کیا۔ آپ کی خدمت میں سامنے پہنچا تو آپ نے تعظیم دینا چاہی فیروز شاہ نے خدا کی قسم دے کر آپ کو تعظیم دینے سے روکا اور عرض کیا کہ اگر آپ حصار میں آباد ہو جائیں تو بڑا گرم ہو۔ خانقاہ تیار کرادوں گا اور

مصارف خالقہ بھی مقرر کر دوں گا۔ قطب چہارم نے فرمایا کہ میری خوشی تو اسی میں ہے کہ ہانسی ہی میں ہماری اقامت رہے بادشاہ نے کہا بہت اچھا آپ یہیں تشریف رکھیں آپ کی دعا کی برکت سے انشا اللہ فیروز شاہ تغلق کا بسایا ہوا شہر حصار آباد رہے گا

خواجہ مخدوم برہان الدین ثانیؒ

قطب چہارم حضرت قطب نور الدین انورؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۷۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سترہ برس کے تھے کہ خلافت پائی آپ صاحب تسلیم و رضا اور صاحب الاقدام و مستقیم الاحوال تھے۔ تمام عمر اپنے والد محترم کی جگہ پر گزاری۔ آپ ۸۱۰ ہجری ماہ ربیع الاول میں واصل بالحق ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی (سراج النبأ)

حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

آپ کی پیدائش ۸۰۵ ہجری میں بمقام ہانسی میں ہوئی۔ پچیس برس کی عمر اپنے والد خواجہ برہان الدین ثانی سے خلافت پائی اکانوے (۹۱) سال کی عمر میں مؤرخہ ۸ صفر المنظر ۸۹۶ھ کو انتقال کیا۔ آپ کا مزار سندھالہ (مشرقی پنجاب) میں ہے۔ شجرہ جمالیہ حضرت خواجہ بایزید عرف شاہ ادھن جمالیؒ ابن حضرت محمد بہاؤ الدین سندھالویؒ

آپ ۸۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے
 ۱۵ ربیع الثانی ۹۴۹ھ کو ۶۹ سال عمر و نبی اوی پا کر آپ انتقال
 فرما گئے۔ سرسند شریف (مشرقی پنجاب) میں دفن کئے گئے۔ کتاب
 سراج النسب میں لکھا ہے کہ سرسند کی خدمت آپ کو تقویٰ یض
 ہونے پر جب آپ وہاں پہنچے تو ایک چھوٹی سی اپنے قیام کے لئے
 بنا کر یاد الہی میں مشغول ہو گئے۔ ایک حجام سے خط بنا رہے تھے کہ
 یکا یک اسے روک کر چھوٹی کے اندر چلے گئے۔ جب واپس آئے تو
 تمام بدن پانی سے تر تھا۔ حجام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ایک
 محب متعقد کا جہاز گرداب میں پھنس گیا تھا اس نے یاد کیا تو میں اس کی
 مدد کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جہاز خطرے سے
 نکل گیا۔ حجام نے یہ تذکرہ جب آبادی میں آکر کیا تو لوگوں نے
 مذاق اڑایا لیکن ایک عرصہ بعد وہ سوداگر خین کا جہاز حادثہ سے دوچار ہو گیا تھا سرسند
 پہنچا اور اسے لوگوں کے پوچھنے پر تصدیق کی کہ جب اس کا جہاز تباہ ہونے لگا تو اس نے شاہ
 ادھن کے واسطے سے دعا کی تھی اور یہ منت مانی کہ اگر جہاز بچ گیا
 تو اس کی شکل کا ایک مکان حضرت موصوف کو تعمیر کرا کر دروں کا اس
 کے بعد اہل سرسند کو آپ کے مرتبہ کا کچھ اندازہ ہوا۔ جہاز نامکان
 آپ کے مزار کے سامنے ایک عرصہ تک قائم رہا۔
 (سراج النسب)

مخدوم شاہ سراج الدین اولیٰ

آپ حضرت شاہ بایزید کے ہاں ۹۰۵ھ میں تولد ہوئے

۲۰ سال کی عمر میں خلافت پائی۔ آپ بڑے کامل درویش تھے۔ ۵۴ برس کی عمر پا کر ۹۵۹ھ میں راہی ملک بقا ہوئے ر شجرہ جمالیہ

حضرت علی شہیر دلیر ابن مخدوم شاہ سراج الدین اولیاء

آپ نہایت ہی خلیق رحمدل اور سخی تھے۔ آپ دلیری اور شجاعت میں بھی بکتا تھے۔ یاد الہی میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے۔ ایک مرتبہ آپ دریائے حناب کے کنارے چل کر رہے تھے کہ مخالفت مذہبی کے باعث دشمنوں نے بحالت سجدہ شہید کر دیا۔

سراج النسب میں لکھا ہے کہ کوئی ہندو آپ کی دو بیگہ اراضی پر کاشتکار تھا۔ حضرت نے اس سے ایک روز دریافت کیا کاشت کاری کے علاوہ بھی اس کا کوئی اور ذریعہ معاش ہے۔ اس نے عرض کیا کہ صرف یہی ہے اور افلاس اس قدر ہے کہ اپنی جوان بیٹی کی شادی بھی نہیں کر پا رہا۔ اس کی یہ بات سن کر حضرت نے دو سال کا محصول اسے معاف کر دیا۔ تیسرے سال جب وہ بٹائی کی رقم لایا اور معافی نامہ کی دستاویز پیش کی تو اس میں مبیعہ درج ہونے سے رہ گئی تھی۔ دستاویز ملاحظہ کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ کریم جب دوام کے لئے معاف کرے تو پھر علی شہیر کون ہے جاؤ ہمیشہ کے لئے معاف کیا۔

حضرت خواجہ عبدالشکور بن حضرت علی شیردیز

آپ کا سن پیدائش ۹۲۲ھ ہے خورد سالی میں ربیعہ ۱۵ سال
میں ہی اپنے والد کے جانشین و خلیفہ مقرر ہوئے خلافت ملتے کے بعد
۲۶ سال زندہ رہے اور ۱۴ سال کی عمر پا کر ۹۸۵ھ میں وفات
پائی۔ موصوف شریعت کے نہایت پابند تھے۔ اور اپنے زمانے
کے فاضل اجل تھے۔ (سراج النب)

حضرت شاہ محمد عبداللہ ابن حضرت عبدالشکور

حضرت خواجہ محمد عبداللہ کا سن ولادت ۹۶۳ھ اور سال وفات
۱۰۰۵ھ ہے۔ آپ کا مدفن سندھ عالم ر ضلع کرناں - ہریانہ میں ہے
موصوف کو بھی سجادگی صغر سنی میں ملی اس وقت آپ کی عمر سولہ
برس تھی۔ مدت خلافت ۲۶ سال شمار کی جاتی ہے۔ آپ اپنے
آبائی طریقہ میں کامل و اکمل تھے۔ اور بیشتر وقت یاد الہی میں گزارتے
تھے۔ (سراج النب)

خواجہ شاہ عطار اللہ ابن شاہ محمد عبداللہ
آپ کی ولادت ۹۸۲ھ
میں ہوئی ۲۵ برس کے

تھے کہ خلافت سلسلہ جمالیہ عنایت ہوئی آپ کا وصال ۱۰۲۸ھ میں ہوا (سراج النب)
حضرت خواجہ شاہ محمد فضیل بن حضرت شاہ عطار اللہ آپ کی ولادت ۱۰۲۵ھ میں ہوئی
آپ کو سلسلہ عالیہ جمالیہ

کی خلافت ۲۲ برس کی عمر میں ملی ۳۵ سال کی عمر میں عین عالم جوانی میں ۹ ذی قعدہ ۱۰۰۰ھ کو واصل حق ہو گئے آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو حضرت سید محمود شاہ ولایت کرنا ل کے احاطہ مزار میں دفن کیا گیا۔ حضرت شاہ محمد فضیلؒ بہت حسین و جمیل تھے۔ ایک نوجوان خوب رو عورت آپ پر فریفتہ ہو گئی اور موقع پا کر تنہائی میں آپ کے پاس چلی آئی۔ آپ نے آنے کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ میں خود نہیں آئی ہوں بلکہ آپ کی محبت مجھے لائی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کیا کوئی تجھ پر فریفتہ ہے۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ بہت سے، شاہ فضیل نے فرمایا کہ تو ان کی طرف کیوں متوجہ نہ ہوئی تو کہنے لگی کہ وہ میرے قابل نہ تھے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح میں بھی اللہ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں میرا دل کسی اور کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اب میری اور تیری کیسے بنے گی؟ بہتر ہے کہ جس کام میں طالب ہوں اسی کی تو بھی طالب ہو جا۔ تو پھر میرا اور تیرا ساتھ ابدی ہو جائے گا۔ اس کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ تارک الدنیا ہو گئی اور یاد الہی میں فنا ہو گئی

(مرآح النسب)

حضرت محمد مہدی قاضی شاہ غلام محمد بن خواجہ شاہ محمد فضیلؒ

آپ صدق و صفا اور تقویٰ و طہارت میں کامل تھے۔ مخلق خدا کی رہبری اور ہدایت میں عمر بھر کو شاہ رہے۔ بادشاہ احکام اور امرائے سلطنت آپ کی بڑی تکریم و تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ سرسوادہ کے قاضی

بھی تھے غریبا اور مساکین کے لئے آپ کا لشکر ہمیشہ جاری رہتا۔ آپ کا
سن ولادت ۱۰۵۲ھ ہے اور سن وفات ۱۰۹۶ھ (رمضان المبارک)
ہے۔ سرساوہ میں مدفون ہیں۔ آپ ۱۸ برس کی عمر میں خلیفہ مقرر ہوئے
اور بعد خلافت ۲۶ سال حیات رہے۔ سرساوہ تحصیل ننگر سہانپور
یو۔ پی میں ہے) "سراج النسب"

حضرت شاہ نظام الدین ثانی ابو محمد دم قاضی شاہ غلام محمد

آپ ۱۰۷۶ھ میں تولد ہوئے۔ ۲۰ برس کی عمر میں اپنے والد کے خلیفہ
و جانشین مقرر ہوئے۔ ۹۰ سال کی عمر پا کر مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۱۶۶ھ کو
انتقال فرمایا۔ مزار سرساوہ میں ہے۔ سراج النسب میں لکھا ہے کہ
حضرت موصوف صاحب معرفت کاملہ اور انوار ربانی ہیں مستغرق
تھے۔ لہذا آپ اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم سنت نبوی
کے سختی سے پابند تھے۔

حضرت شاہ محمد اولیس بن شاہ محمد نظام الدین ثانی

آپ کی ولادت ۱۱۴۰ھ میں ہوئی۔ ۲۶ برس کے تھے کہ خلافت عطا ہوئی
اور اس کے بعد ۶ برس ہدایت خلق فرما کر ۶ رجب الاول ۱۲۰۳ھ
کو بمقام جنید (مشرقی پنجاب) وفات پائی اور وہیں ابدی محو خواب
ہیں آپ کو سماع سے رغبت کم تھی زیادہ تر ریاضت و مجاہدہ
نفس میں مشغول رہتے تھے۔ آپ نہایت شفقت و محبت

سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ حاضرین اکثر لرزہ بر اندام ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت شاہ محمد رمضان مجذوب سالکؒ

آپ حضرت شاہ محمد ادریسؒ کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۰۵ھ میں ہوئی، عمر شریف ۲۵ سال تھی کہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور ۱۱ برس ہدایتِ خلق میں رہنے کے بعد ۳۶ سال کی عمر میں واصلِ بالحق ہوئے۔ آپ جھجر رہریاتم میں فوت ہوئے اور حسب الوصیت حضرت قطب جمال بانسوی کی خالقاہ میں سپردِ خاک کئے گئے۔ آپ کی وفات بزمِ سماع میں ہوئی۔ تاریخ وصال، صفر ۱۲۲۱ھ ہے اور اس مصرعہ سے سن وقات برآمد ہوتا ہے۔

”آہ درحالتِ فنا فی اللہ شد“

۱۲۲۱ھ

آپ نہایت خوب صورت و جیبہ مرد تھے چہرہ مبارک بارعب تھا۔ اکثر و بیشتر زبان سے حق حق کا نعرہ بلند کیا کرتے تھے۔ منہ سے کئی بار جھاگ نکلتی اور آپ پر ایک مخصوص حالت جذبِ طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ اللہ کی محبت میں اس قدر فنا تھے کہ ہر شے کی آواز پر آپ کو وجد ہو جاتا تھا۔ ایک بار کسی شخص نے صراحی سے پانی انڈیلا تو فرمانے لگے یہ آواز ”حق حق“ بول رہی ہے۔ یہ کہہ کر آپ پر حالتِ وجد طاری ہو گئی۔ جو ایک رات اور پورا دن جاری

رہی۔ آپ کو سماع کا خاص ذوق تھا مگر اس کے محتاج نہ تھے۔ چڑیوں
کی چوں چوں اور دولاپ دکنوئیں کا چاک / کی آواز بھی آپ کے
لئے وجد آفریں تھی۔

ستمبر ۱۹۴۷ء کے فرقہ دارانہ فسادات سے قبل فرار موجود تھا
اس کی لوح پر یہ اشعار کندہ تھے۔

خالقِ شاہ محمد رمضانؒ کمز نترادِ جمالِ جہدم بود
کرد تعمیر او چو دھومن شاہ در فیضش برٹے خلق کشود
باز شاہ حبیبِ فرزندش کرد تعمیر او سراخ نمود
پس بہ سال ہزار و سہ صد چہار کرد مش چوں فراخ و زیب نمود

جہتم از حق خلیل سال بناش
ہذا کعبۃ الاصل تر نمود

۱۳۰۴ھ

شہرِ جمال

ہانسی کا مختصر تاریخی تذکرہ

تحریر: سردار علی احمد

ہانسی بھارت کے صوبہ ہریانہ پرانت کا ایک تاریخی شہر ہے اس کا جغرافیائی محل وقوع ۲۹ درجہ شمال اور ۷۵ درجہ مشرق پر ہے شہر ہمدان سے اس کا فاصلہ تقریباً پندرہ میل ہے ہانسی برصغیر پاک و ہند کی قدیم ترین بستیوں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر کشان راجپوتوں کے عہد حکمرانی میں بڑی اہمیت کا حامل تھا یہاں بعد میں بھی راجپوتوں اور چوہان خاندان کے راجاؤں نے بھی فرمانروائی کی۔ یہ شہر کئی بار اجڑا اور پھر آباد ہوا۔ یہاں آخری راجپوت حاکم راجہ اننگ پال تھا۔ جس کا پایہ تخت دہلی تھا۔ کرنل ٹاڈ کے بیان کے مطابق شہر اسی عرف ہانسی کی جاگیر بعد ملحقہ شراقت جات راجہ اننگ پال نے اپنے بیٹے بسال دیو چوہان کو شہر میں تفویض کیا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب شمال سے مسلمان مجاہدین کے لشکر ہندوستان پر برابر حملے کر رہے تھے۔ سلطان محمود غزنوی کا فرزند شہزادہ مسعود غزنوی ۱۰۲۶ء میں ہانسی پر حملہ آور ہوا اور اس نے رائے بسال دیو کو شکست دے کر یہاں کے قلعہ پر قبضہ

کر لیا۔ فتح ہانسی کے بعد مسعود تو غزنی لوٹ گیا۔ لیکن اس کے انتظام کے لئے اس نے اپنے ایک ہمکیران کو حاکم مقرر کر دیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہریانہ کے راجپوتوں نے بغاوت کی اور حکومت غزنی کے مقرر کردہ حاکم کو یہاں سے بھگا دیا اور دوبارہ ہانسی پر اپنی عملداری قائم کر لی۔

مشہور مورخ ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ۱۰۴۳ء میں دہلی کے چوہان بہاراجہ نے ہانسی کو فتح کر کے اسے اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ ہانسی کی فوجی اہمیت کے پیش نظر پرتھوی راج چوہان نے یہاں کو قلعہ بند یوں کو مزید مضبوط کیا۔ اور دیگر دفاعی انتظامات بھی افغان حملوں کا سدباب کئے جانے کی غرض سے کئے پایا۔ کار ہانسی ایک بڑی فوجی چھاؤنی بن گیا۔ غزنوی خاندان کے بعد سلطان محمد غوری نے علمِ جہاد بلند کیا۔ اور ہندوستان سے ہندو راج کے خاتمہ کی ٹھانی۔ سلطان مذکور نے ۱۱۹۲ء میں ہانسی کو فتح کیا اور اسے ہریانہ کا انتظامی صدر مقام بنا دیا۔ اسلامی سلطنت قائم ہو جانے پر تبلیغ اسلام کے لئے راہِ مزید بھوار اور ماحول سازگار ہونا چلا گیا۔ چنانچہ ہانسی اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ اور تبلیغ دین کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ ہانسی کی مردم خیز سرزمین سے بڑے بڑے جید عالم فقہاء، حفاظ اور صوفیائے کرام اٹھے کہ جنہوں نے اپنے فکر و عمل سے دکھی انسانیت اور غریب عوام کی بلا تخصیص مذہب و ملت ہمہ طور خدمت سرانجام دی۔ صوفیائے کرام نے بالعموم اور سلسلہ عالیہ

چشتیہ کے بزرگوں نے بالخصوص اشاعت اسلام کا فریضہ غیر معمولی
 ولولے اور ولہاتہ استقلال و انہماک سے ادا کیا۔ حضرت بابا فرید الدین
 گنج شکر اچودھنی کے خلیفہ باوقار حضرت قطب جمال الدین احمد اور ان
 کے بعد آپ کے مین جانشین اقطاب نے نہایت منظم اور منضبط پروگرام
 کے ذریعہ ہریانہ کے ہزاروں راجپوتوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔
 بادشاہوں اور حکومتوں کی تبدیلی کے نتیجہ میں رونما ہونے والے
 یوں تو کئی ایک انقلاب چشم ہانسی نے دیکھے۔ لیکن ۱۳۷۷ء میں ہونے
 والے خوف ناک قحط نے ہانسی کو اجاڑ کر دیران کر دیا۔ سوائے چند
 متعلقین درگاہ شہر کی تمام آبادی نقل مکانی کر گئی۔ اس طرح سولہ برس
 اجاڑ اور دیران رہنے کے بعد ۱۷۹۸ء میں شہر کی دوبارہ آباد کاری
 شروع ہوئی۔ ایک برطانوی نثراد فوجی طالع آزمایا جارج ٹامس نے
 قلعہ ہانسی میں پڑاؤ کیا اور اپنی پلٹنوں کے ذریعہ علاقہ جات ہریانہ
 میں مار ڈھاڑ اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ اپنا قبضہ جانا شروع کیا
 یہ دور طائف الملوکی کا تھا۔ مرہٹے سکھ اور انگریز اپنی عملداری
 قائم کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ جنگیں روزمرہ کا معمول بن چکی تھیں
 اور عوام اس صورت حال سے بے حد پریشان تھے۔ ہانسی
 پر مرہٹہ سردار سندھیا ۱۸۰۰ء میں قابض ہو گیا۔ لیکن ۱۸۰۳ء
 میں جنرل لوئیس نے مرہٹوں کو شکست دیکر یہاں سے نکال باہر کیا
 اور یہاں ایک فوجی چھارنی قائم کی شہر اور مضانات کے انتظام کے لئے
 نواب مرزا عظیم بیگ مقرر ہوئے اور ان کے بعد عہدہ نظامت

مرزا ایباس بیگ کے سپرد ہوا۔ ہانسی میں پھر سے لوگ آ کر بسنے لگے اور پھر سے چہلی پہل شروع ہو گئی۔ مئی ۱۸۵۷ء میں انگریزی راج کا جو اُٹار پھینکنے کے لئے جو تحریک چلی اس میں ہانسی کے مسلمانوں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ لیکن بد قسمتی سے یہ تحریک ناکام ہوئی اور انگریز حاکموں نے ظلم کا بازار گرم کر دیا۔ سینکڑوں لوگوں کو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔ اور ہزاروں لوگ قتل ہوئے سکھ سپاہیوں نے مسلمانوں کو بطور خاص لوٹ کر قتل کر دیا۔ ایک سال سے زائد ہانسی میں دارو رسن کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ۱۸۵۹ء میں جا کر کہیں حالات پرسکون ہوئے ہانسی کے عروق مردہ میں خون زندگی دوڑا تو یہاں فکرمندی کے سرچشمے بھی پھر سے مچوٹ نکلے۔ اور یہ شہر ایک اہم علمی اور دینی مرکز بن گیا۔ مسلمانان ہانسی میں ملی تشخص کے اچھا کی تحریک اور جہاد آزادی کا جو جذبہ پیدا ہوا اس کا رابطہ دہلی سے قائم تھا۔ جب مجاہدین آزادی نے ۱۸۵۷ء میں برطانوی استعمار کو للکارا اور جنگ آزادی شروع ہوئی تو ہانسی کے مسلم راجپوت قبائل اس میں پیش پیش تھے۔ انگریزی افواج کے مقابلہ میں ہانسی کے مجاہدین نے بڑی بے جگری سے کئی لڑائیاں لڑیں اور داد شجاعت دی۔ دسمبر ۱۸۵۷ء سے ۱۸۵۹ء تک ہانسی اور اس کے متصلہ علاقوں پر انگریزوں نے بڑے مظالم کئے۔ ۱۸۶۰ء میں خوب مکمل امن و سکون ہوا تو یہاں کی آبادی نے سکھ کا سانس لیا۔ اہالیان ہانسی نے تحریک خلافت ترک اموال، تحریک آزادی اور حصولِ پاکستان

کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کے شہر برس پہلے کا ہالسی

قاضی سید شریف حسین اپنی تالیف تذکرہ ہالسی میں یوں
رقم طراز ہیں۔

۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہالسی کی آبادی سولہ ہزار ہے۔
پیرزادوں کے خاندانوں کے علاوہ یہاں دوسری اقوام میں مغل، راجپوت
شیخ، سید، پٹھان قانون گو وہا جن برہمن گو جسرجاٹ اور
مالی خاصی تعداد میں بستے ہیں ان کے علاوہ بیوپاری، باربردار جلا،
چارکھار، دھوبی تیلی اور لوہار بھی ہیں۔ کرنل ہالسی بی سکنز کا خاندان
بھی یہاں رہائش رکھتا ہے۔

ضلع حصار کا یہ قصبہ نہر جمن غربی کے کنارے دہلی سے شمال مغرب
کی طرف واقع ہے اور نصف دائرہ کی شکل میں مثل بلال آباد ہے اور اس کی فصیل
مضبوط ہے اور عہدِ فعلیہ کے دور کی یادگار ہے مکانات زیادہ تر بختہ بنے ہوئے ہیں بہت
سی دو منزلہ اور تین منزلہ اونچی جو بلیاں بھی تعمیر شدہ ہیں۔ شہر کی سڑکیں بچتہ ہیں گلی
کوچوں میں اینٹوں کا فرش ہے۔ شہر سے پانی کی نکاسی کے لئے بڈر ریڈین
اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہالسی شہر کے چاروں طرف تالاب باغات
اور چھوٹی نہریں جاری ہیں ریلوے اسٹیشن کا آبادی سے قریب دو میل
کے فاصلہ پر ہے۔ بختہ سڑک کے دونوں جانب سایہ دار
درخت لگے ہوئے ہیں۔ مکتانہ تحصیل کی عمارت کے علاوہ

ڈاک بنگلہ اور ایلیٹ ٹینس کلب کی عمارتیں قابل ذکر ہیں۔ رابرٹ سکر اور کیپٹن اسٹینلے کی کوٹھیاں جدید طرز کی ہیں۔ روٹی کے بھی دو بڑے کارخانے ہیں

تقسیم ہندوستان کے بعد درگاہِ جمال کے حالات

۳۱ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر، بھارت اور پاکستان کی دو خود مختار مملکتوں میں تقسیم ہو گیا۔ اٹاری سے دہلی تک ہندو فرقہ پرستوں اور سکھوں نے مقامی انتظامیہ کی اعانت سے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہانسی اور اس کے مضافات میں نہتے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی ہزاروں نوجوانوں بچوں اور بوڑھوں کو تہہ تیغ کیا گیا اور ان گنت مسلم خواتین کو اغوا کیا گیا۔ جو لوگ اس قیامتِ صغریٰ کے ہنگاموں سے بچ گئے انہیں پاکستان دھکیل دیا گیا۔ مسلمانوں کی متروکہ سکنی و دیگر جاہلادوں پر غیر مسلم قابض ہو گئے۔ حضرت قطب جمال کی درگاہ میں پناہ گزین مسلمانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ تقسیم ہند کے وقت ہانسی میں حضرت قطب جمال ہانسی کی اولاد میں سے پندرہ خاندان آباد تھے۔ درگاہ شریف کے متولی اور منتظم دیوان انوارالاسلام تھے جو آج کل تحصیل پاک پتی میں آباد ہیں) ہانسی سے صرف ان کا کنبہ صحیح سلامت پاکستان پہنچا۔ جب کہ دوسرے چودہ خاندان احاطہ درگاہ میں ہی شہید ہو گئے۔ ان میں سے ایک گھرانہ جناب حبش عبدالشکور الہام حال حج ہانسی کورٹ لاہور کا تھا

ان کے افراد خانہ میں ان کے بڑے بھائی جناب پیرزادہ عبدالسلام اور درکم عمر بچیاں بی بی ملکہ بیگم اور بی بی بلقیس بیگم اور ننھا حاتم علی کفار کی تیغ ستم سے بچ کر واردِ پاکستان ہوئے۔ باقی سب راہِ حق میں شہید ہوئے۔ ہائسی جیب مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا اور دیوانِ دگہہ بھی یہاں سے ہجرت کر گئے تو مغربی پنجاب سے وارد غیر مسلم شہر نار تھیوں نے درگاہ اور اس کی ملحقہ عمارات پر قبضہ کر کے سکونت اختیار کر لی۔ احاطہ کی سب قبروں کو مسمار کر ڈالا اور ان کے کتبے اکھاڑھینکے مسجد جمالی کو بھی کافی نقصان پہنچایا۔ البتہ حضرت قطب جمال کی قبر شریف ان وعشیوں کی دست برد سے محفوظ رہی۔ روایت ہے کہ ایک گستاخ سکھ مزار کے گنبد پر چڑھ گیا اور طلائئ کلس کو اتارنے لگا تو دھڑام سے نیچے آ رہا۔ اور مر گیا اس واقعہ کے بعد پھر کسی کو ایسی گستاخی کی جرات نہ ہوئی جیب حالات کچھ بہتر ہوئے تو سلسلہ جالیہ کے حلقہ بگوشوں نے درگاہ شریف کی واگزار کی کے لئے قانونی چارہ جوئی کی پائیاں کاربندہ ۱۹۵۹ء میں واگزار کی کے احکامات صادر ہوئے درگاہ شریف پر کئی ایک غیر مستحق دنیا داروں نے اپنا اثر جمایا اس صورتحال کی اصلاح کے لئے پھر سے قانونی چارہ جوئی کی گئی اور اس کار خیر میں جے پور کے متعلقین سلسلہ نے دل کھول کر مالی و دیگر اعانت کی۔ سعی ظاہری میں خواجہ مبارک علی جمالی جے پوری پیش پیش رہے۔ درگاہ کی سجالی کا دیوانی کا مقدمہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۰ء کو شاہ محمد ولی الرحمن جمالی کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ ادراہوں نے

۱۹۶۱ء میں حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی کاعرس شاندارہ
 طریقہ سے منعقد کیا۔ موصوف نے درگاہ شریف کی مرمت اور آرائش
 کا کام بڑی محنت اور جذبے سے شروع کیا لیکن انہیں ۱۲ جون ۱۹۶۱ء
 کو پیغام اجل آگیا۔ ان کے جانشین شاہ محمد قطب العالم نے یقیہ کام
 سرانجام دیا۔ آج کل سجادگی انہی کے خانوادہ میں ہے۔ ۱۲ شعبان کو ہر
 سال حضرت قطب جمال کاعرس منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں مسلمان
 زائرین کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں۔

تذکرہ ہانسی مطبوعہ مطبعہ گلشن ابراہیمی امین آباد لکھنؤ (جون ۱۹۱۵ء)
 تالیف قاضی سید شریف حسین قاضی شہر ہانسی میں لکھا ہے کہ مہاراجہ
 پرتھوی راج چوہان کی بیٹی نے شہر ہانسی کو آباد کیا اور لبتی کا نام "ہنسی"
 رکھا۔ جو بعد میں بگڑ کر ہانسی ہو گیا۔ یہ راجپوتوں کی تبتی آبادی
 کے لئے اس علاقہ میں کچھ عرصہ مقیم رہی تھی۔ اسی کتاب میں ایک دوسری
 روایت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب پرتھوی راج عرف رائے پتھورا
 نے یہاں قلعہ کی بنیاد رکھنا چاہی تو پندرہ توڑنے ات مشورہ دیا کہ جب
 تک کہ دیوتا کی مہینٹ کسی انسان کو نہیں کر دیا جاتا تو قلعہ تعمیر نہ ہو سکے گا
 اور نحوست اس پر سایہ فگن رہے گی۔ ایک شخص آسا جاٹ
 نے زر زمین کے لالچ میں خود کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ جسے
 دیوار میں زندہ چنوا دیا گیا۔ اور لبتی کو اسی جانشار کے نام سے
 موسوم کیا گیا۔ چنانچہ صدیوں پرانی ایک لوک کہادت ہر پاتہ کے جاٹوں
 میں مشہور ہے کہ "آسا جاٹ کی اور گڑھ پتھورا رائے"

یعنی ہانسی آسا جاٹ کی ہے اور قلعہ رائے پتھو را کا۔ مذکورہ روایت کے مطابق ہانسی کی بستی ۱۱۹۳ء کے لگ بھگ معرض وجود میں آئی تھی ہانسی کی اولین آباد کاری کے بارے میں ایک تیسری روایت یہ ہے کہ پال خاندان کے راجہ ہنس پریم نے راجہ دیو پال کا بھائی تھا اس شہر کو ۹۱۷ء مطابق ۳۳۵ھ میں آباد کیا اور اسے ہنس پور کا نام دیا۔

اسی طرح کی ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ راجہ انگ پال ہانسی کا پہلا بانی ہے اس نے یہ شہر اپنے پوجیہ گرو سہاکر کی یاد میں ۳۷۵ھ میں تعمیر کرایا راجہ موصوف کو اس عبادت گزار تارک الدنیا سے کمال عقیدت تھی اور اس کی سجادھی تیار کرانے کے بعد یہاں لوگوں کو آباد ہونے کا ترغیب دی۔ چنانچہ چند سالوں میں "ہنس نگری" بستی بس گئی اور یہی بعد ہانسی کے نام سے مشہور ہو گئی۔

ان سب روایتوں کے برعکس "آئین اکبری" میں ہانسی کے حوالے سے یہ تذکرہ ملتا ہے کہ ہمارا نا اچے پال چکرورتی کے خانوادہ کا ایک راجہ نانک رائے تھا جس کی اولاد عہد اکبر اعظم میں ریاست بوندی۔ راجستھان میں حکمران تھی اس نے شہر ہانسی بسایا تھا اور ایک قلعہ تعمیر کیا تھا۔ راجہ نانک رائے کے عہد حکومت میں اول، اول مسلمانوں کے قدموں نے سر زمین راجپوتانہ کو چھوا تھا۔

ان روایتوں کی حقیقت کچھ بھی ہو لیکن یہ بات ثابت ہے کہ ہانسی ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔

قدیم دروازے۔ اس بستی کے قدیم پانچ دروازے ہیں

جن کے نام یہ ہیں: بڑسی دروازہ امرہ دروازہ قطب دروازہ
گٹائیں دروازہ اور دہلی دروازہ

چھٹی کھڑکی (موری دروازہ کی ایک شکل) کھڑکی بھٹی کے نام سے مشہور
ہے۔ ان دروازوں میں سب سے اعلیٰ قدیم ترین اور تاریخی حیثیت
کا حامل بڑسی دروازہ ہے جو عہد سلطان علاؤ الدین خلجی میں
۷۰۳ھ میں تعمیر ہوا تھا۔ اس دروازہ پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

بعہد مملکت بادشاہ روئے زمین

الوال مظفر شاہ جہاں محمد شاہ

بگیاں خسرو گپہاں سکندر ثانی

بسمت حضرت دہلی کہ سہت دار الملک

بنام خود شد بے نظیر دروازہ

بنامہادہ بروز دہم ربیع آخر

۷۰۳ھ

یہ دروازہ نہایت خوشنما اور خوش وضع ہے اور بے مثل و بے نظیر ہے
اس دروازے کے سامنے ایک چوپڑ کا بازار ہے جو فراخ اور خوب صورت
ہے یہاں صبح و شام خریداروں کی ریل پیل رہتی ہے اس بازار کے وسط
میں ایک بڑی عمدہ سبیل بنی ہوئی ہے جو حصار صنایع کے انگریز ڈپٹی کمشنر مسٹر
ٹولنڈ کی خوشنودی کے لئے ایک رئیس شہر نے اپنے خرچہ سے بنوائی تھی

قلعہ ہانسی کے آثار

اب اس کے کھنڈرات ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی سائٹ

قصبہ کے شمال مشرقی کونہ پر ہے۔ قلعہ کی فصیل پختہ چوڑے سے بنی ہوئی تھی اور جا بجا خوبصورت برج تعمیر کئے گئے تھے۔ قلعہ کے چاروں اطراف گہری خندق کے آثار موجود ہیں۔ قلعہ کے بلند و بالا دروازوں پر پتھروں سے تراشیدہ خوفناک دیو بنا کر کھڑے کئے گئے تھے ان بتوں میں دو ٹکڑوں کو حضرت میر نعمت اللہ شاہ ولی کے مجاوروں نے اپنی رہائشی مکان میں اینٹ پتھر کی بجائے چن لیا تھا وہ اب تک موجود ہیں۔ کئی لوگ انہیں دیکھنے جاتے ہیں۔ قلعہ کی بعض دیواروں پر دیوی دیوتاؤں، پرلیوں، جانوروں اور پرندوں کی تصاویر کے نقوش اب مٹ چکے ہیں صرف ایک دیوار پر اہل ہنود کے بعض دیوتاؤں کی چند شبہیں دکھائی دیتی ہیں قلعہ کے اندر دو تین پرانے کنوئیں تھے وہ بند کر دیئے گئے ہیں۔

درگاہ حضرت میر نعمت اللہ ولی شہید

یہ پرانوار مزار قلعہ کے شمال مشرقی کونہ پر ہے اس خالق ہاہ کی ابتدائی عمارت سلطان ارسلان اور سلطان بہرام شاہان غزنی نے ۵۹۳ھ میں تعمیر کرائی تھی جو مرور ایام سے معدوم ہو گئی اب معمولی مکان ہے اور اصلی قدیم عمارت کی یادگار اور نشان ہے۔ آپ کا عرس شوال کے مہینے میں یکم اور دو تاریخ کو ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں تاریخیں آپ کی شہادت و تجہیز و تکفین کی ہے۔ ہر سال چیت بکرمی سمت کی دوسری جمعرات کو درگاہ شریف پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔

میلہ میں دکانڈاری کرنے والے قاضی شہر کو نذر دیتے ہیں جس کو قاضی کی جنگی کہتے ہیں۔ ان کے خیال میں ایسا کرنے سے سودے میں نفع ہوتا ہے۔

مسجد قاضی

یہ درگاہ میر نعمت اللہ شہید کے دروازے کے بالکل سامنے موجود ہے یہ ایک چھوٹی سی مسجد نہایت خوب صورت اور موتی مسجد کے نمونے پر بنائی گئی ہے اس مسجد کی تعمیر قاضی حسن رضوانے کرائی تھی۔ مسجد میں بہت سے کتبات لگے ہوئے ہیں، ایک پر یہ عبارت کندہ ہے

بصدق دل نمودہ شیخ منعم بنائے مسجد از روئے تحقیق
چو حبتیم سال تاریخ بناش خردگفتہ کہ بیت اللہ تحقیق

بعض معروف شہداء کی قبور

قدیم قلعہ ہانسی کے وسیع احاطہ میں بہت سے اکابر اسلام مدفون ہیں چند ایک کے نام یہ ہیں۔ خواجہ حسام الدین سالار شہید (مدفن میدان میں ہے جہاں اب تعزیئے دفن کئے جاتے ہیں) خواجہ عثمان کمیدان اور شامات قاضی رقیام سر تالاب کے کنارے ان دونوں کی قبور ہیں (غازی سلطان مجدد شہید (زیر قلعہ مزار ہے)

گنج شہیدان و جہل حافظہ

گنج شہیدان میں وہ ہزاروں شہداء موجود ہیں۔ جو سلطان

شہاب الدین محمد غوری کے ساتھ ہانسی کے علاقہ پر ۱۱۹۳ء میں
 حملہ آور ہوئے تھے چہل حافظ میں لشکر اسلام میں شامل چالیس حفاظ
 شہداء کی مجموعی قبر ہے جو احاطہ میں واقع ہے۔ ۱۹۶۹ء تک یہ جگہ
 محفوظ و موجود تھی اور غالباً اب بھی ہے۔

منظوم شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ

جز ترے فریاد رس کوئی نہیں
 تو نے سچا ہے جنہیں تازہ قبول
 نور تیرا جلوہ گر ہو اے خدا
 بہر عبد الواحد نورِ انام
 شاہ ابراہیم ادہم کے لئے
 بوہبیرہ بالیقین کے واسطے
 خواجہ بواستحق نامی کے لئے
 بو محمد شاہ تمکین کے لئے
 بہر شہ مودود چشتی نیک نام
 بہر شہ عثمان خواجہ ہرونی
 مجھ کو کار خیر کی توفیق دے
 زنگ عصبیاں کامرے دل سے مٹے
 تیرے قربِ خاص کی دولت ملے
 اپنا شیدا بننا یارب مجھے

یا الہی یا الہ العالمین
 بہر ذاتِ اقدس حضرت رسولؐ
 واسطے حضرت علی مرتضیٰؑ
 بہر شاہ دین حسن بصریؒ مقام
 اور فضیل شاہ اکرم کے لئے
 اور حذیفہ شاہ دین کے واسطے
 حضرت ممشاد شامی کے لئے
 خواجہ بواحمد شہ دین کے لئے
 بہر بو یوسف شہنشاہ انام
 بہر شہ حاجی شریف زندنی
 شہ معین الدین حسن کے واسطے
 خواجہ قطب الدین کاکلی کے لئے
 شہ فرید الدین بابا کے لئے
 واسطے قطب جمال الدین کے

ہیں نظام الدینؒ نظام اولیاً
 قطب نور الدینؒ انور کے لئے
 کر عطا یارب مجھے حق البقیں
 میری آنکھوں میں ترا جلوہ ہے
 پردہ دوری مرے دل سے مٹے
 مجھ کو دکھلا جلوے اپنی ذات کے
 دشت عرفاں کا بنا دے مجھ کو شیر
 اپنے منظر کا بنا مجھ کو ظہور
 داغ عصیاں دور کر دل سے مرے
 کر عطا نعمت حقیقت کی مجھے
 ساغر وحدت پلا یارب مجھے
 کر دے ان کے واسطے مجھ پر عطا
 لذت دیدار کا ساغر پلا
 فقر کی دولت سے کر دے کامگار
 مست کر دے بادۂ توحید سے
 ان کا فیض قلب ہو حاصل مجھے
 سب بزرگوں کی محبت سے مجھے
 کھول دے مجھ پر درحق البقیں
 اور صفات پاک کا جلوہ دکھا
 اور دوئی کے وسوسہ کو لپٹ کر

جن کی نعمت کے امین باصفا
 شاہ قطب الدینؒ منور کے لئے
 واسطے برہان دینؒ بن نور دینؒ
 شہ بہاء الدینؒ سندھالی کے لئے
 بایزید شاہ ادھن کے لئے
 واسطے شاہ سراج الدینؒ کے
 ازبٹے حضرت علیؒ شیر دلیر
 بہر شاہ حضرت عبدالشکورؒ
 واسطے سے شاہ عبداللہ کے
 واسطے حضرت عطاء اللہ کے
 شہ فضیلؒ باصفا کے واسطے
 جو محمد کے غلام با وفا ہیں
 شہ نظام الدینؒ کی خاطر اے خدا
 بہر شہ قطب اویسؒ نامدار
 خسرو دین شاہ رمضان کے لئے
 شاہ دھومنؒ قطب دوراں کیلئے
 اور حبیب خاص رحمن کے لئے
 دل نہ ہو میرا کبھی اندر نگہیں
 اپنی ذات خاص کا شیدا بنا
 بادۂ وحدت سے مجھ کو مست کر

اپنے ذوق و شوق سے مخمور کر نور سے اپنے مجھے معمور کر
 میرے تن میں میری جاں میں نور ہے میرے دل میری زباں میں نور ہے
 اپنی راہِ عشق میں مجھ کو چلا اور جمالِ خاص کا شیدا بنا
 دین و دنیا کے نبیوں سب میرے کام
 اور مرادیں میری ہر آئیں تمام

آمین

رہنقول از تنویر طریقت

انتساب

والدِ مرحوم کے نام

تو آگہی کہ مرا از غروبِ این خورشید

چرخِ گنجِ ہائے سعادت ز یانِ جان آمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَالْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ
كَالْقَوْمِ عَلَى الْعَوْمِ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

جمال الدین احمد ہانسوی الخطیب

نام و لقب :- اسم گرامی جمال الدین احمد تھا اور لقب خطیب[ؒ]۔ مگر بعض تذکروں میں قطب بھی لکھا ہے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

”خطیب و قطب خطاب داشت“

اور مرزا آفتاب بیگ سہسرامی نے بھی یہی لکھا ہے

”خطیب اور قطب خطاب آپ کا تھا“

موصوف کا جو مطبوعہ دیوان ہمارے پیش نظر ہے اس کے سرورق پر بھی یہی لکھا ہوا ہے۔

”دیوان جمال الدین احمد قطب ہانسویؒ“

مگر خود حضرت جمال الدین احمد نے ”خطیب“ ہی لقب اختیار کیا ہے۔ دیوان مذکور میں کئی جگہ لائے ہیں۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو۔

اے احمد خطیب جمالش نگرز شوق تاکے کنی نگر زہوس در جمال عیبہ

۱۔ (۹) محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی، ”تاریخ فرشتہ“، مطبوعہ مطبع معمرہ بمبئی ۱۸۲۲ء، ۱۲۲۴ء ص ۷۳۰، مقالہ دوازدهم

۲۔ (ب) شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخبار، کوالہ اردو ترجمہ اخبار الاخبار مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ء ص ۱۰۰۔ از سید یسین علی صاحب

۳۔ غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیاء۔ مطبوعہ ہوپ پریس۔ لاہور ۱۲۸۳ء

۴۔ مرزا آفتاب بیگ، تحفۃ الابرار مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۳۲۳ء ص ۴۴

۵۔ جمال الدین احمد ہانسوی، دیوان غزلیات و رباعیات۔ مطبوعہ

مطبع چشمہ فیض۔ دہلی ۱۸۸۹ء

اسی طرح ایک قطعہ میں لائے ہیں ملاحظہ ہو :- (ج-۱ ص ۳۹۶)

از حد شرع مگذر اے احمد خطیب

راہ مراد سپر اے احمد خطیب

آں چیز نا کہ کردی و اپی ہا کہ می کنی

بکشائے چشم و بنگر اے احمد خطیب

عمرت گذشت از چہل ہر روزہ یک گناہ

بشیں و جملہ بشمراے احمد خطیب (ص ۳۰۲ ج-۲)

تخلص آپ نے جمال اور احمد دونوں تخلص اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے

دونوں دوادین میں یہ تخلص آتے ہیں مثلاً دیوان غزلیات کا یہ شعر ملاحظہ ہو

روزے تو رہی فرمان کا اے احمد سرگرداں

باز است ترا بر من ہر گاہ کہ می آئی" (ص ۲۹۵)

دوسرا شعر ملاحظہ کریں

منم احمد نزار و ناز گشتہ ز ہجرت ایں چنیم ایں چنیم

اور یہ دو شعر ملاحظہ ہوں جن میں جمال تخلص اختیار کیا ہے۔

آواز جمال خستہ بشنو

جمال خستہ می گوید جو بنیم ایں چنیم وقتے ہمیں آواز بردارم زہے دولت زہے دولت

(ص - ۲۹۷)

پہر کیف جمال الدین احمد بانسوی نے جمال اور احمد دونوں تخلص اختیار کئے ہیں

یہ متعین کرنا ذرا مشکل ہے کہ کس مدت تک جمال تخلص اختیار کیا اور کب

سے احمد تخلص اپنا یا ہے۔ دیوان میں مقدم و موخر دونوں تخلص نظر آتے

ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی زمانے میں دونوں

تخلص اختیار کرتے تھے۔

نسب حضرت جمال الدین احمد ہنسویؒ کا سلسلہ نسب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ مختلف تذکرہ نگاروں نے اس کا ذکر کیا ہے مثلاً شیخ ابو الفضل بن مبارک ناگوری لکھتے ہیں

اے آپ کا اسم گرامی نعمان تھا۔ ابو حنیفہ کنیت اور امام اعظم لقب تھا ۸۰ھ میں کوفہ میں تولد ہوئے اس زمانے میں عبدالملک بن مروان (متوفی ۸۶ھ) تخت خلافت پر متمکن تھا۔ یہ وہ مبارک عہد تھا جس میں چند صحابہ بھی تھے۔ مثلاً انس بن مالک (متوفی ۹۳ھ) سہیل بن سعد (متوفی ۹۱ھ) وغیرہ۔

امام اعظم کے بچپن کا دور بڑا پر آشوب تھا۔ حجاج بن یوسف (متوفی ۹۵ھ) گورنر عراق نے ایک شورش برپا کر رکھی تھی۔ ہر طرف سراسیمگی کا عالم تھا۔ اس کی وفات کے بعد ۹۶ھ میں عبدالملک کا جانشین ولید اول بھی انتقال کر گیا۔ اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک (متوفی ۹۹ھ) تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر حیلوہ افروز ہوئے اور حالات اعتدال پر آئے۔

اسی زمانہ میں امام شعبی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۰۴ھ یا ۱۰۶ھ) کی تحریک پر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ شہر کے مشہور استاد حضرت امام حاد رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۰ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ فن فقہ کی تکمیل انہیں سے کی مگر فن حدیث میں اوروں سے بھی استفادہ کیا۔ چنانچہ تہذیب التہذیب، التہذیب الاسماء، تذکرہ الحفاظ وغیرہ میں امام اعظم کے شیوخ حدیث کا ذکر ہے۔ امام حاد رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ موسیٰ بن کثیر ان کے جانشین ہوئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اہل کوفہ نے متفقہ طور پر موصوف کا جانشین بنا دیا۔ سلسلہ درس و تدریس جاری ہوا اور اطراف و اکناف عالم سے لوگ مستفید ہوئے۔

۱۲۵ھ میں یزید دوم کے جانشین ہشام بن عبدالملک نے وفات پائی ان کے بعد

”از نیراد ابو حلیفہ کو فی است“

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
”سلسلہ نسب آپ کا حضرت امام اعظم کو فی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے کہ
مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- ولید دوم، یزید سوم اور ابراہیم بن ولید یکے بعد دیگرے تخت
نشین ہوئے۔ اسی زمانہ میں ابو مسلم خراسانی نے ملک میں سازشوں کا جال پھیلانا کھاتا اور کوفہ
اس کا خاص مرکز تھا ان حالات کے پیش نظر گورنر کوفہ یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے عراق کے تمام
فقہاء کو اپنے قبضہ میں لیا اور اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
بھی افسر خزانہ کا عہدہ پیش کیا مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر گورنر غضبناک
ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ روزانہ دس دتے لگائے جائیں اس پر بھی امام صاحب اپنے
مقام پر جمے رہے بالآخر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور ۱۳۶ھ
تک وہیں قیام فرمایا

۱۳۲ھ میں سلطنتِ اسلامیہ نے سپلو بدلا۔ بنو امیہ کا خاتمہ ہوا اور آلِ عباس
پر سراقندار آئے۔ اس خاندان کا پہلا حکمران ابو العباس سفاح دستونی ۱۳۲ھ اس کے
بعد ابو جعفر منصور، اس کا بھائی جانشین ہوا۔ اس نے سادات پر بڑے ظلم کئے۔ مجبور ہو کر
محمد نفس زکیہ دستونی ۱۳۵ھ نے علم بغاوت بلند کیا۔ مگر وہ مارے گئے۔ ان کے بعد ان کے
بھائی ابراہیم نے ان کا علم سنبھالا۔ امام اعظم نے چار ہزار درہم سے ان کی مدد کی۔ یہ بھی شکست
کھا گئے۔ امام صاحب کی تائید کی وجہ سے خلیفہ وقت منصور کی آپ پر نظر تھی۔ چنانچہ اس
نے دربار میں طلب کیا۔ آپ حاضر ہوئے اس نے بہانہ تراشنے کے لئے آپ کے سامنے عہدہ
قضا پر پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا اس پر اس نے آپ کو قید کر دیا۔ یہ ۱۳۶ھ کا واقعہ ہے
امام اعظم نے قید خانہ میں بھی سلسلہ سوس و تدریس جاری رکھا۔ امام محمد نے قید خانہ
ہی میں آپ سے پڑھا تھا۔ منصور کو یہ ہر دو عزیز بنی ناگوار ہوئی اس نے زہر دلوادیا

” و نسب شریف و سے بچند واسطہ بہ ابو حنیفہ امام اعظم کو فی رضی اللہ عنہ می رسد کہ

مولانا رحمان علی صاحب تحریر فرماتے ہیں

”انتساب او بہ امام اعظم ابو حنیفہ کو فی است کہ

ڈاکٹر زبید احمد صاحب لکھتے ہیں

The author was a descendant of the Imam
Abu Hanifa and a great sufi in his age

حضرت جمال الدین احمد نے خود اپنے دیوان میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی

منقبت لکھی ہے۔

بیعت و ارادت حضرت جمال الدین احمد ہانسوی سلسلہ چشتیہ میں شیخ

فرید الدین گنج شکر (متوفی ۶۶۸ھ) سے بیعت تھے۔ چنانچہ شیخ ابوالفضل بن

مبارک ناگوری لکھتے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- جب آپ نے اس کا اثر محسوس کیا تو سر بسجود ہو گئے

اور اسی حالت میں جان۔ جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

ماخوذ از ”سیرۃ نعمان“ مولفہ شبلی ۱۸۹۳ء (ص ۱۳ تا ۳۹)

اے ابوالفضل بن مبارک ناگوری: امین اکبری مطبوعہ بیٹسٹیشن پریس۔ کلکتہ ۱۸۷۷ء

ج - ۲، ص - ۲۱۹

اے سید سلیمان علی: ترجمہ اخبار الانبیاء۔ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ ص ۱۰۰

اے مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء مطبوعہ ہوپ پریس لاہور۔ ۱۳۸۳ھ

اے رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ مطبوعہ مطبع منشی نو لکھنؤ۔ لکھنؤ۔ ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء ص ۲۲

Dr. M. G. Zuhaid Ahmed, The contribution of
of India to Arabic literature published at
Dikshit Press, Allahbad 1945 A.D.P - 82

"بخطاب و فتویٰ پر داخے، ازاں باز داشتہ از شیخ فرید گنج شکر ارادت برگزینے"

حضرت جمال الدین احمد دیوان غزلیات میں خود تحریر کرتے ہیں
 نصیحت می کنی اسے بار دینی
 شتو تا کم نہ گرد و این زیادت
 برد در خدمت شیخ المشائخ
 فرید الحق ولدیں با ارادت
 چو احمد شو مرید او و لیکن
 نگہ می دار آداب عبادت

(رج-۱، ص-۸۰)

ایک اور جگہ کہتے ہیں :-
 پیرم فرید دین من احمد مرید او
 زان می و ہر بدستم فتراک پیرین
 (رج-۱، ص-۱۰۳)

محبت شیخ حضرت جمال الدین احمد ہانسوی کو اپنے مرشد سے بے انتہا محبت تھی
 اس کا اظہار انہوں نے قصیدہ میں بھی کیا ہے اور بائعیوں میں بھی۔ چند رباعیاں ملاحظہ ہوں
 دز بحر یقین ڈر شمیم پیر من است
 بے شک من بے نوشتہ بمنزل برسم
 بر خاتم معرفت نگین پیر من است
 چوں شیخ جہاں فرید دین پیر من است

در مذہب عاشقان فرید دین است
 من نیز کنوں سالک طالب گروم
 در مجمع طالبان فرید دین است
 چوں پیر من خستہ فرید الدین است

دازند دید دین پذیرفت مرا
 جو یاں فرید دین پذیرفت مرا

۱۔ شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری، امین اکبری۔ ج-۲، ص-۲۱۹ مطبوعہ بیلیٹ
 مشن پریس۔ کلکتہ۔ ۱۸۷۷ء

۲۔ جمال الدین احمد ہانسوی؛ دیوان غزلیات۔ ص-۸۰، ۱۰۳۔ مطبوعہ چشمہ فیض دہلی ۱۸۸۹ء
 ۳۔ جمال الدین احمد ہانسوی؛ دیوان رباعیات۔ ص-۲۲۔ مطبوعہ مطبع چشمہ فیض دہلی ۱۸۸۹ء

من گرجہ بدیم لیک کنوں نیک شدم چوں شیخ فرید الدین پذیرفت مرا

(رح - ۶۲ ص - ۴۲)

یہی عشق و محبت تھا جو کشاں کشاں آپ کو کئی بار ہانسی سے پاک تپن (اجودھن) لے گیا۔ چنانچہ امیر حسن علاء سنجر نے ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیا "فوائد الفوائد" میں اس کا ذکر لیا کیا ہے۔

دوشنبہ دہم ماہ ذی الحجہ سنۃ المذکورہ (۷۷۹ھ)

سعادت پائے یوس بے سر شد سخن دران افتاد کہ مریداں کہ زیارت پیر خواہند کرد
وہر یکے بعد از چند گاہ برود۔ بر لفظ مبارک راند کہ نہ کرت بخدمت شیخ الاسلام فرید الحق
والشرع والدین قدس سرہ العزیز رفتہ ام۔ ہر سال یکبار بعد از ان کہ نقل فرمودہ ہفت بار
دیگر رفتہ شدہ است یا شش بار۔ انا اغلب گمان آن ست کہ ہفت بار رفتہ شدہ است
چنان کہ در خاطر ہمیں مقرر است کہ در حیات و ممات ذہ بار رفتہ شدہ است بعد از ان
فرمود کہ شیخ جمال الدین ہفت بار رفتہ بود از ہانسی

محمد بن احمد بدایونی نے "راحت القلوب" کے نام سے خواجگانِ چشت کے جو
ملفوظات جمع کئے اس میں حضرت شیخ فرید الدین کے ذکر میں شیخ جمال الدین ہانسی کی
حاضری کا جا بجا ذکر ہے۔ مثلاً مندرجہ ذیل مجالس میں ملاحظہ فرمائیں

مجلس ددم، روز دوشنبہ، تاریخ ۱۶ ماہ رجب ۷۵۵ ہجری

دولت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ شیخ بدایونی غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسی... حاضر خدمت تھے

مجلس سوم، روز چہار شنبہ، ۲۰ ماہ رجب المرجب ۷۵۵ھ

دولت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ برہان الدین غزنوی، شیخ جمال الدین ہانسی... حاضر خدمت تھے

امیر حسن علاء سنجر، المعروف بہ حسن دہلوی! فوائد الفوائد شریف (ملفوظات
سلطان المشائخ محبوب الہی محمد نظام الدین اولیادہلوی) مطبوعہ مطبع منشی نواز کشور
لکھنؤ۔ ۱۳۲۴ھ - ص - ۴۱ -

مجلس پنجم، روز پنجشنبہ، تباریخ ۱۲ شعبان المعظم ۱۲۵۵ھ
 "دولت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی، حضرت شیخ الاسلام کی
 خدمت میں حاضر تھے"

مجلس دہم، تباریخ پنجم شوال المکرم ۱۲۵۵ھ ہجری
 "سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، شیخ جمال الدین ہانسوی۔۔۔۔۔ حاضر خدمت تھے"

مجلس پانزدہم، تباریخ بارہویں ماہ ذی قعدہ ۱۲۵۵ھ ہجری
 "دولت قدم بوسی میسر ہوئی، مولانا بدر الدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے
 بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے"

مجلس سیت ویکیم، تباریخ نہم ماہ مذکور ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ
 "دولت قدم بوسی میسر ہوئی۔ شمس دہیر، شیخ جمال الدین ہانسوی، شیخ بدر الدین غزنوی
 اور بہت سے اصفیاء حاضر خدمت مبارک تھے"

حضرت جمال الدین احمد محبت شیخ میں اتنے وارفتہ تھے کہ بیعت سے پہلے فتویٰ نویسی
 اور اس کے علاوہ جو دوسرے مشاغل تھے سب ترک کر دیا تھا حتیٰ کہ کھانا تک چھوڑ دیا تھا
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

"ایک روز ایک شخص ہانسوی سے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا "میرا
 جمال کیسا ہے؟" عرض کیا "مخدوم جس روز سے حضور کے مرید ہوئے ہیں، کل اسباب اور
 مواضع، و شغل کتابت کو بالکل ترک کیا ہے اور سخت فاقہ اور بلائیں کھینچتے ہیں" اس کلام سے
 حضرت شیخ فرید الدین بہت خوش ہوئے اور فرمایا "الحمد للہ بہت خوش رہتے ہیں"

اے محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی: راحت القلوب۔ ترجمہ اردو گنج چہارم
 موسومہ بہ "معدن الیوانیت والجوہر" یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت قدس اسرار
 ہم مترجمہ غلام احمد برسیاں۔ مطبوعہ مسلم پریس جھڑ۔ ۱۳۱۲ھ ص ۲۲۲
 ۷۷ شیخ عبدالحق محدث دہلوی؟۔ اخبار الانبیار۔ مترجمہ سید لطیف علی صاحب۔

خلافت اربعی محبت اور عشق تھا جس کی وجہ سے آپ حضرت بابا صاحب کے منظور نظر تھے۔ چنانچہ حضرت بابا صاحب نے حاجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دہلی جا کر واپسی میں جب ہانسی آئے تو اس وقت حضرت جمال الدین احمد کو خلافت سے نوازا، حضرت شیخ جمال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

”مسموع است کہ حضرت شیخ المشائخ جمال الدین ہانسوی در ہماں ایام بہ تشریف خرقہ متبرکہ ایشاں مشرف شدہ بود کہ حضرت شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہ از شہر دہلی بعد از وفات پیر خویش قطب الملک الدین بختیار ہانسی مراجعت نمود بود“

حضرت جمال الدین ہانسوی، شیخ فرید الدین شکر گنج کے اجلہ خلفا میں سے تھے تمام تذکرہ نگاروں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالمحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

”حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے بڑے خلیفہ اور جامع کالات ظاہری و باطنی ہیں“

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر کرتے ہیں :-

”از اعظم خلفائے شیخ فرید الدین گنج شکر است“

مولانا رحمان علی تحریر فرماتے ہیں

”از اعظم خلفائے شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہما جامع کالات ظاہری و باطنی بود“

۱۔ مولانا جمالی دہلوی: سیر العارفین - مطبوعہ مطبع رضوی، دہلی - ۱۳۱۱ھ - ص ۳۳۔

۲۔ سید سلیمان علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الانبیاء مطبوعہ مسلم پریس، دہلی -

۱۳۲۸ھ - ص ۱۰۰۔

۳۔ مفتی غلام سرور لاہوری: انزنیۃ الاصفیاء مطبوعہ سوپ پریس، لاہور - ۱۳۸۲ھ

۴۔ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند - مطبوعہ مطبع نمشی نوکشتور، لکھنؤ - ۱۳۳۲ھ - ص ۴۲۔

سید قربان علی بسمل لکھتے ہیں :-

”آپ خلفاءِ عظام و منظور نظر حضرت بابا صاحبؒ قدس سرہ کے تھے“

مرزا عبدالستار بیگ سہسراہی لکھتے ہیں :-

”آپ کے خلفائے عظام بے حد و حساب ہیں لیکن اعظم خلفاء حضرت سلطان المشائخ

نظام الدین اولیاء اور حضرت خواجہ علاؤ الدین صابراور حضرت شیخ جمال الدین ہنسوی..... ہیں“

ڈاکٹر زبید احمد نے بھی لکھا ہے

The great-grand descip^{شاگرد} ^{میرزا} Mirzal Din chishti
who is held to be the king of all the Indian saints

محمد نواب مرزا بیگ دہلوی نے لکھا ہے

”آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت گنج شکر کے تھے“

مولا بخش نے ”تذکرۃ المشائخ“ میں جہاں حضرت بابا صاحب کے خلفاء کے نام لگائے

ہیں وہاں لکھا ہے

”آپ کے پانچ خلیفہ ہیں اول قطب جمال الدین ہنسوی“

۱۔ سید قربان علی بسمل :- ”بہشت بہشت“ معروف بہ سوانح عمری خواجگانِ بہشت مطبوعہ

رحمانی پریس۔ دہلی۔ ۱۹۲۳ء

۲۔ مرزا آفتاب بیگ سہسراہی: مسالک الساکین فی تذکرۃ الواصلین

Dr. M. G. Zubaid Ahmed: The Contribution of
Sufi to Arabic Literature Published at Dikshit
Press Allahbad 1945 A. D. P. - 82

۳۔ مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع رضوی دہلی۔

۱۳۲۳ھ ص ۳۴۴

۴۔ مولا بخش: تذکرۃ المشائخ۔ ص ۸۰۔

نظر شیخ: حضرت جمال الدین احمد کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے جتنا عشق تھا اتنا ہی حضرت بابا صاحب کو بھی آپ سے انسیت اور محبت تھی چنانچہ جب شیخ بہا الدین ذکر یا مثنوی علیہ الرحمۃ لے (مثنوی ۱۳۶) نے حضرت بابا صاحب سے شیخ جمال الدین احمد کو اپنے ہاں بلانے کی بار بار درخواست کی تو حضرت بابا صاحب نے یہی فرمایا

« جمال الدین، جمال ما است »

اور باوجود مکرر التجا کے آپ کو نہ بھیجا لے

حضرت بابا صاحب کے خلفاء میں حضرت جمال الدین احمد ہی کو یہ بلند مقام حاصل تھا کہ جس کسی مرید خاص کو بابا صاحب خلافت نامہ عطا فرماتے تھے تو اس سے یہ کہہ دیا کرتے کہ اس پر جمال الدین احمد سے ہر تصدیق ثابت کر لو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

« بارہ برس تک حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر ان کی محبت سے ہانسی میں رہے اور ان کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ « جمال، میرا جمال ہے اور کہیں فرماتے کہ جمال! میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سر کے گرد پھردن اور جس کسی کو حضرت خلافت دیتے خلافت نامہ ان کے پاس بھیجتے اگر وہ قبول کرتے تب خلافت درست ہوتی اور اگر وہ رد کر دیتے تو شیخ بھی رد کر دیتے اور فرماتے جمال کے پارہ کئے ہوئے کو فرید نہیں ہی سکتا لے

مفتی غلام سرور لاہوری نے حضرت شیخ دہلوی کے الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔ وہ

تحریر کرتے ہیں

« شیخ فرید الدین را چنداں نظر توجہ و عنایت بجمال دے بود کہ تا دوازده سال

۱۲
۱۔ شیخ عبدالحق اخبار الانبیاء۔ مطبع مجتہبائی۔ دہلی ۱۳۳۲ھ۔ ص۔ ۲۸۔

۲۔ مرزا آفتاب بیگ معروف بہ نجم ثواب مرزا بیگ دہلوی تحفۃ الابرار۔ مطبوعہ مطبع

رضوی دہلی ۱۳۲۳ھ۔ ص۔ ۲۲۔ نو

۳۔ سید سلیمان علی صاحب: ترجمہ اردو اخبار الانبیاء۔ مطبوعہ مسلم پریس۔ دہلی ۱۳۲۸ھ۔ ص۔ ۱۰۰۔

بسبب محبتِ دے درہانسی قیام فرمود و در حق دے ارشاد کر دے کہ "شیخ جمال
جمال ما است و اکثر فرمودے کہ "جمال الدین می خواہم کہ گردن سرتو بگیرم" و ہرگز کہ
شیخ خلافت دادے بعد تحریر خلافت نامہ نزد دے فرستادے و اگر دے قبول
فرمودے خلافت دے درست بودے و اگر جمال الدین رد کر دے باز شیخ خلافت
او را قبول نہ داشتے" اے

سید قربان علی بسمل نے بھی یہی عبارت نقل کر دی اور دوسرے تذکروں میں بھی
یہی عبارت ملتی ہے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ حضرت بابا صاحب خلافت نامہ دینے کے
بعد اپنے خلیفہ کو حضرت جمال الدین احمد کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے اور خلیفہ کی خلافت
کا تحقق ان کی قبولیت یا عدم قبولیت پر ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی احمد صابر اور
خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کے معاملے میں جو واقعہ پیش آیا وہ بطور حجت و برہان پیش
کیا جا سکتا ہے۔

مقام جمال۔ محمد قاسم ہندو شاہ اترابادی المعروف بہ "فرشتہ" نے تذکرۃ الاتیقا
کے حوالہ سے اس واقعہ کو یوں لکھا ہے

سہ کس نظام" نام در خدمت شیخ بودند یکے شیخ نظام پسر شیخ دوم شیخ نظام
خواہر زادہ شیخ، سوم شیخ نظام الدین اولیاء۔ چون پسر شیخ نظام ابدال داشت ازیں جہت
سجادہ بہ انداد و چون ہمیشہ شیخ بسیار سعی کرد کہ سجادہ نشینی بہ پسر عنایت شود شیخ حرمت
او نگاہ داشتہ مثال نوشت و خواہر زادہ گفت کہ "یہ ہانسی پیش جمال الدین ہانسی رفتہ صحیح کن"
و مولانا جمال الدین ہانسی آل مثال را صحیح نہ کرد۔ او برگشتہ شکایت نمود۔ بالآخر شیخ
باز حسب الاتماس خواہر مثالے دیگر نوشتہ فرستاد و دریں کرت مولانا جمال الدین ہانسی

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری۔ غزنیۃ الاصفیاء۔ مطبوعہ سوپ پریس لاہور۔ ۱۲۰۳ھ

۲۔ سید قربان علی؛ "بشت بہشت" معروف بہ سوانح عمری خواجگان پشنت مطبوعہ

رحمانی پریس۔ دہلی۔ ۱۹۲۲ھ

اعراض شدہ آں نوشتہ را پارہ کردہ گفت "پارہ کردہ جمال الدین ہانسوی را شیخ تمی تواند درود" و بعد ازین بحدتے شیخ مثال سجادہ نشینی ولایت دہلی شیخ نظام الدین اولیاء دادہ پیش مولانا جمال الدین ہانسوی فرستاد و دے خوش وقت شدہ اپن بیت دران مثال نوشت۔ بیت

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس

کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

و کتبہ را صحیح نمودہ روانہ دہلی ساخت لے

مولانا جید علی سہسوانی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں

..... اپنی ہمیشہ کے بہت سے اصرار سے بھانجے کے نام سجادہ نشینی کا فرمان لکھ

کر فرمایا کہ تم ہانسی جا کر مولانا جمیل الدین ہانسوی سے اس پر صحیح کروالو لیکن جب مولانا

جمیل الدین نے اس پر صحیح نہ کی تو آپ نے اپنی ہمیشہ کے دوبارہ اصرار سے ایک اور فرمان

لکھ کر بھیجا۔ اس مرتبہ مولانا جمیل الدین ہانسوی نے اس فرمان کو پھاڑ ڈالا۔ اس وقت جناب

شیخ نے فرمایا کہ مولانا جمیل الدین کے پھاڑے کو شیخ نہیں سی سکتا، اور اس سے

کچھ عرصہ بعد جناب شیخ نے دہلی کی سجادہ نشینی کا فرمان شیخ نظام الدین اولیاء کو دے

کر ہانسی بھیجا۔ مولانا جمیل الدین بہت خوش ہوئے اور یہ شعر اس فرمان پر لکھ دیا۔ شعر

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس

کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

اور فرمان صحیح لکھ کر شیخ نظام الدین اولیاء کو روانہ دہلی کیا لے

۱۔ محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی المشہور بہ "فرشتہ" تاریخ فرشتہ مطبوعہ مطبع

معمورہ بمبئی ۱۸۳۲ء جلد دوم مقالہ دوازدهم ص ۴۲۹-۴۳۰

۲۔ آپ کا اسم گرامی جمال الدین احمد ہی تھا "جمیل الدین" یا تو کاتب کی غلطی ہے یا مضاف

کی غلط فہمی۔

۳۔ جید علی سہسوانی تاریخ اولیاء مطبوعہ مطبع مہر نیمروزہ بخجورہ ۱۸۸۴ء ص ۴۶

مولانا ولایت علی صاحب نے بھی "سعد الاخبار" میں یہی قصہ نقل کر دیا ہے۔ البتہ
مرزا آفتاب بیگ دہلوی نے کچھ اختلاف کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے، وہ
لکھتے ہیں۔

"اور جس کسی کو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ اول جمال الدین کو ملاحظہ
کراؤ۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر قصبر اجدھن سے قصہ ہانسی میں چوڑوں پر سوار ہو کر
خالقاہ حضرت شیخ جمال الدین میں آئے۔ آپ نے دروازہ خالقاہ تک استقبال کیا اور
باعزاز و اکرام مسند پر بٹھایا۔ بعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر نے مثال
تطیب کو مہر کرنے کے لئے آپ کے روبرو پیش کیا۔ اتفاقاً چراغ گل ہو گیا۔ حضرت
علی احمد صابر نے فی الحال اپنے دم کی پھونک سے چراغ روشن کر دیا۔ جب آپ نے یہ
حال دیکھا مثال ان کے ہاتھ سے کرچاک کر ڈالی اور کہا "دہلی بیچاری تاب تمہارے دم
آتشیں کی سہیں رکھتی" اس حرکت سے حضرت علی احمد صابر نے غصہ میں آن کر فرمایا کہ "تم
نے میری مثال کو پارہ پارہ کیا میں تمہارے سلسلے کو" آپ نے فرمایا "اول سے یا آخر سے" حضرت
علی احمد نے فرمایا کہ "اول سے" پھر حضرت موصوف نے اجدھن میں واپس آن کر تمام
سرگذشت عرض کی۔ حضرت گنج شکر نے فرمایا
"پارہ کردہ جمال را فریدتواں درخت لے"

حضرت جمال الدین، حضرت بابا صاحب کے ان مقبول بارگاہِ خلفاء میں ہیں جن سے حضرت
بابا صاحب نے اپنی علالت کے دوران دعا کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ مولانا جمال دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:-

نقل است از حضرت سلطان الاولیاء والمشاخ نظام الملک والدین قدس سرہ در آیا

۱۔ ولایت علی: سعد الاخبار و تذکرۃ الابراہیم مطبوعہ مطبعہ صنی۔ آگرہ ۱۳۱۶ھ ص ۱۴۲-۱۴۳۔
۲۔ مرزا آفتاب بیگ معروف بہ محمد نواب مرزا بیگ دہلوی: تحفۃ الابراہیم۔ مطبوعہ مطبعہ
دہلی ۱۳۲۳ھ ص ۴۴۔

میکہ من بحضرت الیشاں در قصبہ اجمود صحن بودم اندام مبارک الیشاں تکسٹریے صوبہ واقع
 شدہ چناں چہ مراد مولانا جمال الدین بانسوی را و مولانا بدرالدین اسحاق و در ولایت علی
 بہاری را اشارت فرمود کہ ”بروید برائے صحت من در فلاں گورستان مشغول باشید“ الخ
ذوق شاعری حضرت جمال الدین احمد بانسوی جہاں ایک بلند پایہ صوفی تھے وہاں وہ ایک
 بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مخدوم غلام الدین صاحب کی ولایت دہلی کی سند
 چاک چاک کرنا والا جمال شاعر سے نا آشنا ہو گا، مگر نہیں، ایسا نہیں ہے، اجلال کے ساتھ ساتھ
 جمال بھی پوری تابناکی کے ساتھ جلوہ گر ہوئے

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جبّاری اسی نگاہ میں ہے دلبر کا در عنائی
 تذکروں میں آپ کے ذوق شاعری کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً شیخ عبدالحق محدث دہلی فرماتے ہیں:-
 ”شیخ جمال الدین بعض رسائل و اشعار دار و کہ در میان مردم یافتہ می شود..... بلکہ
 مولوی رحمان علی تحریر فرماتے ہیں:-

”صاحب ترجمہ رسائل و اشعار دار و کہ در میان مردم یافتہ می شوند“ لے
 شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:-

”شیخ بانسوی شاعر تھے اور ان کا ضخیم فارسی دیوان چھپ چکا ہے“ لے

قدیم تذکروں میں کہیں بھی حضرت جمال الدین بانسوی کے دیوان فارسی کا ذکر نہیں
 ہے بلکہ بیشتر تذکروں نے تو آپ کی شاعری کے متعلق بھی خاموشی اختیار کی ہے اور
 کچھ ہی ذکر ہے تو سرسری۔ مگر شیخ محمد اکرام نے صراحتاً لکھ دیا ہے۔

۱۔ مولانا جمال دہلوی:۔ سیر العارفین۔ مطبوعہ مطبع رضوی۔ دہلی ۱۳۱۱ھ۔ ص ۴۸-۴۹۔
 ۲۔ عبدالحق محدث دہلی: اخبار الانبیاء فی اسرار الابرار۔ مطبوعہ مطبع بختیانی۔ دہلی ۱۳۲۲ھ

ص ۴۸

۳۔ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ مطبع نقشبندی نول کشور۔ بکھنو۔ ۱۳۲۲ھ۔ ص ۴۳۔

۴۔ شیخ محمد اکرام، آب کوثر۔ طابع فیروز سنز۔ ۱۹۵۲ء۔

احقر کے پاس حضرت شیخ جمال ہانسوی کے دو مطبوعہ دیوان ہیں ایک دیوانِ غزلیات
 اردو دسرا دیوان رباعیات و قطعات۔ دیوانِ غزلیات ۱۸۸۹ء میں ۱۳۰۷ھ میں مطبع چشمہ
 فیض دہلی میں پیر جی رفیع الدین صاحب بہادر تحصیل دار صوبہ دہلی کی فرمائش پر طبع ہوا
 اس کے آخر میں مولوی اموجان صاحب المتخلص بہ ولی نے دیوانِ مذکورہ کا قطعہ تاریخ
 طباعت لکھا ہے جس کے آخر کے دو شعر یہ ہیں :-

جی میں سوچا کہ کیا لکھوں تاریخ
 کہ ہوئی غیب سے ندا فی الحال
 فکر مبت کر دی یہ مصرعہ پڑھ
 اللہ اللہ نظم قطب جمال

۶۶ + ۶۶ + ۹۹ + ۱۰۳ + ۷۷ = ۳۰۷

۴۷ جمال ہانسوی: دیوانِ غزلیات مطبوعہ مطبع چشمہ فیض۔ دہلی ۱۸۸۹ء ص ۲۱۴۔

خلیفہ عظیم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

شیراز

حضرت خواجہ سلطان احمد عرف حضرت
مولانا محمد جمال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی
مع اولاد

پتہ
پیرزادہ محمد حنیف جمالی ہانسوی وارڈ نمبر ۸ مکان نمبر ۱۱۲
سرکلر روڈ نزد سید میونسپل کمیٹی شجاع آباد
ضلع ملتان

۱- رفیع توحید

اسم مبارک حضرت قطب صاحب در اصل سلطان بود۔ ہر گاہ شیخ الشیوخ العالم بابا فرید الدین گنج شکر در ہالنسی آمدند۔ بنحو آمان قطب صاحب کہ سلطان احمد جمال الدین بلقب شدند۔

۲- تفصیل واجب الاظہار

دیوان شیخ جمال محمد پنج پسر داشتہ۔ اول شیخ حسام الدین کہ بہ اولاد او کہ عہدہ دیوانی تا این دم جاری است در ہالنسی دوئم شیخ ابوالفتح کہ اولاد او کنچپور و ضلع کرنال است۔ سوئم شیخ نعمت اللہ کہ اولاد ایشان در ہالنسی و پیرجی رفیع الدین صاحب کہ در اولاد شیخ نعمت اللہ اند۔ چہارم شیخ یار محمد کہ اولاد ایشان در موزند و ہالنسی۔ پنجم شیخ مظفر کہ اولاد ایشان فتح پور و جنجون بود۔ دیوان شیخ قائم محمد دو پسر داشت۔ یکے شیخ جمال محمد کہ در بالانڈ کور شد۔ دوئم شیخ ابوالحسن کہ اولاد ایشان قبہ ڈاٹرت تحصیل کیتھل ضلع کرنال بود۔ دیوان شیخ احمد والد دیوان شیخ نور محمد و ایشان والد دیوان شیخ قائم محمد مذکور و دو پسر داشت۔ یکی دیوان شیخ نور محمد موصوف۔ دوئم شیخ اشرف کہ از اولاد ایشان پسرزادہ محمد حنیف و برادرش وغیرہ ہم در ہالنسی و جمال پور اند۔ اس شجرہ از کاوش پسرزادہ محمد ممتاز الاسلام کہ از اولاد امجد حضرت شیخ سلطان احمد المعروف شیخ الشیوخ الاسلام محمد جمال الدین احمد ہالنسی مرتب کردہ شد۔

انتباہ :- اس شجرہ نسب حضرت قطب محمد جمال الدین احمد ہالنسی رحمۃ اللہ علیہ

مع اولاد و احفاد او بہ تصنیح خلاصہ خاندان نقاد و دودمان پیرجی رفیع الدین صاحب نمبرہ قطب صاحب ممدوح بخط برخط احمد حسن چشتی تحریر گریدہ مطبوع گریدہ۔

اللہ ما غفر لکاتبہ والمصححہ ولحافہ کلہم اجمعین و تکریم نکہ از شجرہ مرتب کرد و پیرجی رفیع الدین صاحب بنیر و قطب صاحب ممدوح نقل کرد و پسرزادہ محمد حنیف نمبرہ قطب صاحب بہ زیور طبع و آراستہ کرد۔

دیوان مولانا فرید الدین حضرت
گنج علم رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت دیوان شیخ محمد امیر
رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت دیوان فرید الدین
ثانی گنج روال ہانسوی

حضرت دیوان محمد لطف اللہ
رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

دیوان شیخ احمد ہانسوی

دیوان شیخ
نور محمد اشرف
ہانسوی ہانسوی

دیوان شیخ
تائم محمد
ہانسوی

دیوان شیخ
جلال محمد ابو الحسن
ہانسوی طاہر

خواجہ سلطان عبداللہ

خواجہ سلطان ابوبکر

خواجہ سلطان ابراہیم

خواجہ شیخ مظفر

خواجہ سلطان محمود

خواجہ سلطان حمید الدین

حضرت خواجہ سلطان احمد

المعرف قطب الاقطاب محمد جمال
الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت قطب برہان الدین صوتی

ہانسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت قطب الدین منور

رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت قطب نور الدین نور جہاں

رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت دیوان برہان الدین

ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہانسوی

حضرت نور سغیم علی نبیا

علیہ الصلوٰۃ والسلام

آدم ثانی

سام

گیومرث

نوشیروان عادل منتہی

سلطان شہنشاہ ایران

ہرمز

کیکاؤس

ثابت

آن چراغ شریعت دلت

آن شمع دین آن امام

جہاں حضرت امام عظیم

ابو حلیفہ نعمان کوفی

خواجہ عبدالسلام عربی شیخ حماد

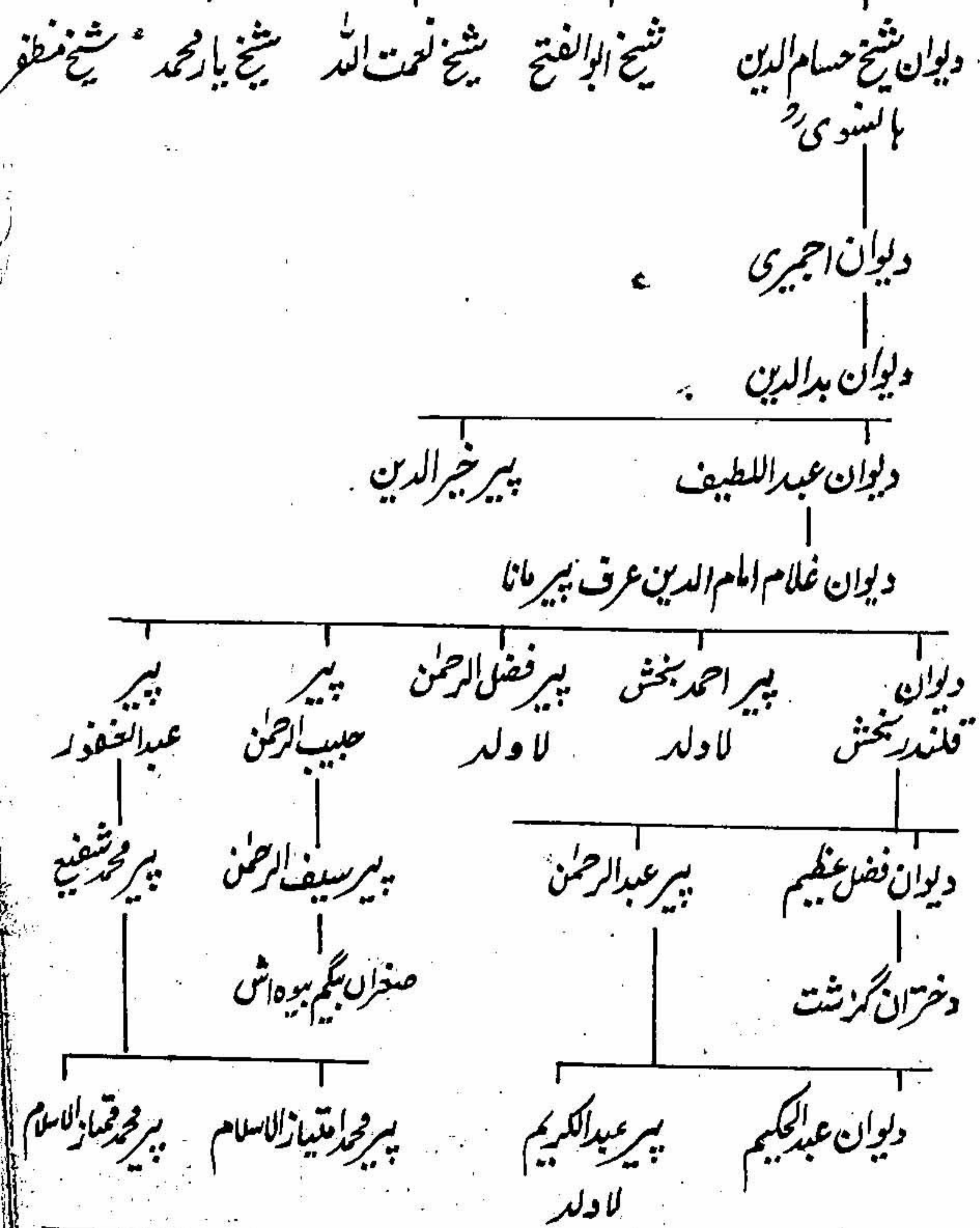
امام زاوہ

خواجہ سلطان عبدالصمد

خواجہ سلطان عبدالرشید

دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی کی اولاد عہدہ دیوانی و دیگر ہجرت ۱۹۲۷ء تک ہانسوی میں رہی اور اب پاک پتن شریف و چک نمبر ۱۶۷ تحصیل پاک پتن میں آباد ہے۔

دیوان جلال محمد ہانسوی



شیخ ابو الفتح بن دیوان جلال محمد ہانسوی کی اولاد تا دم بھرت ۱۹۲۷ء تک موضع کنجپور
وضلع کرنال میں رہے اور اب سرگودھا میں آباد ہیں

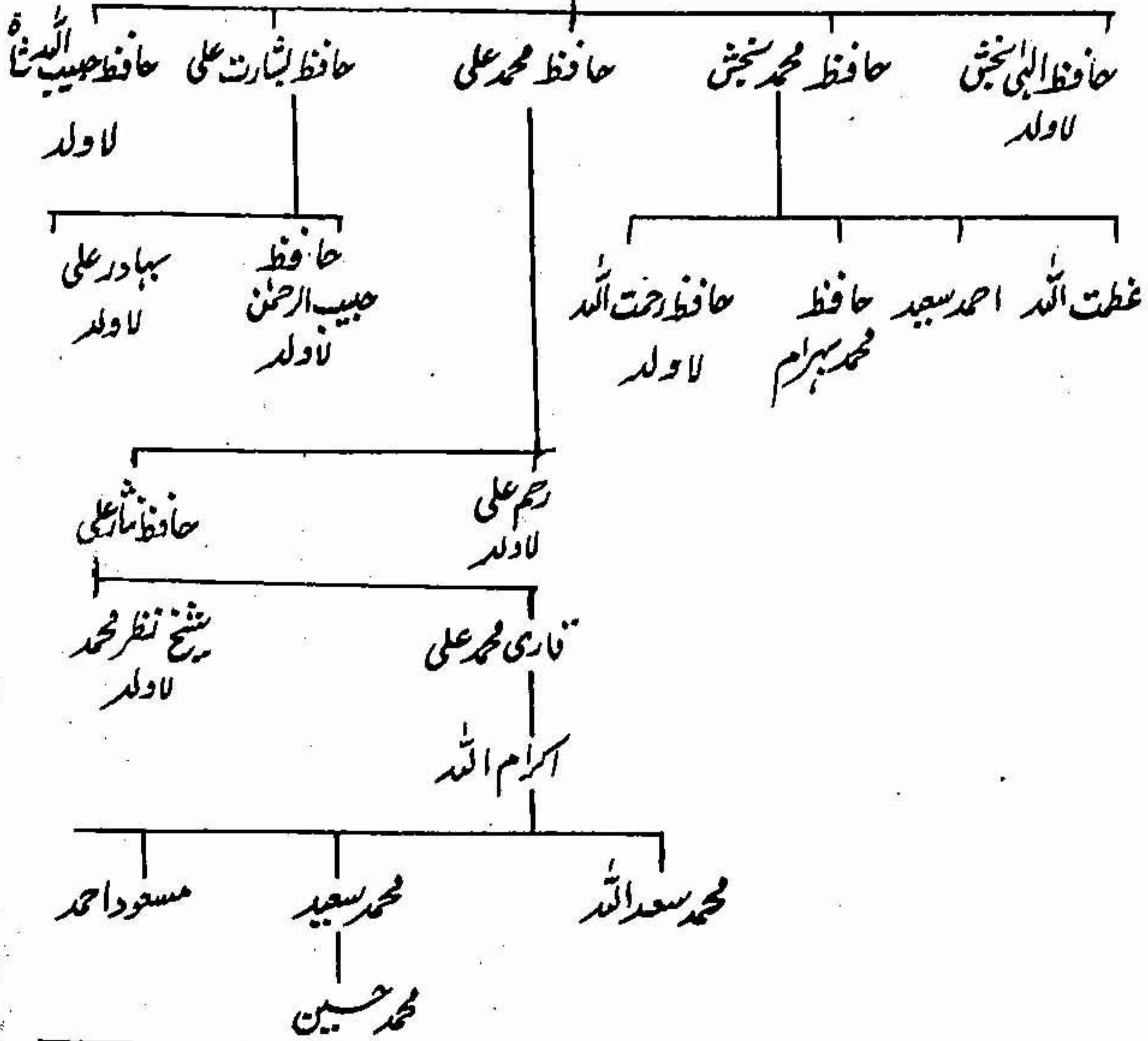
دیوان شیخ جلال محمد ہانسوی

شیخ ابو الفتح

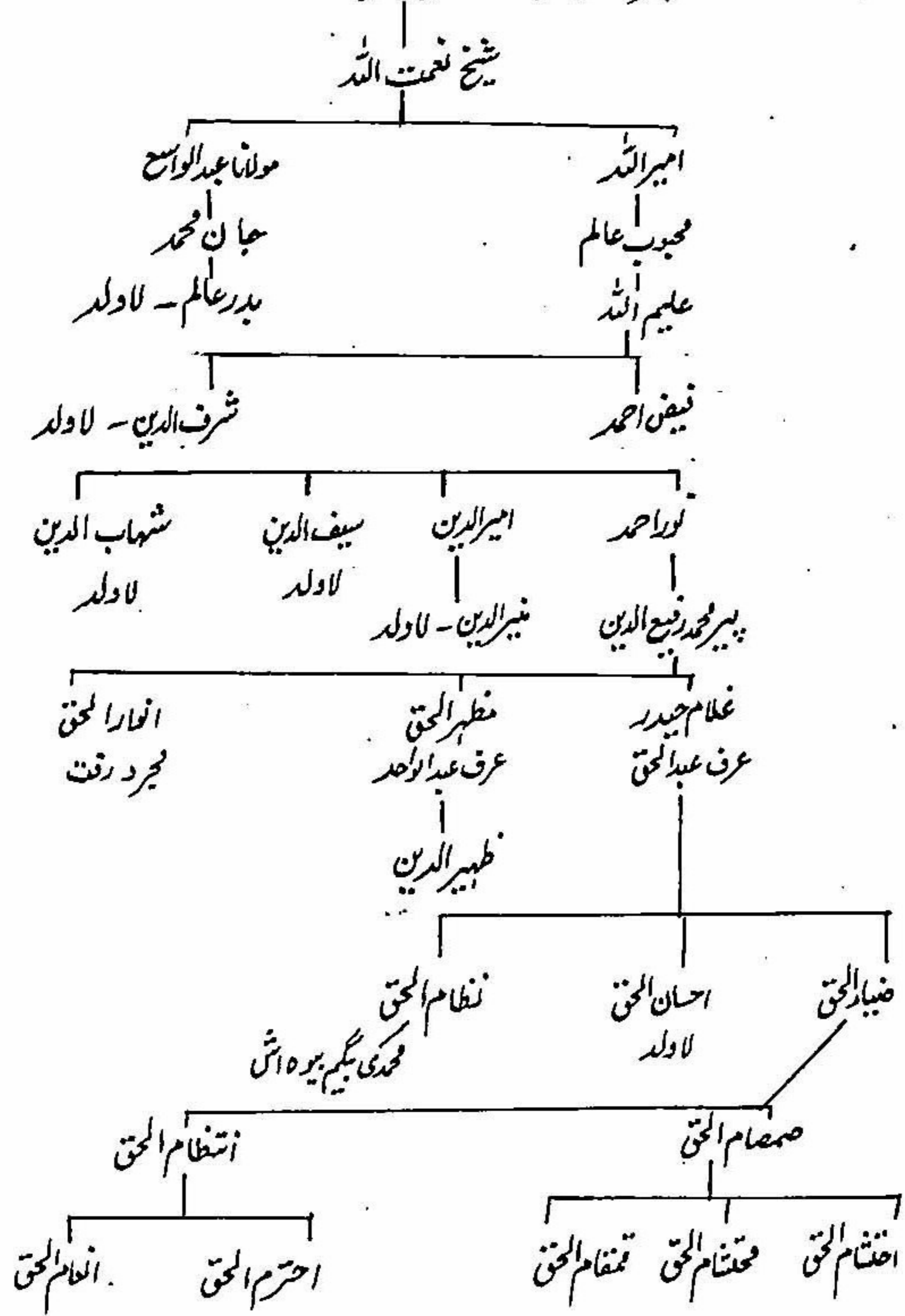
شیخ فضل اللہ

شیخ فخر اللہ

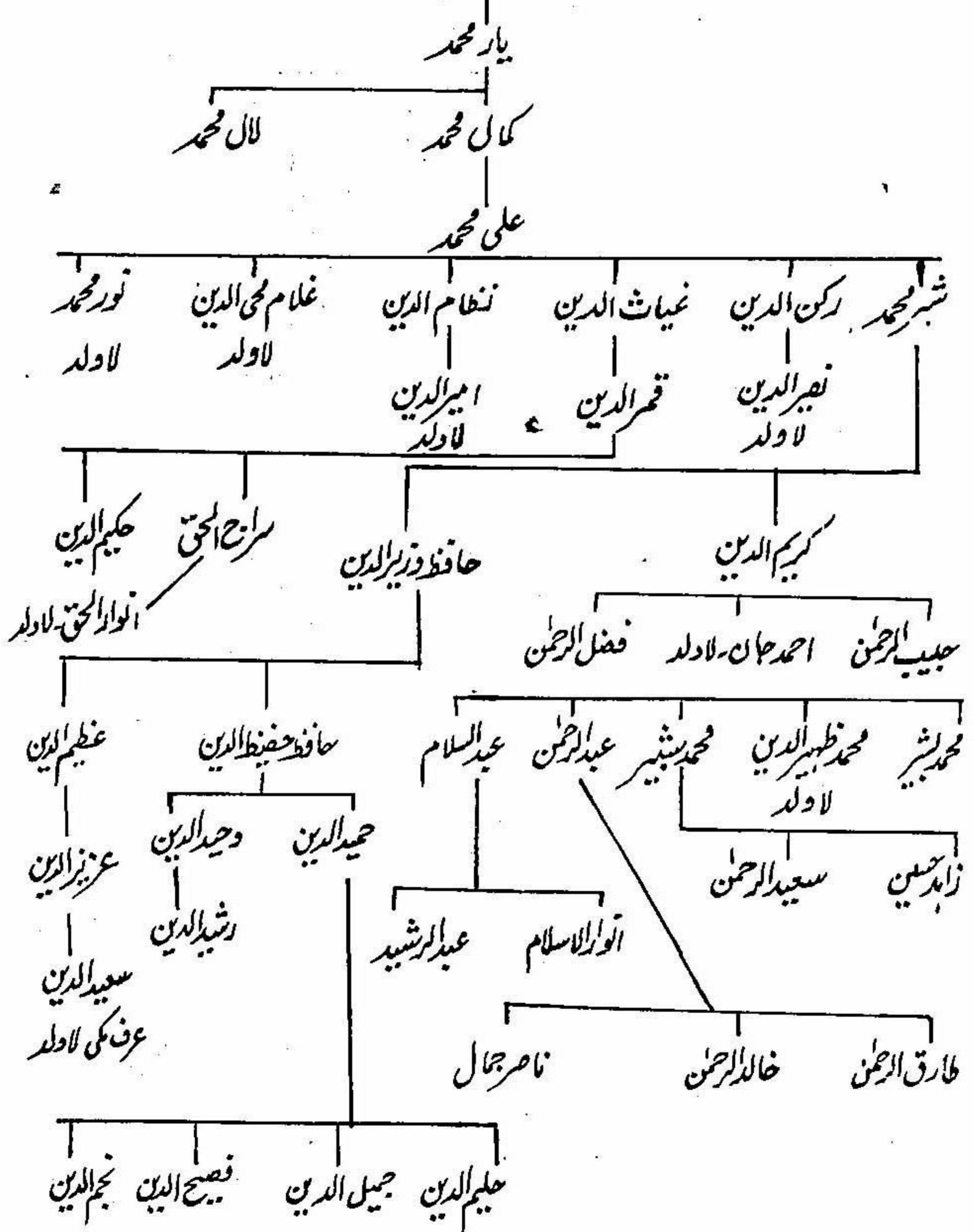
حافظ قادر بخش

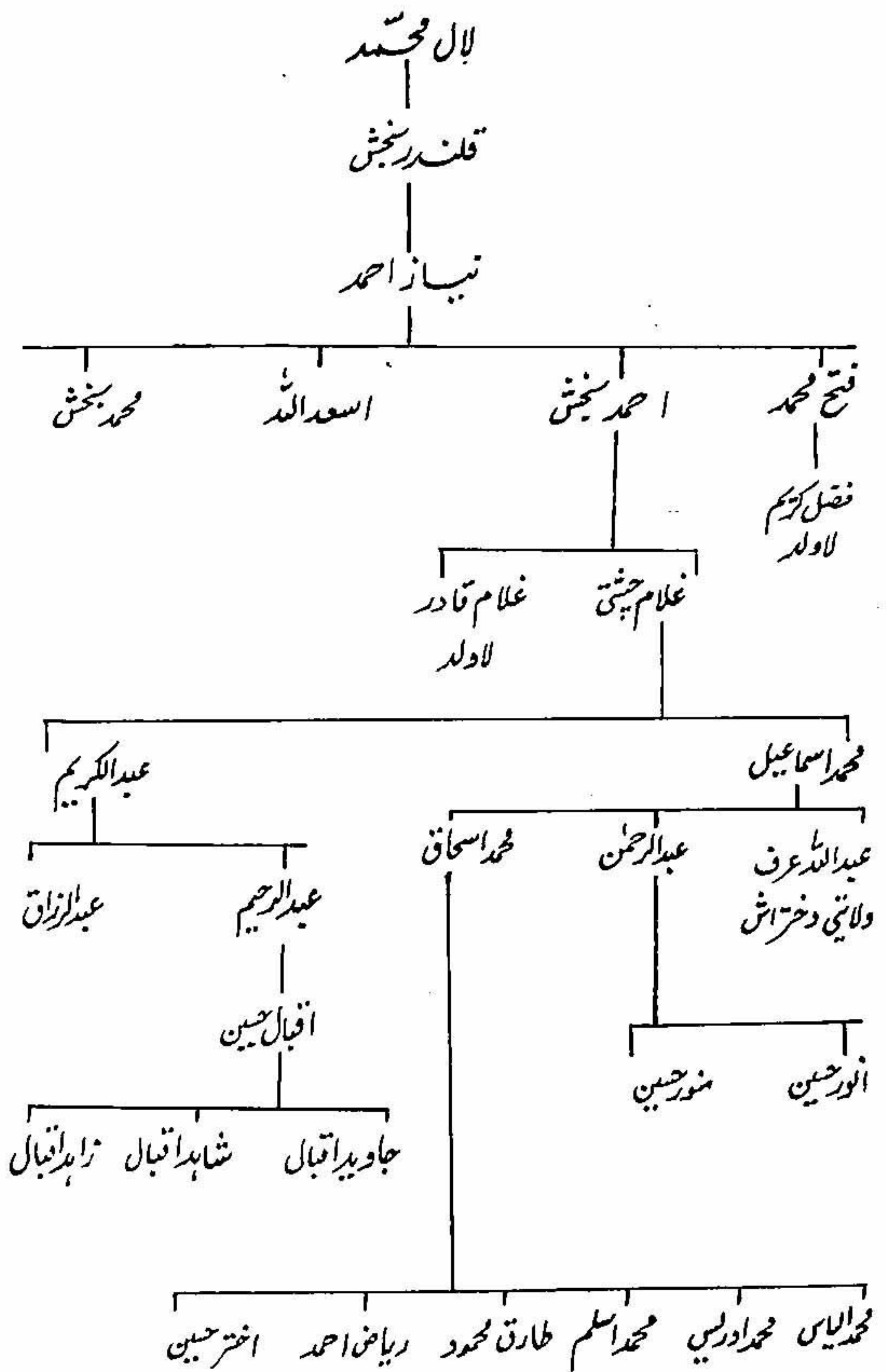


شیخ نعمت اللہ دیوان شیخ جلال محمد کی اولاد تا دم ہجرت ۱۹۲۶ء تک ہانسی میں رہی، اور اب ملتان شہر میں آباد ہیں۔ دیوان شیخ جلال محمد

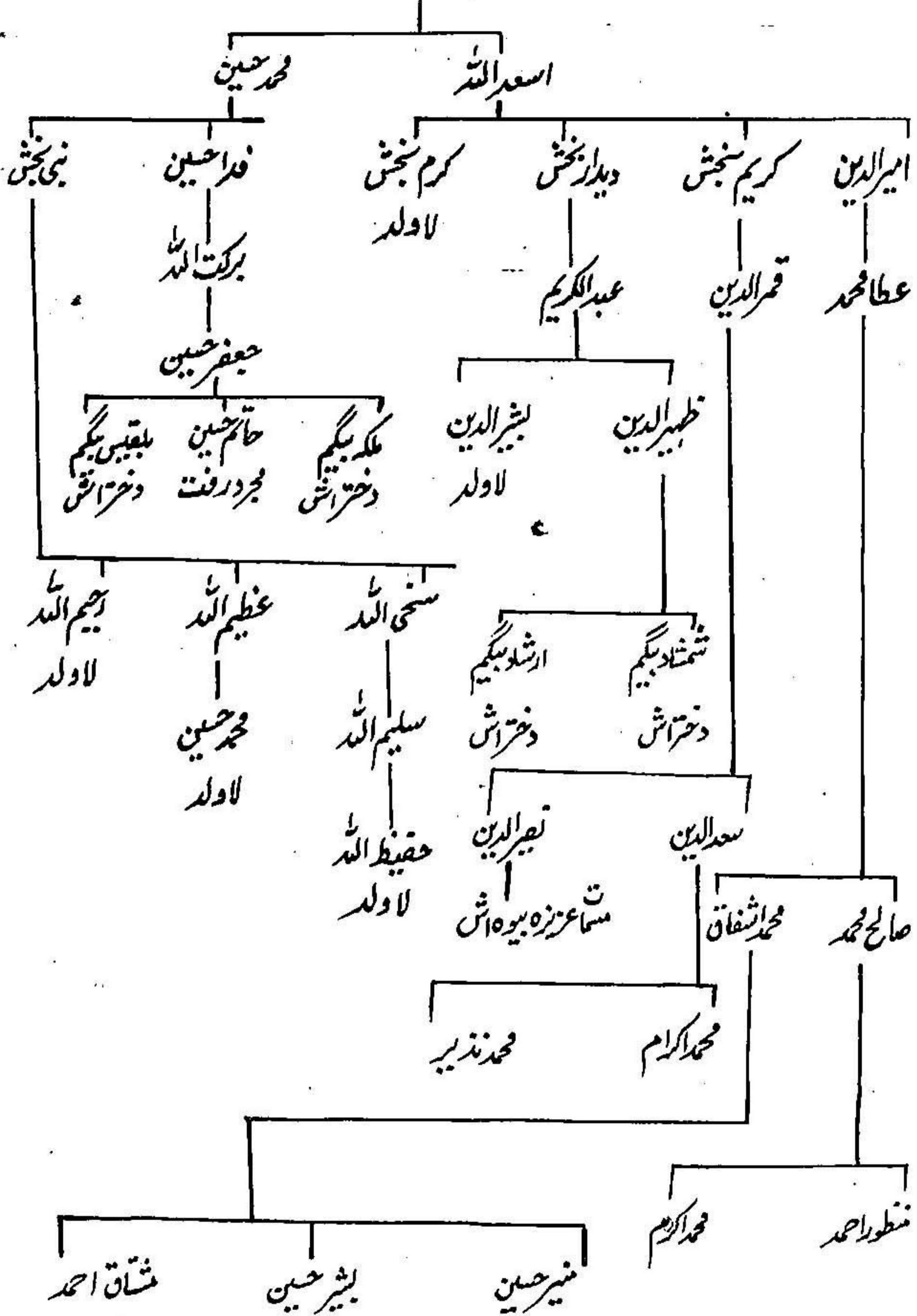


شیخ یار محمد بن شیخ جلال محمد کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۲۷ء تک مورثہ روپہ تحصیل روپہ ضلع انبالہ اور غانسی میں رہے۔ اور اب چک ۳۲ تحصیل اوکاڑہ، اوکاڑہ شہر میں آباد ہے۔
دیوان شیخ جلال محمد غانسی





نیاز احمد



شیخ مظفر بن شیخ جلال محمد النسوی کی اولاد تادم ہجرت ۱۹۲۷ء تک فتح پور و
مہینجنوں ریاست جے پور میں رہی اور حیدرآباد سندھ میں آباد ہیں۔

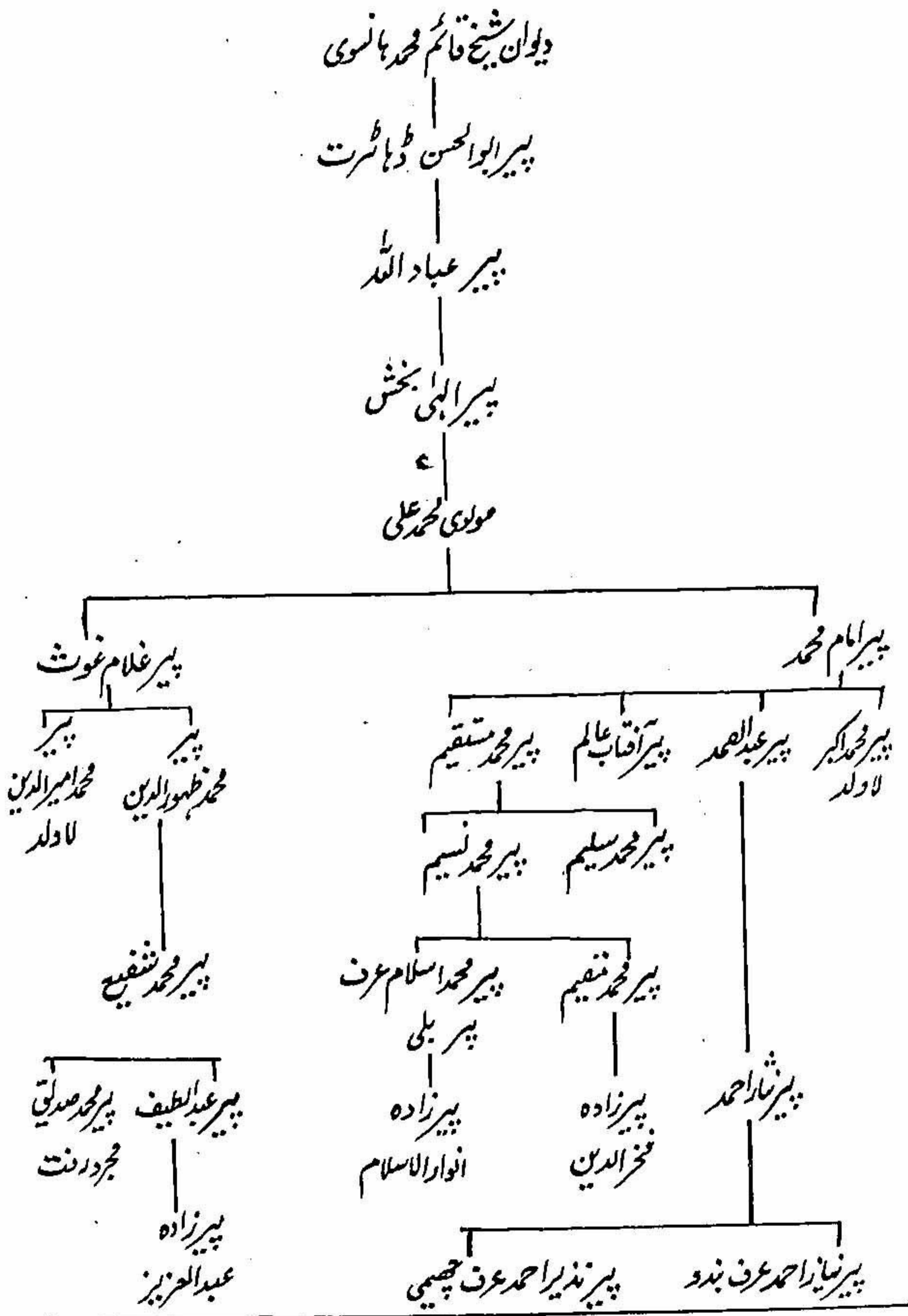
شیخ جلال محمد النسوی

شیخ مظفر

محمد یوسف

احمد علی

پیر ابوالحسن کی اولاد قصیدہ طہاشرت تحصیل کیتھل ضلع کرناٹ میں تادم ہجرت ۱۹۲۷ء تک
آباد رہے اور اب شہر حیدرآباد سندھ، لہور، یو الہ اور شیخوپورہ میں آباد ہے



نثار احمد

نذیر احمد

نیاز احمد

شمناد احمد وکیل احمد امیر احمد منیر احمد

انیس احمد

شبیر احمد

محمد آصف محمد زاہد

کفیل احمد

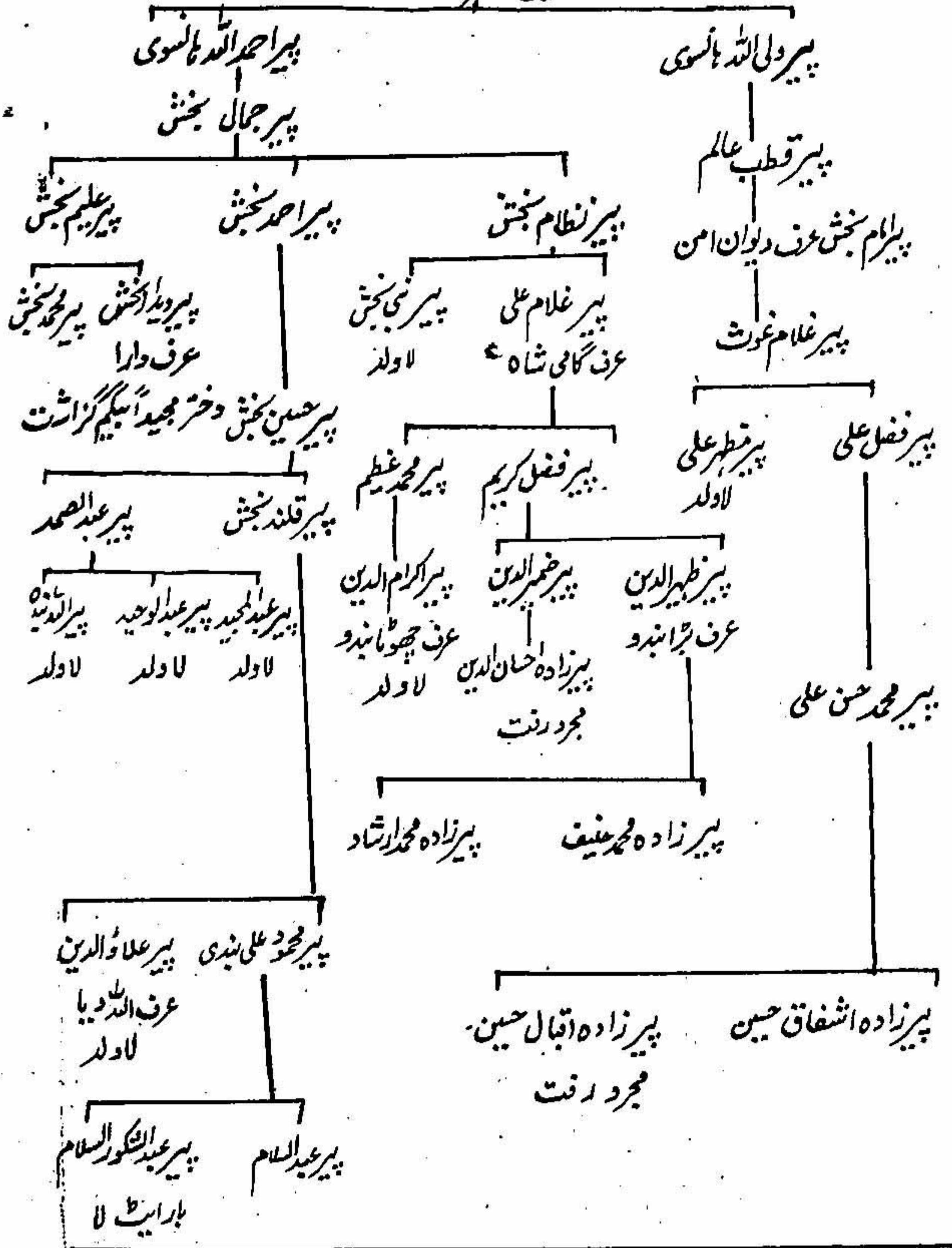
عقیل احمد

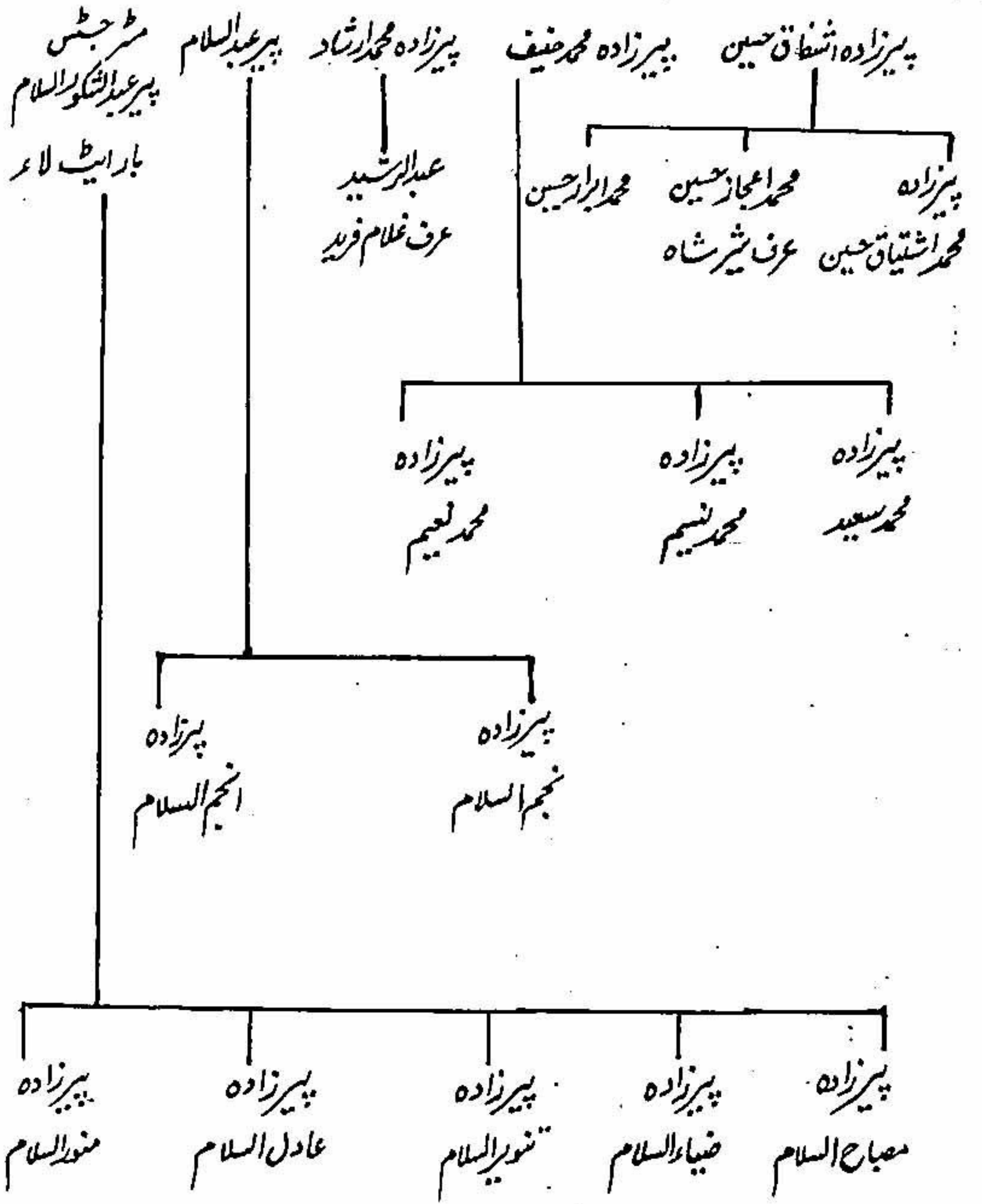
شکیل احمد

شیخ اشرف کی اولاد تادم ہجرت ۹۲۴ھ تک ہانسی ضلع حصار میں رہی اور شجاع آباد شہر ضلع ملتان۔ اوکاڑہ شہر ضلع ساہیوال اور لاہور ماڈل ٹاؤن میں آباد ہے۔

دیوان شیخ احمد ہانسی

شیخ اشرف ہانسی





وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله که دین جزو زمان میمنت فرجام ملفوظات مشاوری به

ملهات من
تصنیف حضرت قدوة
السالکین قطب الدین
جمال الهانسی

بیتزاده عیال الشکور السلام

ایل ایل - ایم دندن، ایل ایل - ایم دیپیل، بر سر ایل طیار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع میکنم بنام خدا که او بسیار مهربان و بخشنده است
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کہ وہ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ

حمد و سپاس مر خدا سے را کہ پروردگار عالمیان است و نیکی آخرت
سب تعریفیں اللہ کو ثابت ہیں جو پروردگار دو جہان کا ہے اور حسن آخرت

لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ

مر پرہیزگار انراست و رحمت حق تعالیٰ و سلامتی او بر فرستادہ او
متقیوں کے لئے ہے اور درود اور سلام نازل ہو جو

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ

کہ نامش محمد است و بر آل او و یاران او ہمہ اہل بعد پس
اسکے رسول مقبول پر کہ نام پاک جسکا محمد ہے اور انکی آل اور اصحاب کل پر بعد اسکے

فَإِنَّهُ الرِّسَالَةُ الْمُبْرَكَةُ مِنْ مَلَهَمَاتِ

ایں رسالہ البیت تبرکہ از ملہمات
واقع ہو کہ اس رسالہ متبرکہ میں ملہمات

مَوْلَانَا الشَّيْخِ الْأَجَدِّ الْأَمَامِ الْعَارِفِ

صاحب ما بندگان عمدہ تر پیشوائے شناسائے

حضرت شیخ کامل اور عارف واصل امام العارفین

بِاللَّهِ جَمَالِ الدِّينِ الْأَسْوَى رَحْمَةً

خداوند نام مبارکش جمال الدین احمد ہاشمی رحمت

شیخ جمال الدین احمد ہاشمی رحمت

اللَّهُ عَلَيْهِ ط قَالَ التَّوْبَةُ مَا حِيَ الْحَوْبَةَ وَلَهُ

خداوند تعالیٰ بروے کہ گفت او توبہ کردن از نواری محو کنندہ گناہ است

اللہ علیہ کے مندرج ہیں کہا شیخ صاحب نے کہ توبہ مٹانے والی گناہوں کی ہے

يَا أَحْمَدُ فِيكَ خَصَائِلٌ حَمِيدَةٌ وَخَصَائِلٌ ذَمِيمَةٌ

اے احمد در تو خصلت ہائے نیک و خصلت ہائے

اور نیز اے احمد تجھ میں خصائل حمیدہ بھی ہیں اور خصائل

فَأَحْفَظُ الْحَمِيدَةَ بِالطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

بدہستند نگہدار خصلت ہائے نیک را بطاعت با و بندگی با

ذمیرہ بھی پس خصائل حمیدہ کو طاعات اور عبادت سے

وَأَحْفَظُ الذَّمِيمَةَ بِالرِّيَاضَاتِ وَالْمَجَاهِدَاتِ

محو کن بدہستار بہ محنتیہا و کوششیہا

نقو ظ رکھ اور خصائل ذمیرہ کو ریاضات اور مجاہدات سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ مَجْمَعُ الطَّاعَاتِ

اے احمد نماز مفروضہ جائے جمع شدن طاعت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز مجمع طاعات

وَمَخْزَنُ الْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ

و مخزن عبادت ہاست اے احمد نماز

اور مخزن عبادات ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

كَالْجَسَدِ وَالْحَضُورُ كَالرُّوحِ وَكُلُّ صَلَاةٍ

ہم چوں تن الہیت و حضور ہی نماز ہم چوں جان اسیت و ہر نماز

نماز مثل جسم کے ہے اور حضوری مثل روح کے اور جس نماز میں حضور

لَيْسَ فِيهَا الْخَضُورُ كَالْجَسَدِ لَيْسَ فِيهَا الرُّوحُ

کہ نیت درو حضور مانند جسد لیت کہ نیت درو جان

نہیں وہ مثل اوس جسم کے ہے جس میں روح نہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ

اے احمد نماز بہترین عبادت ہاست

اور الہام ہوا کہ اے احمد نماز سب عبادتوں سے افضل ہے

وَمِفْتَاحُ السَّعَادَاتِ فَلَمْ يَقْمَرِهَا إِلَّا مُؤْمِنٌ

وکلید سعادت ہاست پس برپا نمیدار و اور مگر مؤمن

اور ہر سعادت کی کنجی ہے پس او انہیں کرتا اسکو مگر مؤمن

قَوِيٌّ وَمُسْلِمٌ تَقِيٌّ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ أَقْوَى الْكِرَامَاتِ

کہ اعتقاد قوی دارو مسلمان پر ہیزگار است اسے احمد بن قوی کرامات

قوی اور مسلم تقی اور الہام ہوا ہے احمد پر طہر کر امت

أَنْ يُوَفَّقَ الْعَبْدَ لَادَاءِ الصَّلَاةِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

آنت کہ توفیق یافتہ باشد بندہ عیبائے ادا کردن نماز اسے احمد

یہ ہے کہ بندہ کو ادائے نماز کی توفیق دیجائے اور الہام ہوا ہے احمد

أَحْضِرْ قَلْبَكَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى تَجِدَ

حاضر ار دل خود را در نماز تا بیابے

نماز میں دل کو حاضر رکھ تاکہ تجھے

لَذَّةَ الْمُنَاجَاةِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الْحُضُورُ

تولذت عاجزی بخدا اسے احمد حضور

لذت مناجات کی حاصل ہو الہام ہوا ہے احمد

فِي الصَّلَاةِ نُورٌ لِأَنَّ الصَّلَاةَ عَيْنٌ وَنُورٌ هَا

در نماز نورست چرا کہ نماز چشم است و نور او

نماز میں حضوری ہونا نور ہے کیونکہ نماز آنکھ ہے اور اسکا نور

حُضُورٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الصَّلَاةُ مَعَ الْحُضُورِ

حضورست اسے احمد نماز گزاردن با حضور

حضور ہے اور الہام ہوا ہے احمد نماز حضوری کے ساتھ

كَمُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الطُّورِ وَكَهٗ يَا اَحْمَدُ

بچھو موسیٰ است بروے سلام خدا در کوہ طور اے احمد

جیسے موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اور الہام ہوا کہ اے احمد

الصَّلَاةُ بِرَاحِضُوْرٍ وَذِهْنٍ كَالطَّعَامِ بِغَيْرِ

نماز بغیر حضور و ذہن مانند طعام ست کہ بے نمک

نماز بغیر حضور کے مثل اس طعام کے ہے جس میں نمک

مِلْحٍ وَذِهْنٍ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ كُلُّ صَلَاةٍ لَيْسَ

و بے روغن باشد اے احمد ہر نماز یکہ نسبت

اور روغن نہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نماز میں حضور نہیں

فِيهَا الْحَضُوْرُ كَالْقَبْرِ الْمَحْسُوْفِ ذَهَبَ

در او حضور مانند ماہیت پھنے گرتہ باشد کہ برود

وہ مثل اس چاند کے ہے کہ جس میں نور نہیں

عَنْ النُّوْرِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ حَضُوْرُ الْقَلْبِ فِي

ازو نور اے احمد حضور دل در

اور الہام ہوا کہ اے احمد حضور دل

الصَّلَاةِ نُوْرًا كَالْآيَاتِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا احَبَّ

نماز نور است ہم چوتھا نیہا اے احمد وقتے کہ دوست مے وارو

نماز میں نور ہے مثل آیات قرآنی کے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب دوست رکھتا ہے

اللَّهُ عَبْدًا وَفَقَّهُ لِلطَّاعَةِ وَإِذَا الْبُغْضُ

اللہ تعالیٰ بندہ را توفیق سے بختد مرا اور ابعیادت وقتیکہ غضب کند

اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو تو توفیق دیتا ہے اور سکو عبادت کی اور جب غضب کرتا ہے

اللَّهُ وَدَعَهُ فِي الْعِصْيَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

یا اللہ تعالیٰ میں اندازد اور اور معصیت اے احمد

اللہ کسی بندہ پر تو چھوڑتا ہے اور سکو گناہ اور معصیت پر اور الہام ہو کہ اے احمد

الذِّكْرُ حَلَاوَةً لِللسَّانِ وَرَاحَةً لِلجَنَانِ

ذکر اللہ تعالیٰ شیرینی زبانست و آرام ولست

ذکر اللہ تعالیٰ علاوت زبان سے اور راحت دل و جان سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ مَجْمَرُ الْقَوَادِرِ وَمُثَبِّتُ الْوُدَادِ

اے احمد ذکر مجمر و ہاست و ثابت کنندہ دوستی است

اور الہام ہو اے احمد ذکر بھٹی دلوں کی ہے اور ثابت کر نہیالادوستی کا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الذَّالِ وَالكَافِ وَالرَّاءِ

اے احمد لفظ ذکر اسے حرفست اول ذ روم ک ورا

اور الہام ہو اے احمد ذکر کے تین حرف ہیں ذال کاف رے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّكَاءِ وَالكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس ذال کنایت است از ذکار و کاف کنایت است از

پس ذال مراد ہے ذکار سے اور کاف مراد ہے

الْكِيَاْسَةِ وَالرَّاءِ عِبَارَةٌ عَنِ الرَّفَّةِ فَنَنْو

مانائی در کنایت است از رفت یعنی سوز دل

کیاست سے اور رے رفت سے پس جو شخص

ذَكَرَ الْمَوْلَى لَصَارَ ذِكْرَ الْقَلْبِ وَكَيْسِ النَّفْسِ

کیکہ یاد کند خدا بتعالی ہر آئینہ کرد و پاک دل و شکستہ نفس امارہ

ذکر مولیٰ مکر تائے وہ ذکی القلب اور کبئیں النفس

وَصَاحِبِ الرَّفَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا ذَكَرْتَهُ

و خداوند رفت اے احمد وقتیکہ یاد کنی ذات

اور صاحب رفت ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو اپنی ذات اور

نَفْسِكَ فَكَأَنَّكَ نَسِيتَ رَبَّكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خود را پس گویا کہ فراموش کردی رب خود را اے احمد

نفس کو یاد رکھے گا تو گویا اپنے رب کو فراموش کرے گا۔ اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ غَفَلَ عَنِ الذِّكْرِ فَقَدْ حَرَّمَ خَيْرًا وَلَهُ

کسے کہ غافل باشد از یاد خدا تعالیٰ پس تحقیق حرام کرد نیکی را بر خود

جو کوئی غافل ہو از ذکر خدا تعالیٰ سے اوسنے حرام کیا نیکی کو اپنے او پر اور

يَا أَحْمَدُ الزَّمِ الْعِبَادَاتِ مَنْ وَفَّقَ لَهُ الذِّكْرُ فَقَدْ

اے احمد لازم گیر عبادت ہا کیکہ توفیق دادہ شد با یاد خدا تعالیٰ پس

الہام ہوا کہ اے احمد لازم پیکر عبادت کو اور جو شخص توفیق دیا گیا ہے ذکر کے لئے پس تحقیق

فَقَدْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ الْكَرَامَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَى

پس دادہ شود بہترین بزرگی و کرامتہا اے احمد نیکی و خوبی

پس عطا کی گئی ہے اوسکو کرامت یعنی عبادت کی توفیق بڑی کرامت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ قَامَ فِي الْمَقَامِ فِي الْأَسْحَارِ فَاشْتَغَلَ

مہمے را کہ قائم باشد در جاے در سحر و مشغول باشد

خوشخبری ہے اوسکے لئے جو قائم ہوا کسی جگہ صبح کے وقت اور مشغول ہوا

بِالصَّلَاةِ وَالتَّلَاوَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَلَهُ يَا

نماز و خواندن قرآن و طلب مغفرت اے

نماز اور تلاوت اور استغفار میں اور الہام ہوا کہ اے

أَحْمَدُ رَبُّ قَرِيبٍ بَعِيدٍ وَرَبُّ بَعِيدٍ قَرِيبٌ

احمد بسیار نزدیکان دورند و بسیار دوران نزدیک

احمد بہت سے قریب بعید ہیں اور بہت سے بعید قریب ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ ذِكْرَانِ ذِكْرُ الْعَبْدِ

اے احمد ذکر دو ذکرانند ذکر بندہ

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر دو ہیں ایک ذکر بندہ کا

وَذِكْرُ الرَّبِّ ذِكْرُ الْعَبْدِ التَّوْبَةُ وَالْإِنَابَةُ

و ذکر رب ذکر بندہ توبہ از گناہاں کردن و امیدوار بودن

دوسرا ذکر رب کا بندہ کا ذکر توبہ اور انابت سے۔

۱۲
یہ ساری باتیں قرآن مجید میں لکھی ہیں اور انہیں غافل انجام میں درج فرمایا ہے۔

وَذِكْرُ الرَّبِّ الْقَبُولُ وَالْإِجَابَةُ وَلَهُ يَا

وَذِكْرُ رَبِّ أَنْكَ تَوْبَةُ قَبُولُ كُنْدُ وَاجَابَتُ قَرْمَايِدُ

اور رب کا ذکر قبول اور اجابت ہے

أَحْمَدًا طُوبَى لِمَنْ ذَكَرَ رَبَّهُ فِي جَوْفِ

اے احمد خوشی مر آن کے را کہ یاد کرد پروردگار خود را در وسط

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوش خبری ہے اس شخص کو جو ذکر کرے اپنے رب کا

اللَّيَالِي وَالْوَيْلُ عَلَى مَنْ بَاتَ فِي الْمَعْصِيَةِ

شبہا و خرابی بر آن کس کہ شب بگذارد بگناہاں

راتوں کو اور خرابی ہے او کے لئے جو رات کاٹے گناہوں میں

وَلَا يَبْرَأِي وَلَهُ أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

و بے باک باشد اے احمد طالب دنیا

اور نہ بیدواہ رکھے اوسکی الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

مَغْرُورٌ وَمَرْوَاتِلِبُ الْعَقْبِيِّ مَسْرُورٌ وَطَالِبُ

مغرور است و طالب آخرت خوشحال است

مغرور ہے و طالب عقبی کا مسرور ہے

الْمَوْلَى مَنْصُورٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و طالب خدا تعالیٰ سرفراز است اے احمد

اور طالب مولیٰ کا منصور ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا جَاهِلٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَى

طالب دنیا نادان ست و طالب عقبہ

طالب دنیا کا جاہل ہے اور طالب عقبہ کا

عَاقِلٌ وَطَالِبُ الْمَوْلَى كَامِلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دانا است و طالب خدا تعالیٰ کامل است اے احمد

عاقل ہے اور طالب مولیٰ کا کامل ہے اور الہام ہوا اے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا مَرْدُودٌ وَطَالِبُ

طالب دنیا مردود است و طالب

طالب دنیا کا مردود ہے اور طالب

الْعُقْبَى مَوْدُودٌ وَطَالِبُ الْمَوْلَى مَحْمُودٌ

عقبی دوست داشته شدہ و طالب خدا تعالیٰ ستودہ شدہ

عقبی کا مودود ہے اور طالب مولیٰ کا محمود ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَغْبُورٌ

اے احمد طالب دنیا زیاں کار است

اور الہام ہوا اے احمد طالب دنیا کا مغبور ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبَى مَيْمُونٌ وَطَالِبُ الْمَوْلَى

و طالب عقبہ مبارک کار است و طالب خدا تعالیٰ

اور طالب عقبہ کا مایمون ہے اور طالب مولیٰ کا

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مَا مَوْنٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَحْرُومٌ طَالِبُ

امین و اوه شدہ اے احمد طالب دنیا محروم است و طالب

ما مون ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا محروم ہے اور طالب

العُقْبَى مَرْحُومٌ لَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَخْذُولٌ

آخرت بخشنده شدہ اے احمد طالب دنیا مخذول است

عقبی کا مرحوم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا مخذول ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبَى مَخْذُولٌ وَمَوْلَاهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا

طالب عقبی یعنی آخرت بزرگ است اے احمد طالب دنیا

اور طالب عقبی کا مخذول ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا

هَالِكٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَى سَالِكٌ وَطَالِبُ الْمَوْتِ

ہلاک شوندہ است و طالب آخرت راہ راست روندہ و طالب خدا متعالی

ہلک ہے اور طالب عقبی کا سالک اور طالب موتی کا

مَالِكٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا سِيرٌ

مالک است اے احمد طالب دنیا پائے بند است

مالک ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا سیر ہے

طَالِبُ الْعُقْبَى بَصِيرٌ وَطَالِبُ الْمَوْتِ أَمِيرٌ

و طالب آخرت بینا است و طالب خدا متعالی امیر است

اور طالب عقبی کا بصیر ہے اور طالب موتی کا امیر ہے

۱۲

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا صَغِيرٌ وَطَالِبُ

اے احمد طالب دنیا خرد است و طالب

اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا صغیر ہے اور طالب

الْعُقْبَى كَبِيرٌ وَطَالِبُ الْمَوْلَى

آخرت بزرگ است و طالب خدا ستغالی

عقبی کا کبیر ہے اور طالب مولے کا

خَطِيرٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا ذَلِيلٌ

بزرگ تراست اے احمد طالب دنیا خوار

خطیر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب دنیا کا ذلیل ہے

وَطَالِبُ الْعُقْبَى جَلِيلٌ وَطَالِبُ

و طالب آخرت باکرامت و طالب

اور طالب عقبی کا جلیل ہے اور طالب

الْمَوْلَى خَلِيلٌ وَلَمْ يَأْتِ أَحْمَدُ طَالِبُ

خدا ستغالی دوست تراست اے احمد طالب

مولے کا خلیل ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْيَا دَنِيٌّ وَطَالِبُ الْعُقْبَى غَنِيٌّ

دنیا کمینہ است و طالب آخرت توانگر است

دنیا کا دنی اور طالب عقبی کا غنی ہے

وَطَالِبُ الْمُؤَلَّى سِنِّيُّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ

و طالب خداستعالی بزرگ است اے احمد طالب

اور طالب مولیٰ کا سنی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب

الدُّنْيَا لَيْمٌ وَطَالِبُ الْعُقْبِيِّ رِيْمٌ وَطَالِبُ

دنیا لامت کردہ شدہ و طالب آخرت مکرم است و طالب

دنیا کالیم ہے اور طالب عقبی کا کریم ہے اور طالب

المُؤَلَّى عَظِيمٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ تَارِكُ الدُّنْيَا

خداستعالیٰ معظم است اے احمد پرہیزگار ترک کنندہ دنیا

مولیٰ کا عظیم ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دنیا کو

لِلْعُقْبِيِّ وَالْعَارِفُ تَارِكُ الْعُقْبِيِّ لِلْمُؤَلَّى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

برائے آخرت و عارف ترک کنندہ آخرت برائے خداستعالیٰ است اور احمد

عقبی کے واسطے ترک کرتا ہے اور عارف عقبی کو مولیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور الہام ہوا

الزَّاهِدُ يَطْهَرُ ظَاهِرُهُ بِالْمَاءِ وَالْعَارِفُ يَطْهَرُ بَاطِنُهُ

پرہیزگار پاک میکند ظاہر بآب و عارف پاک کرتا ہے باطن اپنی کو

اے احمد زاہد پاک کرتا ہے ظاہر اپنی کو پانی سے اور عارف پاک کرتا ہے باطن اپنی کو

مِنَ الْهَوَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ يَغْسِلُ الْأَعْضَاءَ

از ہوا و کبر اے احمد پرہیزگار سے شوید دست و پائے

خواہشات نفسانی و شیطان سے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد دھو تا ہے اعضا کو

وَالْعَارِفُ يَرَى رَبَّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

وعارف نے بیند پروردگار زمین و آسمانرا اے احمد زاہد

اور عارف دیکھتا ہے رب الارض و السماء کو اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

يَقْطَعُ السَّبِيلَ وَالْعَارِفُ بَلَغَ الْمَنْزِلَ وَتَرَكَ الرَّحِيلَ

براہ سے رود و عارف بمنزل رسید و ترک سفر کرد

قطع کرتا ہے سبیل کو اور عارف منزل کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے زاد و رحیل کو

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ حُرْفَةُ الْعَارِفِ سِنَّةٌ أَشْيَاءٌ إِذَا

اے احمد ہمز عارف شش چیز است و تئیک

اور الہام ہوا کہ اے احمد پیشہ عارف کا چہ اشیاو میں جب

ذَكَرَ اللَّهُ إِفْتَخَرَ وَإِذَا ذَكَرَ نَفْسَهُ إِحْتَقَرَ

یاد کند خدا ہمز خوشی کند و وقتے کہ یاد کند نفس خود را حقیر

یاد الہی کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب نفس کو یاد کرتے تو او سکو حقیر جانتا ہے

وَإِذَا انْظَرَ فِي آيَاتِ اللَّهِ اعْتَبَرَ وَإِذَا هَمَّ

دیکار و اند و وقتیکہ بیند در آیات خدا استغالی یقین کند و وقتیکہ خواہش

اور جب آیات الہی دیکھتا ہے تو متبول کرتا ہے اور جب

بِعَصِيَّةٍ أَوْ شَهْوَةٍ أَنْزَجَرَ وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ

کند گناہ یا بہوت زخیر کند خود را و چون یاد کند خدا سے را

گناہ یا موکند وہ کرتا ہے تو نفس کو جھڑکتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے

اِسْتَبْشِرْ وَاِذَا ذَكَرْتَ نُوْبَهُ اسْتَغْفِرْ وَلَهُ

بشارت دہد خود را و چون یاد کند گناہان خود طلب مغفرت کند

تو خوشنود ہوتا ہے اور جب گناہوں کا خیال کرتا ہے تو استغفار کرتا ہے

يَا اَحْمَدُ الدَّارُ الدَّارُ اِسْرَانِ دَارِ الدُّنْيَا

اے احمد خانہ دو جہانہ است خانہ دنیا

اور الہام ہوا کہ اے احمد دار یعنی گہر دو ہیں ایک دنیا

وَدَارِ الْعُقْبَىٰ اَمَّا الدُّنْيَا وَطَالِبُهَا بَحِيْلٌ اَمَّا الْعُقْبَىٰ

و خانہ آخرت لیکن دنیا و طالب او بخیل لیکن آخرت

دوسرے عقبہ دار دنیا اور او کے طالب بخیل ہیں اور خانہ عقبہ

وَطَالِبُهَا قَلِيْلٌ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ مَطْلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ

و طالب او اندک است اے احمد خواہش عارفان

اور طالب اس کے قلیل ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد مطلوب عارفوں کا

مِنْ سُوَى الدَّارِيْنَ وَهُوَ الْمَوْلَى الْجَمِيْلُ وَلَهُ

و رائے دو جہاں است و ان اللہ است کہ بزرگ تراست اے

سوائے دارین کے ہے اور وہ مولی الجمیل ہے اور

الزَّاهِدُ صَاحِبُ الْمَجَاهِدَةِ وَالْعَارِفُ

احمد زاہد صاحب مجاہدہ و کوشش است و عارف

الہام ہوا کہ اے احمد زاہد صاحب مجاہدہ ہے اور عارف

صَاحِبُ الْمَشَاهِدَةِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

صاحب دیدار است اے احمد زاہد صبح و شام

صاحب مشاہدہ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

يَجَاهِدُ الْمَلُوفِينَ لِيُخْرِجَ عَنْ نَفْسِهِ الْعَارِفُ

کوشش میکند تا بر آید از نفس خود و عارف

طرح بطرح کی کوشش کرتا ہے کہ نفس کے ہاتھ سے چھوڑے اور عارف

خَرَجَ عَنْهُ وَلِيُشَاهِدَ جَمَالَ الْمَحْبُوبِ عَلَيَّ

برآمد از وہے پسند جمال محبوب را

اس سے گزر کر ہمیشہ جمال محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے

الدَّوَامِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ طُوبَىٰ لِمَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا

ہمیشہ اے احمد خوشی مراں کس را کہ ترک کرد دنیا را

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اس شخص کو کہ جس نے دنیا کو ترک کیا

وَشَغَلَ بِأَمْرِ الْمَوْلَىٰ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ وَالْوَيْلُ عَلَيَّ

و مشغول شد بامر خدا اے احمد و خرابی بر

اور مولیٰ کے حکم کی طرف مشغول ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد خرابی ہے اسکے لئے

مَنْ اشْتَغَلَ بِالدُّنْيَا وَغَفَلَ عَنِ اشْغَلِ

اں کس کہ مشغول بدینا و غافل شد از شغل

جو دنیا میں مشغول ہوا اور عقبا کے شغل سے غافل رہا

الْعُقْبَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ أَصْنَافٍ

آخرت اے احمد آدمیان — جنس اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد آدمی تین قسم کے ہیں

طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيرٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَى قَلِيلٌ

طالب دنیا بیشتر و طالب آخرت اندک

ایک طالب دنیا اور یہ کثیر ہیں دوسرے طالب عقبی اور یہ قلیل ہیں

وَطَالِبُ الْمَوْلَى أَقْلُّ الْقَلِيلِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و طالب خدا اندک تر اندک است اے احمد

تیسرے طالب مولیٰ یہ بہت ہی کم ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَوْلَى حَيٌّ لَا يَمُوتُ فَكَذَلِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ

خدا تعالیٰ زندہ است نہی میرد پس پیغمبریں اولیاء خدا

مولیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرنے کا ایسی ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں کبھی

لَا يَمُوتُونَ لِأَنَّ الْوَلِيَّ قَدْ حَيٌّ بِمَعْرِفَتِهِ

نہی میرد برائے آنکہ تحقیق ولی زندہ گشتہ است بمعرفت

نہیں مرنیکے کیونکہ ولی بسبب معرفت خدا کے زندہ ہوتے ہیں

الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْبَقَاءِ أَحْرَىٰ وَأَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مدا پس بہ بقا الیق و بہتندراست اے احمد

پس باقی رہنا ان کا ظاہر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْفِرَاقُ مَمَاتٌ وَالْوِصَالُ حَيَاتٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

جذائی از محبوب موت است و واصل شدن بدوست زندگانیست اے احمد
جذائی دوست سے موت تھی اور وصال دوست سے زندگانی ہی اور الہام ہوا کہ اے

مَطْلُوبُ الزَّاهِدِ عَقْبَاهُ وَمُحِبُّوبُ الْعَارِفِ

مطلوب زاہد آخرت اوست و محبوب عارف

احمد مطلوب زاہد کا عقبہ ہے اور محبوب عارف کا

مَوْلَاةٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ عَلَامَةُ الْعَارِفِينَ

خدا سے اوست اے احمد نشانی عارفین

موسے سے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشانیاں عارفوں کی

ثَلَاثَةٌ أَكَلَهُ كَأَكْلِ الْمَرْضِيِّ وَنَوْمُهُ كَنَوْمِ

سہ است خوردن اوچوں خوردن بیمار و خواب او بچو خواب

تین ہیں کھانا ان کا مثل مریضوں کے اور سونا انکا مثل

الْعَرَفِيِّ وَيَبْكُهُ كَبُكَاءِ الشُّكْلِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

عارفان و گریہ او بچو گریہ زن کہ پسرش مرد اے احمد

عارفوں کے اور رونا انکا مثل اس عورت کے جسکا لڑکا مر گیا ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَسَارِعَةُ إِلَى بَابِ الْمَوْلَى أَحْبَبًا

سرعت کردن بسوی در خداستغائے شایسته

جلدی کرنی خدا کے دروازے کی طرف شایسته

وَأَحَقُّ وَأَوْلَىٰ لَكَ يَا أَحْمَدُ بِابْلِ اللَّهِ مَفْتُوحٍ وَعَطَاءُ غَيْرِ

وبہتر و خوب تر است اے احمد در خدا تعالیٰ کشادہ است و بخشش او

اور خوب تر ہے اور الہام ہوا کہ اسی احمد دروازہ خدا تعالیٰ کا مفتوح ہے

مَمْنُوعٍ وَلَكَ يَا أَحْمَدُ بِابْلِ الْبَلَاءِ عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوحٍ

عام اے احمد در بلا بر عاشق کشادہ است

اور بخشش اسکی غیر ممنوع ہے اور الہام ہوا اسی احمد دروازہ بلا کا عاشق پر کھلا ہوا ہے

وَدَمٌ بِسَيْفِ الْعَشِقِ مَسْفُوحٌ وَلَكَ يَا أَحْمَدُ سَكِبَتِ دِمَاءُ

و خون او بشیخیر عشق ریختہ شدہ اے احمد ریختہ شد خون

اور خون عاشق کا تیغ عشق سے گرا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد خون

الْعَشَّاقِ بِسَيْفِ الْعَشِقِ وَالْإِسْتِثْيَاقِ وَلَكَ يَا أَحْمَدُ

عشاق بشیخیر عشق و استثنیاق اے احمد

عاشقوں کا عشق اور استثنیاق کی تلوار سے بہا پا گیا ہے اور الہام ہوا

الْعَاشِقُ مَضْبُوطٌ بِقَلْبِ الْفَوَادِ مَرْبُوطٌ بِحَبْلِ الْوَادِ لَكَ يَا أَحْمَدُ

عاشق ضبط کردہ شدہ است بلولہ دل و بستہ شدہ است بر سن دوستی اے احمد

کہ اسی احمد عاشق مضبوطی واسطے قلب دل کے اور بندھا ہوا ہے رسی محبت سے اور الہام

قَلْبُ الْعَشَّاقِ مَهِيْبٌ ذَوْقُ الْمَشَّاقِ يَا أَحْمَدُ الْعَشِقُ نَارٌ تَوْقِدُ حَبْلَ الْإِسْتِثْيَاقِ

دل و عشاق برانگیزندہ ذوق مشتاق است اسی احمد عشق نار سیت کہ فروختہ میشود بہریم استثنیاق

ہوا کہ اسی احمد قلب عاشقوں کا مشتاق کے ذوق کا اٹھانیوالا اور برانگیختہ کرنیوالا ہے اور الہام ہوا

وَتَحْرِقُ الْقُلُوبَ فِي صُدُورِ الْعَشَّاقِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

وہی سوز دہل ہارا در سینہ ہای عشاق اسے احمد

کہ ای احمد عشق ایک آگ ہے جو اشتیاق کی لکڑیوں سے سلگائی گئی ہے اور عاشقوں کی سینہ میں لوگو

أَنَا مِنْ أَهْوَى وَمَنْ أَهْوَى أَنَا نَحْنُ رُوحَانِ

من آنم کہ دوست می دارم کسی کہ او دوست دار و منم انا نحن دو جان اند کہ

جانی ہر اور الہام ہوا کہ امی احمد میں وہ ہوں جو کہ دوست رکھتا ہوں اور جو دوست رکھتا ہوں وہ میں ہوں

حَلَلْنَا بَدَنَنَا فَإِذَا الْبَصَرُ تَنَا ابْصِرْتَهُ وَإِذَا الْبَصَرُ تَهُ

در بدن ما فرود آندہ اند پس وقتیکہ دیدی تو ما را دیدی مرا اور او چون دیدی مرا اور ا

ہم دور و حین ہیں کہ حلول کیا ہر ہمیں اپنے بدن میں پس جو وقت دیکھتا ہوں تو ہم کو دیکھتا ہوں اور جو وقت دیکھتا ہوں

أَبْصِرْتَنَا وَالْعِشْقُ وَالْعَقْلُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي

دیدنی تو ما را و عشق و عقل جمع نئے شونہ در

دیکھتا ہے تو ہم کو اور عشق و عقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعِشْقِ

بہ یک دل زیرا کہ وقتی کہ بادشاہ عشق در حالیکہ ضابط

جب سلطان عشق ضبط اور قدرت کے

ضَابِطًا مُقْتَدِرًا فَقَدْ فَرَّ الْعَقْلُ مِنْهَا مَا

و مقتدر باشد پس تحقیق بگریزد و عقل او قناتان حنیزان

ساتھ آتا ہے تو عقل غائب و غاسر ہو کر اور بچھین کر

مَتَوَارٍ يَا وَلِيَّهٗ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ ابْتَكَرَ بِأَنْوَاعِ

اے احمد کسیک عاشق شد پس تحقیق گرفتار شد در بلا ہائے

بہاگتی ہے اور الہام ہوا ای احمد جو شخص عاشق ہوا پس وہ طرح طرح کی

الْبَلَاءِ وَرَبَطَ بِحَبْلِ الْمَشَقَّةِ وَالْعِنَاءِ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ

گوناگون و بستہ شد در رسن مشقت و رنج اے احمد

بلاؤ نہیں مبتلا ہوا اور مشقت و عناء کی رسی میں جکڑا گیا اور الہام ہوا کہ ای احمد

مَنْ عَشِقَ فَقَدِ هَجَرَ عَنِ الرَّاحَاتِ وَالْقِي فِي حَبِ

کسی کہ عاشق شد پس تحقیق جدا شد از راحت ہا و انداختہ شد در الفت

جو عاشق ہوا جدا ہوا راحتوں سے اور ڈالا گیا بلاؤں کے عشق

وَالْيَتَاتِ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ اقْرَنَ

بلا ہا و مشقتہا اے احمد کسیک عاشق شد پس تحقیق نزدیک شد

ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد جو عاشق ہوا نزدیک ہوا

بِالْغَمِّ وَمَلَأَ صَدْرَهُ بِالْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ

غم و پر شد سینہ او بہ بیستاری و اندوہ اے احمد

غم سے اور بھرا سینہ اسکا کرب اور ہم سے اور الہام ہوا کہ ای احمد

الْعِشْقُ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الْعَيْنُ وَالسِّينُ وَالْقَافُ

عشق ۳ حروف اند عین و شین و قاف

عشق کے تین حرف ہیں عین شین قاف

وَالْعَيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْعِنَاءِ وَالشِّينُ عِبَارَةٌ عَنِ الشَّدَاةِ

و عین کنایت است از سنج و شین کنایت است از سختی

عین عبارت ہے عینا یعنی رنج سے اور شین عبارت ہے شدت یعنی

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقَرَارِ فَجَبِعَتْ هَذِهِ الثَّلَاثَةُ

وقاف کنایت است از خستگی پس جمع کردہ شدہ این سہ حرف و

سختی سے اور قاف عبارت ہے قرح یعنی خستگی سے یہ تینوں جمع کئے گئے اور

سَمِيَتْ عَشَقًا فَمِنْ عَشِقٍ صَارَ جِسْدًا كُلُّ عِنَاءٍ

نامیدہ شد بعشق پس ہر کہ عاشق شد گشت بدن او ہمہ برنج

عشق نام رکھا گیا پس جو شخص عاشق ہوتا ہے اسکا جسم تمام رنج

وَسِدَاةٍ وَقَرَحٍ وَقَلْبٌ بِغَلَبَاتٍ الْمُحِبَّةِ فَرِحًا وَكَلَهُ

و سختی و خستگی و دل او بعلہا سے محبت شاد

اور سختی اور خستگی سے مضرور ہوتا ہے اور قلب اسکا بسبب غلبات محبت کی

يَا أَحْمَدُ مَنْ وَصَلَ إِلَى حَضْرَةِ الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْتَّجِيلِ

اے احمد کیسے پیوست سوی درگاہ خدا پس او بزرگی و

سرور ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اصل بطرف حضرت مولیٰ ہے وہ بزرگی

وَالْأَكْرَامِ أُولَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مِنَ الْفَصْلِ فَقَدِ

اکرام لائق ست اے احمد کیسے جدا شد پس تحقیق

اور اکرام کیواسطے بہتر اور اولیٰ ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو جدا ہوا یعنی ماسوا حق سے

اتَّصَلَ وَوَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَيْفَ نَرَى الْمَرِيضَ إِذَا مَنَعَ

پیوستہ شد اے احمد چگونه پاک شود بیمار وقتی کہ منع کند

واصل ہوا یعنی حق سے اور الہام ہوا کہ ای احمد کس طرح پاک ہوے مریض جبکہ

الطَّيِّبُ وَكَيْفَ يَعِيشُ الْمَحِبُّ إِذَا هَجَرَ مِنَ الْحَبِيبِ

طیب و چگونه عیش کند عاشق و قتیکہ جدا شد از معشوق

ممانعت کرے طیب اور کیسے عیش کرے محب جبکہ جدا ہو حبیب سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ وَكَيْفَ يَعِيشُ الْخَوْفُ فِي النَّيْرَانِ وَكَيْفَ

اے احمد و چگونه عیش کند ماری در آتش و چگونه

اور الہام ہوا کہ اے احمد کس طرح عیش کرے پھلی آگ میں اور کیسے

يَجِيرُ الْمَهْجُورَ فِي الْهَجْرَانِ وَكَيْفَ يَسْكُنُ الْمَشْتَاقُ

صبر کند مہجور در جدائی و چگونه قرار گیرد مشتاق

صبر کرے مہجور جدائی میں اور کس طرح قرار پکڑے مشتاق اشتیاق میں

فِي الْأَشْتِيَاقِ وَكَيْفَ يَعِيشُ الْعَشَّاقُ إِلَى الْفِرَاقِ

در اشتیاق و چگونه زندگانی کند عشاق در فراق

اور کیسے زندگانی کرے عاشق طرف فراق کے

فَإِنَّ الْعَشَّاقَ لَيْسَ لَهُمْ قَرَارٌ وَلَا كَيْفَ يَكُنُ الْمَجْنُونُ

پس بد رستی کہ عاشق نیست مراور اقرار روز و شب بھو مجنون

کیونکہ عاشق رات دن بے قرار ہے مثل مجنون کے

مِنْ فِرَاقِ لَيْلِي وَكَهْ يَا أَحْمَدُ فِرَاقِ الْمَحْبُوبِ سَمِّمْ

از فراق لیلی اے احمد جدائی محبوب زہرست

فراق لیلی سے الہام ہوا کہ اے احمد جدائی محبوب کی تم ہے

وَوَصَالَهُ تَرْيَاقٌ بَلْ حَيَوَةُ الْعَاشِقِ وَوَصْلُ وَمَوْتُهُ

و ملاقات اور تریاق ست بلکہ حیات عاشق وصال است و موت اور

اور وصال اسکا تریاق ہے بلکہ زندگی عاشق کی وصل ہے اور موت

فِرَاقٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ مُفْلِقُ الْعُقْلَاءِ وَ

فراق اے احمد عشق بے چین کنندہ عاقلانت

اسکی فراق ہے اے احمد عشق بے قرار کرنے والا عاشقوں کا ہے

مُهَيِّجُ الشَّدَاةِ وَالْبَلَاءِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ

وہمہ پانکنده شدت و بلاست اے احمد عشق

اور ہر آنکھ کھٹنے والا شدت اور بلا کا ہے۔ الہام ہوا کہ اے احمد عشق

مُزِعُ الْأَوْطَانَ وَمُخْرِبُ الْبُيُوتِ وَالْأَوْطَانَ

دور کنندہ وطن ہا و خراب کند خانہا است و وطنہا

اوکھاڑنے والا وطنوں کا ہے اور خراب کرنے والا مکانوں کا ہے

وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الشُّوقُ شَوْقَانِ شَوْقِ الْعَوَامِ وَشَوْقِ الْخَوَاصِ

اے احمد شوق شوق اند شوق عوام و شوق خاص

الہام ہوا کہ اے احمد شوق دو ہیں ایک عوام کا اور دوسرا خاص کا

فَشَوْقُ الْعَوَامِ إِلَى الْكُورِ وَالْقَصُورِ شَوْقُ الْخَوَاصِ

پس شوق عوام بہ حود و قصور است و شوق خواص

عوام کا شوق حود قصور کے لئے ہے اور خاص کا شوق

إِلَى الرَّبِّ الْغَفُورِ يَا أَحْمَدُ الْعِشْقُ دَاءُ عَضَالٍ

ہے اور دگر یکہ بخشندہ است اے احمد عشق درد بے دوا

رب غفور کے لئے ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد درد لا دوا ہے

لَا لِلْمَعَالِجِ فِيهَا مَجَالٌ لِأَنَّ الْبُرْءَ مِنْهَا مَحَالٌ وَلَهُ

نیت طبیب دران قدرت برائے آنکہ صحت ازان محال است

معالج کا اس میں تنگ قافیہ ہے کیونکہ اس سے نامکن شفا ہے

يَا أَحْمَدُ السَّمْعُ يَجْرِكُ قُلُوبَ الْمُسْتَمِعِينَ وَيُوقِدُ

اے احمد شنیدن سرود جنبش آورد لہاے سامعین را و برے افروزد

اے احمد سماع سامعین کے دلوں کو حرکت میں لاتا ہے

نَارَ الشَّوْقِ فِي صُدُورِ الْمُشْتَاقِينَ الْمُسْتَمِعِ مَا كَانَ

آتش شوق در سینہ ہا و مشتاقان شنوندہ سرود آن

اور مشتاقین کے سینوں میں آتش شوق بھڑکاتا ہے مستمع اسکا وہ ہے

قَلْبُهُ حَيًّا وَيَدَانَهُ مَيِّتًا السَّمْعُ مَوْنِسُ الْمُشْتَاقِينَ

باشد کہ شود دل اور زندہ و بدن او مردہ شنیدن سرود انس دہندہ شتاقانست

جس کا دل زندہ ہو اور تن مردہ ہو سماع مونس مشتاقوں کا ہے

وَدَاعِبُهُمْ إِلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّمَاءُ يَدْعُو

وخوانندہ انہا بسوے پروردگار عالمیان شنیدن سرود شیطلب

اور ان کو رب العالمین کی طرف بلا تا ہے

أَهْلًا إِلَىٰ الْمَوْلَىٰ وَالسَّمَاءُ أَجْدًا رَأَوٰهُ

اہل سرود را سوے خدا و شنیدن سرود لایق تراست بہتر

اور اہل کو بلائے والا بجانب مولیٰ ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّوْتُ صَوْتَانِ صَوْتٌ يَدْعُو

اے احمد آواز دو آوازست آوازے کہ مے طلبد

اے احمد آواز دو ہیں ایک وہ جو باطل کی طرف بلا تا ہے

إِلَىٰ الْبَاطِلِ وَصَوْتٌ يَدْعُو إِلَىٰ الْحَقِّ فَأَلَّا قَوْلُ

بسوے باطل و آوازے کہ مے طلبد بسوے حق پس اول

اور دوسرا وہ جو حق کی طرف طلب کرتا ہے

مُخْتَارِ الْمُبْطِلِينَ وَالثَّانِي مُخْتَارِ الْمُحَقِّقِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

مختار دروغ یاست و دوم مختار استکارانت اے احمد

اول مختار مبطلین ہے اور ثانی مختار محققین ہے اے احمد

الصَّبْرُ أَمْرٌ لَا يَصْبِرُ عَلَىٰ شِدَائِدِ الدُّنْيَا إِلَّا الصَّاحِبُ

صبر بسیار تلخ است بر سختیہاے دنیا مگر خداوند

صبر نہایت تلخ ہے سوائے صاحب

التَّسْلِيمِ وَالرِّضَاءِ وَالصَّبْرِ مِنَ الْمَصِيبَةِ أَقْوَى

تواضع ورضا و صبر کردن از مصیبت بہتر است

تسلیم و رضا کے اور کوئی دنیا کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتا ہے۔ اور

فِي الطَّاعَاتِ وَأُولَىٰ وَاجِرَىٰ لِلْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

در طاعت ہا و اولی تر و لائق تر است مر عبادت ہا سے احمد

صبر مصیبت سے اقوی طاعت میں اور لائق و بہتر ہے عبادت میں اے احمد

أَصْحَابُ النُّفُوسِ أَمْوَاتٌ وَأَرْبَابُ الْقُلُوبِ أَحْيَاءُ

یاران خواہش و حرص مردہ اند و صاحب دل ہا زندہ اند

اصحاب نفس مردہ ہیں اور ارباب قلوب زندہ ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَصْحَابُ النُّفُوسِ قَدْ انْفَصَلُوا

اے احمد یاران حرص از تحقیق جدا شدہ اند

اے احمد نفس پرور اوسکی درگاہ سے جدے اور منفصل ہیں

أَرْبَابُ الْقُلُوبِ قَدْ انْصَلُوا أَوْلَىٰ يَا أَحْمَدُ

صاحب دل ہا تحقیق پیوستہ اند اے احمد

اور ارباب قلوب ملے ہوئے اور متصل ہیں اے احمد

أَصْحَابُ النُّفُوسِ حِينَ مَوَاوِئِهِمْ أَرْبَابُ الْقُلُوبِ

یاران نفسہا دور ماندند از رحمت حق و صاحب دلہا

نفس دوست دور رہے ہوئے ہیں اور اہل دل رحم کے گئے

سَخَطَ الرَّبِّ فِي رِضَاءِ النَّفْسِ وَكَمَا يَا أَحْمَدُ

وسخنی خدا در راضی بودن بانفس اے احمد

خدا کے نفس کے راضی رکھنے میں ہے اے احمد

قَهْرَ النَّفْسِ أَشَدُّ عَلَى الْمُرِيدِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمُرِيدِ

قہر نفس سخت تر است بر مرید از شیطان رائدہ شدہ

غلبہ نفس کا مرید پر اشد ہے شیطان مرید سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَلْبٌ لِنَفْسِ عَقُورٍ وَالْخَلْقُ مِنْهُ

اے احمد سگ نفس گزندہ است وخلق ازو

اے احمد نفس کتاب اولایے اور خلق کو اوس سے

نَفُوسٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَبْرِي النَّاسَ

گریزانت اے احمد بہترین آدمیاں کسے است کہ گریاں در ا

بھاگنا اچھا ہے اے احمد بہتر وہ شخص ہے جو آدمیوں کو رولادے

وَيُشِّرُ النَّاسَ مَنْ يَضِيكُ وَالنَّاسُ لَهُ يَا أَحْمَدُ النَّاسُ كُلُّهُمْ

آدمیاں تراو بدترین آدمیاں کسے است کہ بخندہ دارد آدمیاں انہا

اور بدتر وہ ہے جو انکو ہینادے اے احمد تمام آدمی

أَمْوَاتٌ إِلَّا الَّذِينَ اشْتَغَلُوا بِرَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ

مردہ اند مگر آناند مشغول اند بہ پروردگار زمین و آسمان

مردہ ہیں گروہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول میں زندہ ہیں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ حِكْمَةُ النَّفْسِ مَضْرُوبَةٌ وَإِطَاعَتُهُمَا مَعْرُوفَةٌ

اے احمد صحبت نفس زیانست و پیروی عیبست

اے احمد صحبت نفس کی مضر ہے اور اطاعت اوسکی بیخ ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ اطَاعَهَا

اے احمد ہر کہ نافرمانی نفس کند پس اومرو: است و ہر کہ

اے احمد جو نافرمانی نفس کی کرے وہ مرد ہے اور جو مطیع نفس ہو

فَهُوَ رَجُلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِلرُّجُلِ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفٌ

پیروی او کند پس او مرکب است اے احمد مرانام رجل سه حروفست

وہ ہیجڑا ہے اے احمد رجل کے تین حرف ہیں

الرَّاءُ وَالْجِيمُ وَاللَّامُ فَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّيَاضَةِ

را و جیم و لام پس رکنایت است از ریاضت

رے جیم لام رے سے مراد ریاضت ہے

وَالْجِيمُ عِبَارَةٌ عَنِ الْجُودِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ الزُّورِ

و جیم کنایت است از سخاوت و لام کنایت است از لزوم اعمال نیک

اور جیم سے جود اور لام سے لازم پکڑنا اعمال حسنہ کا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ رَضِيَ نَفْسَهُ بِالْمَجَاهِدَةِ وَجَادٍ

اے احمد کے کہ راضی شد نفس او بکوشش طاعت بخش کرد

اے احمد جس شخص نے راضی کیا مجاہدہ پر اور جو کچھ بلا او سکو

بِمَا وَجَدَ مِنَ الْمَالِ وَلَمْ يَدُخْ شَيْئًا وَلِزِمَ عِبَادَةَ

پچھن کر کیا یافت۔ اذمال جمع نکر و چیزے۔ ولازم کر و عبادت

راہ خدا میں تقسیم کیا اور جمع نہ کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو

الْمَوْلَى مَا دَامَ حَيًّا فَهُوَ مِنَ الرِّجَالِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خدا تعالیٰ تا وقتیکہ زندہ است پس او از مردانہ الفت۔ اے احمد

زندگی بھر لازم پکڑا وہ اصل مراد ہے۔ اے احمد

الْوَرَقِ الْأَبْيَضِ وَالذَّهَبِ الْأَحْمَرَ إِذَا الْمَرِيْتُفَعُ بِهِمَا

ورق سپید و زر سرخ۔ وقتیکہ نفع گرفتہ شود ازاں ہر دو

چاندی جس وقت اس سے کوئی نفع نہ اٹھایا جاوے

فَعَدَّهَا كَالْحَجَرِ لَهْ يَا أَحْمَدُ الذَّهَبِ الْفِضَّةَ كَالْحَجَرَيْنِ فَعِنْدَ الْحَقِيقِينَ

پس بٹھرا ہوا یا بٹھرا سنگ اے احمد زر و نقرہ مانند دو سنگ ہستند پس نزد

تو دونوں کو پتھر سمجھنا چاہئے اور الہام ہوا کہ اے احمد سونا چاندی مثل پتھروں کے ہیں

لِأَقِيمَةَ لِهَذَا مِنْ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ كَانَ

ایں ہر دو قیمت نہ دارند اے احمد۔ ہر کہ باشد

کے نزدیک انکی کچھ قدر و قیمت نہیں اے احمد جس کا پیٹ

شَبَعَانَ فَهُوَ يَقْطَعُ سَفْرَ الدُّنْيَا

شکمیر۔ پس او بسرے ہر سفر۔ دنیا

بہرہرا ہوا ہے وہ سفر دنیا کا قطع کرتا ہے

وَمَنْ كَانَ جَائِعًا فَهُوَ يَقْطَعُ سَفْرَ الْعَقْبِيِّ فَالشَّبَعِ

وہر کہ باشد گرسند پس اول برے بر سفر آخرت پس سیری

اور جو بھوکا ہوتا ہے وہ سفر عقبی کا طے کرتا ہے شکم سیری

زَادَ الْأُولَىٰ وَاجْتَمَعَ عَزَادُ الثَّانِي فَمِنْ أَقْلٍ مِّنَ

توشہ اول است یعنی دنیا و گرسنگی توشہ دوم است یعنی آخرت پس کسیک

دنیا کا توشہ ہے اور گرسنگی آخرت کا توشہ ہے جو کم کھاتا ہے اسکی سب میں

الطَّعَامِ يَغْنَزِي بَيْنَ الْأَنَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الطَّعَامُ

کم خورد از طعام با عزت گردو میاں آدمیاں اے احمد طعام

عزت ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

طَعَامَانِ طَعَامُ النَّفْسِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ فَطَعَامُ

دو طعام است یکے طعام نفس است و دوم طعام دل است پس طعام

ایک نفس کا کھانا ہے دوسرا قلب کا کھانا ہے نفس کا کھانا وہ ہے

النَّفْسِ هُوَ يَطْبَعُ مِنَ الْمَاكُولَاتِ وَطَعَامُ الْقَلْبِ

نفس آن چیز است کہ مے پزند از خوردنیہا و طعام دل

جو پکا یا جاتا ہے کھانے کے چیزوں میں سے اور قلب کی خوش خالق کا ذکر

وَهُوَ ذِكْرُ خَالِقِ الْمَخْلُوقَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اطَّعَامُ

آن یاد کردن پیدا کنندہ خالق است ای احمد طعام خوردان دن

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کھلانا

الطَّعَامُ مِنْ شِيمِ الْكِرَامِ وَالْبُخْلُ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ

از خوبی بزرگان است و بخیلی از دادن طعام

بزرگوں کی خصلت ہے اور کھانا نہ کھلانا کنجوسوں کی

عَادَاتِ النَّعَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ التَّوَكُّلُ كُلُّ تَرَكُّ

از خوبی نسیم است اے احمد توکل کردن ترک طلب

عادت ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد توکل رزق کی طلب

طَلِبِ الرِّزْقِ وَالتَّوَكُّلُ كُلُّ مَحْضٍ لَا يَبَارِ التَّوَكُّلُ كَمَالُ الدِّينِ وَ

رزق است توکل عین ایمان است توکل کمال دین است

چھوڑنے کو کہتے ہیں اور توکل عین ایمان ہے اور توکل کمال دین ہے

التَّوَكُّلُ مِنَ الْأَقْوِيَاءِ التَّوَكُّلُ كُلُّ خِصْلَةٍ الْأَنْبِيَاءِ وَلَهُ

توکل کار قوی مردان است توکل خوی پیمانبران است

توکل بڑے لوگوں کا کام ہے اور توکل انبیاء کی خصلت ہے

يَا أَحْمَدُ الْيَقِينُ يَتَوَلَّدُ مِنَ كَمَالِ الْإِسْلَامِ الْيَقِينُ

اے احمد یقین پیدا میشود از کمال اسلام یقین

اور الہام ہوا کہ اے احمد یقین کمال اسلام سے پیدا ہوتا ہے یقین

الْإِسْتِقْرَارُ لَيْسَ فِيهِ إِضْطِرٌّ إِلَّا التَّوَكُّلُ كُلُّ قَطْعِ

طلب قرار است نباشد واران بے تدراری توکل بر دین

استقرار کہتے ہیں اس میں اضطراب نہیں ہوتا ہے اور توکل قطع کرنا

الْأَسْبَابِ مَعَ إِطْمِينَانِ الْقَلْبِ بِغَيْرِ التَّرَدُّدِ وَكَهْ

اسباب با ترار دل است بے تردد

اسباب کا ہے مع اطمینان دل کے بغیر تردد کے اور الہام

يَا أَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ الْقِسْرَةَ عَطَىٰ اللّٰهَ يَا أَحْمَدُ

اے احمد کسکے ترک کند پوست رادادہ شود اور امضراے احمد

ہوا کہ اے احمد جو چھلکے کو چھوڑتا ہے اسکو منزا اور لب عطا کیا جاتا ہے اور الہام

إِيَّاكَ وَالْعَجَبُ فَإِنَّهُ يَحْبِطُ الْأَعْمَالُ وَبِهِكَ الرِّجَالُ

بازدار خود را از تکبر پس تحقیق اومی اندازد عملہارا و ہلاک میکند مردم را

ہوا کہ اے احمد خبردار عجب نکرنا کیونکہ یہہ اعمال کو فاسد اور باطل کر دیتا ہے اور آدمیوں کو ہلاک

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الطَّاعَةُ لِلرِّجَالِ زِينٌ وَالْعَجَبُ فِي الْعِبَادَةِ

اے احمد عبادت کردن مردم را بہتر است و تکبر و پندار در عبادت

کردنیتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بندگی آدمی کے واسطے زیبائش اور عجب عبادت

سَيِّئٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ السَّخَاوَةُ مِنْ سَيِّئِ

ہدایت اے احمد سخاوت کردن از خصلتہاے

برائے اور الہام ہوا کہ اے احمد سخاوت انبیار کی خصلت ہے پس خوشخبری ہو

الْأَنْبِيَاءِ فَطَوْبِي لِمَرَّةٍ الْأَسْحَابِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ السَّخِي

ہے پیغامبرانست پس خوشخبری است مرگروہ سخاوت کنندگان را اے احمد سننے

سخاوت والوں کو اور الہام ہوا کہ اے احمد سخی

يَا نَبِيَّ بِخَصْلَةِ النَّبِيِّ وَيَعْرِفُ وَيَشْتَهَرُ بِالْفِعْلِ الْمُرْتَضَى

مے آید بخصلت پیغمبر و معروف و بشہور میگرد و بفعل شایسته

نبی کے خصلت کے طرف آتا ہے اور اس فعل شایستہ کے ساتھ معروف مشہور ہوتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْجُودُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْحَجِيمِ وَالْوَاوُ وَالذَّالُ الْفَاجِيمِ

اے احمد جود تہ حرف است حیم و واو و ذال ہیں اور واو اور ذال پس حیم

اور الہام ہوا کہ اے احمد جود کے تین حرف ہیں حیم سے جلالت

عِبَارَةٌ عَنِ الْجَلَالَةِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوِلَايَةِ وَ

عبارت است از بزرگی و واو کنایت است از ولایت و

مراوے اور واو سے ولایت ہے اور

وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الدَّرَجَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْإِنِّالُ

ذال کنایت است از درجہ بلند اے احمد

ذال سے درجہ اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَقْصُودُ بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ بِلِإِنِّالٍ بِقَضَاءِ

یکے بمقصود بزیادتی نماز گزاردن و روزہ داشتن بکہ میرسد با د اے

انسان نماز اور روزہ کی کثرت سے مقصود کو نہیں پہنچتا بلکہ لوگوں کے

حَوَائِجِ الْإِنَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبِخْلُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْبَاءِ

احتیاج آدمیان اے احمد بخل را تہ حرف ست اول باء

کار برابی سے مطلب کو پہنچتا ہے اور الہام کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں

وَالْحَاءُ وَاللَّامُ فَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَيْدِ وَالْحَاءُ

دوم خا سوم لام پس باکنایت است از کند ذہن و منا

خے اور لام بے سے مراد ہے

عِبَارَةٌ عَنِ الْخِذْلَانِ وَاللَّامُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوُجُومِ وَكَهْ

کنایت است از خوار و شرم سار و لام کنایت است از ملامت

مراد خندان ہے اور لام سے عبارت لوم و ملامت ہے اور

يَا أَحْمَدَ الْبَخْلُ نَسْرًا خِصْلًا فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

اے احمد بخل بدترین خصلت ہا است در زنان و مردان

الہام ہوا کہ اے احمد بخل بہت بری خصلت ہے عورت میں ہو خواہ مرد میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَخِيلُ يَدٌ وَيَهْجَى وَالسَّخِي يَمْدَحُ

اے احمد بخیل بدنام و ہجو کردہ ہے شود و سخنی مدح

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل کی ہجو اور مذمت ہوتی اور سخنی کی مدح

وَيَعْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدَ وَأَعْطِ الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ فَذَلِكَ

و جبرگی دادہ ہے شود اے احمد بدہ اندک و بسیار پس ہیں

اور صفت اور الہام ہوا کہ اے احمد تقویٰ بہت جو کچھ ہو غیرت کر اور سخاوت

لَكَ وَإِنَّ الْقَلِيلَ مِنَ السَّخَاوَةِ فَوْقَ الْكَثِيرِ لَهِيَ يَا أَحْمَدُ

متراست و تحقیق اندک از سخاوت بالائے آسمان است اے احمد

کر کیونکہ یہ تیرے کام آویگا اور تحقیق تقویٰ سخاوت بھی آسمان سے اونچی ہے اور الہام ہوا

وَأَنَّ السَّخَاوَةَ حَصْلَةُ نَبْوِيَةٍ فَتَمَثَّلُوا أَنَّ السَّخِيَّ بِمَالِكٍ وَكَأَنَّ

و بدستی کہ سخاوت خصلت نبوی است پس تمثیل کنید بدستی کہ سخی بچہ چیز مالک

سخاوت خصلت نبوی ہے اسکو اختیار کرو اور الہام ہوا

يَا أَحْمَدَ الْبَخْلَ نَارُ قَدْ وَتَجْرِقُ وَالْحَيُّ نَوْسًا يَبْرِقُ

شداے احمد بخل اتشی است فروختہ شود و بیوز اند وجود نوریت کہ مے تابد

کہ اے احمد بخل ایک آگ ہے جو بھڑکانی جاتی ہے اور جلائی ہے اور جو با یک نور ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَخْلُ مَرٌّ كَالْحَنْظَلِ بَيْدَا لَشَرِّهِ وَالْحَيُّ دَا

اے احمد بخل تلخ است چوں حنظل پیست بد مردان و

جو تابان ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کر ہوا ہے مثل حنظل کے شربیدوں کے ہاتھ میں

وَمَا دَفِي كِفَا الْبَرِّ أَرُوْلَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَخْلُ صَغِيرٌ

سخاوت گلی ست در کف دست پا کان اے احمد بخیل خیر است نرد آرمیاں

اور جو دور ہے ابراروں کی تمثیلی میں اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل حقیر ہے آدمیوں

عِنْدَ النَّاسِ أَنْكَارٌ كَبِيرٌ وَالسَّخِيُّ كَبِيرٌ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا

اگرچہ باشد بزرگ و سخی بزرگ است نزد خدا ستعالی اگرچہ باشد حقیر

کے نزدیک اگرچہ بہتر ہو اور سخی کبیر ہے اللہ کے نزدیک اگرچہ صغیر ہو آدمیوں کے

عِنْدَ النَّاسِ لَهُ يَا أَحْمَدَ الْبَخْلُ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ الْبَاءُ

نزد مردمان اے احمد بخل — حرف است یا

نزدیک اور الہام ہوا کہ اے احمد بخل کے تین حرف ہیں بے

وَإِنَّمَا وَاللَّامِ فَاَلْبَاءُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ وَالْخَاءُ خَالٍ مِنَ

و خا و لام پس با بعید از خدا ستقائے و خا خالی

اورنے اور لام بے سے بعید ہے اللہ سے اورنے سے خالی ہے

الْخَيْرَاتِ وَاللَّامُ لِيُؤْمِرَ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

از خیرات و لام ملامت کردہ شدہ میان آدمیاں اے احمد

خیرات سے اور لام سے لیئم لوگوں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْحَرَّاءُ كَمَا يَسْتَبِعُ بِمَا آتَى وَيَطْلُبُ الْكُتُومَ يَا قَضِي

حرص کنندہ سیر نشود بچیزیکہ میرسد اور او طلب کند زیادہ ازاں کہ حاجت بر کرد

حرصین قناعت اسپر نہیں کرتا جو اسکو دیا گیا ہے اور طلب کرتا ہے تقدیر سے زیادہ

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ صَاحِبُ الْحَرِّصِ بِحِيعَانِ صَاحِبُ الْقِنَاعَةِ

اے احمد خداوند حرص گر سنبے باشد و خداوند قناعت

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص رکھنے والا بھوکا رہتا ہے اور قناعت کرنے والا

شَبْعَانَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَرَّاءُ يَبْغِضُهُ الْخَلَائِقُ

سیر بیاشد اے احمد حرص کنندہ دشمن میدارد اور اخلائق

سیر ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص سے خاقت بغض رکھتی ہے

وَهُوَ صَغِيرٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قَلَّةِ أَمْوَالٍ غَنِيٌّ كَيْبَرُ وَلَهُ

و او حقیر است و قناعت کنندہ باندک مال غنی بزرگ است

اور وہ حقیر ہے اور قانع اگرچہ کم مال رکھتا ہے مگر غنی و کبیر ہے اور الہام ہے

يَا أَحْمَدُ الْخَوْصُ يَهْلِكُ الْقَنَاعَةُ بِمِلْكٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْخَوْصُ

اے احمد حرص ہلاک میکند وقناعت بادشہ سے کند اے احمد حرص کن دراد اے

کہ اے احمد حرص ہلاک و تباہ کرتی ہے اور قناعت بادشاہ کرتی ہے اور الہام ہوا کہ

فَادَاءِ الطَّاعَةِ كَالرِّجَالِ كَالنِّسَاءِ فِي تَجْمَعِ الْمَالِ يَا أَحْمَدُ

عبادت خدا پہچو مردان و حرص کن پہچو زنان در جمع کردن مال اے احمد

اے احمد حرص کر عبادت میں مثل مردوں کے اور نہ حرص کر مثل عورتوں کے مال جمع کرنے میں

الْحَرْصُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الْحَاءِ وَالرَّاءِ وَالصَّادُ الْحَاءُ عِبَارَةٌ

حرص سه حرف است حا و را و صا و حاد کنایت است از بے نصیبی

اور الہام ہوا کہ اے احمد حرص کے تین حرف ہیں سے رے صادھی عبارت ہی حیران سے اور

عَزَّ الْجَرْمَانُ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرِّزْقِ وَالصَّادُ عِبَارَةٌ

در کنایت است از رزق و صا د کنایت است

رے عبارت ہے رزق سے اور صا د عبارت ہے

عَنِ الصَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مِنْ حَرْصٍ فَقَدْ حَرَّمَ الْقَنَاعَةَ

از آبر و ریزی اے احمد ہر کہ حرص کر دیس تحقیق بے نصیب کردہ شد قناعت

آبر و ریزی سے اور الہام ہوا کہ اے احمد جس نے حرص کی اس نے حرام کیا قناعت

وَرِزْقٍ مَا قَدَّرَ يَا أَحْمَدُ طَالِبُ الرِّزْقِ يَا سَرِيقَ

در رزق آنچه تقدیر کرده شدہ است اے احمد طالب زیارت

در رزق کو جو مقدر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد طالب زیارت کے

أَحْرَصُ فِي أَمْرِ الْعَقْبَةِ وَالْآخِرَةِ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

حرص میں کن مذکور آخرت و حرص کن درکار دنیا اسے احمد

حرص کر امر عقبہ میں اور نہ حرص کر امر دنیا میں اور الہام ہوا کہ اسے احمد

صَاحِبُ الْحَقِّ وَالْعَدْوَانِ لَا يَجِدُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

صاحب کینہ و دشمنی نے باید شیرینی ایمان

کینہ و اللادشمن حلاوت ایمان کی نہیں پاتا اور الہام ہوا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَيْدٌ يَفْسِدُ الْفُؤَادَ وَيَتْلِفُ الْوُدَّ أَدْوَلَهُ

اسے احمد کینہ خرابی سے کند دل را و دورے کند دوستی را

اسے احمد کہ کینہ خراب کرتا ہے دل کو اور تلف کرتا ہے محبت کو اور الہام ہوا کہ

يَا أَحْمَدُ أَحْرَقْ مَا فِي صَدْرِكَ مِنَ الْحَقِّ وَالْحَسَنِ

اے احمد بسوز آنچه در سینہ تو هست از کینہ و حسد

اسے احمد جو تیرے سینہ میں کینہ اور حسد ہے اسکو ذکر کی سے جلا اور منکر کے

بِنَارِ الذِّكْرِ وَأَصْقِلْ مِرْأَةَ قَلْبِكَ بِمِصْقَلَةِ الْفِكْرِ وَالْه

بائش ذکر و روشن کن آئینہ دل خود بمصقلہ فکر

مصقلہ سے اپنے آئینہ دل کو صاف کر اور الہام ہوا

يَا أَحْمَدُ التَّكْبُرُ دِيٌّ وَالتَّقْوَى أَرْضٌ رَضِيٌّ التَّكْبُرُ مَطْمَهْرًا

اسے احمد تکبر خراب است و تواضع خوب است تکبر جاے پیدا شدن

کہ اسے احمد تکبر دی ہے اور تواضع پسندیدہ تکبر بغض پیدا ہونے کی جگہ

الْبَغْضَاءُ وَالتَّوَاضُّعُ مَزْجُ الْوَلَاءِ الشُّكْرِ شَيْنٌ

بغض است و تواضع بر انگیزنده دوستی است تکبر بد است

ہے اور تواضع دوستی کے سلسلہ کو جنبش دینے والی ہے تکبر برا ہے

والتَّوَاضُّعُ زَيْنٌ الشُّكْرُ مَوْجِبُ الْعَدَاوَةِ وَالتَّوَاضُّعُ

و تواضع خوب است تکبر سبب دشمنی است و تواضع

اور تواضع عمدہ ہے تکبر موجب عداوت ہے اور تواضع

مَوَدَّةٌ مَوْدَّةُ الشُّكْرِ عَادَةُ الْبُغْضِ وَالتَّوَاضُّعُ

پیدا کنندہ دوستی تکبر عادت بخیلان است و تواضع

باعث محبت ہے تکبر عادت نالایقوں کی ہے اور تواضع

خُلُقُ الْكِرَامِ الشُّكْرُ مِفْرَقُ الْأَجَابِ وَالتَّوَاضُّعُ كَمَجْمَعِ الْحَبَائِبِ

خصلت بزرگان است تکبر جدا کنندہ دوستان است و تواضع جائے جمع

خصلت بزرگوں کی ہے تکبر جدا کرنے والا دوستوں کا ہے اور تواضع جمع

الشُّكْرُ شَرُّ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَا أَحْمَدُ رَوَى عَنْ

شدن دوستان است تکبر بدترین خصلت ہا است در زنان و مردان اے احمد از ا

کرنے والی محبوبوں کی ہے تکبر بہت بری عادت ہے مرد میں ہو یا عورت میں اے احمد

ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَبَّتْ لِمَنْ خَرَجَ مَخْرَجَ

ابن عباس روایت کردہ شد رضی اللہ عنہما خد ازان ہر دو عجب دارم از آنکس

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اوہوں نے فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں میں اوس

الْبَوْلُ رَتَيْنِ كَيْفَ يَتَكَبَّرُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْغَضَبُ بِخَرَابِ

پیشاب دوبار چگونہ تکبرے کند اے احمد غضب خراب

شخص جو دو مرتبہ پیشاب کی جگہ سے نکلا ہو اور بھرتکبر کرے اے احمد غضب خراب

الْأَوْطَانِ وَيَفْرِقُ الْأَقْرَانَ الْغَضَبُ لِيَسْحَطَ

مے کند وطن ہارا جدا مے کند خویشان را غضب ناخوشی مے کند

کرتا ہے وطنوں کو اور جدا کرتا ہے اپنوں کو غضب ناخوشی کرتا ہے

الْخُلَّانَ وَيَرْضَى الشَّيْطَانَ الْغَضَبُ يَذْهَبُ الْعَقْلَ

دوستانرا وراضی کند شیطان را غضب مے برد عقل را

دوستوں کو اور راضی کرتا ہے شیطان کو غضب کھوتا ہے عقل کو

وَيُورِثُ الْقَتْلَ الْغَضَبُ يَرْجِي الْفَسَادَ وَيَتْلَفُ الْوَدَادَ

ولازم کند قتل را غضب ہرآنیزد فساد را وور کند دوستی را

اور موجب ہوتا ہے قتل کو غضب اٹھاتا ہے فساد کو اور تلف کرتا ہے

الْغَضَبُ نَتَائِجُ الْعَدَاوَةِ وَالرِّضَاءِ وَسَائِلُ الصَّدَقَةِ

غضب نتیجہ ہائے عداوت است ورضاء وسیلہ ہائے دوستی

وراد کو غضب عداوت کا نتیجہ ہے اور رضاء صداقت کا وسیلہ ہے

الْغَضَبُ مَطْلُوبُ الشَّيْطَانِ

غضب خواہش شیطان است

غضب مطلوب شیطان ہے

وَالرِّضَاءُ مَحْبُوبٌ الرَّحْمَنِ الْغَضَبُ يَتَوَلَّدُ مِنَ النَّفْسِ

ورضا دوست رحمن غضب پیدا بشود از نفس

اور رضا محبوب رحمن ہے غضب پیدا ہوتا ہے نفس کینہ سے

الدُّنْيَا وَالرِّضَاءُ مِنَ الرُّوحِ الْمَرْضِيَّةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کینہ اور رضا پیدا سے شود از روح مرضیہ اے احمد

اور رضا پیدا ہوتی ہے روح سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

إِيَّاكُمْ وَفَضُولَ الْكَلَامِ فَإِنَّهُ يَقَعُ فِي الْأَنَامِ وَإِيَّاكُمْ

باز در پردہ خود را از بہودہ گفتار پس تحقیق ان میرسد در آدمیاں لازم گردید

ہرگز کلام فضول نہ کرنا کیونکہ یہ عوام کی حالت کی طرف پہنچ لاتا ہے اور ہرگز

وَحَبْسَ لِسَانِكَ فِي اللَّحْيَتَيْنِ لَدُنَّ فَيْدِلَةَ الْمَلِكِينَ وَلَهُ

بند کردن زبان خود را در طرفین ریش برائے آنکہ تحقیق دریں راحت دین و دنیا

زبان درازی نہ کرنا کہ اسیں دو جہان کی راحت ہے

يَا أَحْمَدُ كُنْ مَسْكِينًا وَلَا تَكُنْ مَكْتَسِرًا إِلَّا ت

اے احمد باش مسکین و متوسل بہار سخنگو برائے آنکہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد خاموش رہنا بسیار گونہ ہونا کیونکہ

فِي السُّكُوتِ سَلَامَةٌ وَرَاحَةٌ وَفِي الْكَلَامِ كَلَامٌ

در خاموشی سلامتی است و آرام است و در گفتگو خستگی و

سکوت میں سلامتی ہے اور راحت ہے اور حکایت کرنے میں خستگی اور

جَرَّاحَةٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اِمْنَعْ لِسَانَكَ مِنَ الْمَقَالِ وَ

وزخم است اے احمد منع کن زبان خود را از گفتار

اور جراحت ہے اور الہام ہوا ہے احمد باز رکھ زبان کو مقال سے اور زنگانی

تَعِشْ بِالسَّلَامَةِ مَا بَيْنَ الرَّجَالِ لَهُ يَا أَحْمَدُ الْكَلَامُ مَوْضِعٌ

و عیش کن سلامتی میان مردان اے احمد کلام آزار دہندہ

کر سلوک کے ساتھ درمیان رجال کے اور الہام ہوا کہ اے احمد گفتگو آزار دینے والی

الشَّقِيقِينَ وَالسُّكُوتِ أَحَدُ الْمَلِكِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

دو لب است و خاموشی آرام دہندہ ہر دو جہان اے احمد

شقیقین کی ہے اور خاموشی راحت دینے والی کوہن کی ہے اور الہام ہوا کہ

النُّطْقِ يَوْمَ مَرَاتِ الْبَلِيَّاتِ وَالسُّكُوتِ يَوْمَ مَرَاتِ السَّلَامَاتِ

گفتار وارث ہے کند بلا ہارا و خاموشی وارث ہے کند سلامتی ہارا

اے احمد نطق مورث بلیات ہے اور سکوت موجب نجات ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْقَانِعُ بِالْقَلِيلِ يَقْنَعُ وَالْحَرِيصُ بِالْكَثِيرِ

اے احمد قناعت سے کند باندک قناعت کند و حرص کندہ بزیارت

اور الہام ہوا کہ اے احمد قانع تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور حرصیوں کا بہت سی بھی

لَا يَشْبَعُ الْقَانِعُ غَنًى مَعَ الْقِلَّةِ وَالْحَرِيصُ فَقِيرٌ مَعَ

نے شود سیر قناعت کندہ تو نگر است باندک و حرص کندہ فقیر است با

پیٹ نہیں بھرتا ہے قانع غنی ہے با وجود قلت مال کے اور حرصیوں فقیر با وجود

الْكَثْرَةَ الْقَانِعِ بِرِضَىٰ بِقِسْمِهِ الْقَسَامِ وَالْحَرِيصِ

با بسیاری مال قناعت کننده راضی باشد بقسمت قسمت کننده و حرص کننده

کثرت مال کے قانع خوش ہوتا ہے قسمت تمام سے اور حرص

يَطْلُبُ رِزْقَ الْأَنْبَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ اِعْمَلْ قَبْلَ زَنْفُوتٍ

وطلب مے کند روزی آدمیاں اے احمد عمل کن پیش از آنکہ فوت کردہ شوی

طلب کرتا ہے رزق سب لوگوں کا اے احمد قبل فوت ہونے کے عمل کر

وَمَتَّ قَبْلَ مَوْتٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْمَشْتَاقُ لِخِجَافِ الْمَوَاتِ

وہمیر پیش از آنکہ مردہ شوی اے احمد مشتاق دیدار تھے ترسد بہوت

اور قبل مرنے کے اے احمد مشتاق دیدار موت سے نہیں

وَيَمْنَأُ لِأَنَّهُ يَنْظُرُ لِقَاءَ مَوْلَاكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَزْمَاتٍ

وخواندا اور ابرائے آنکہ بیند رویت خداوندش اے احمد کے کہ مرد

ڈرتا اور اسکی تمنا کرتا ہے کیونکہ بعد موت کے بقار مولا دیکھتا ہے اے احمد جو

نَفْسٍ فِي الدُّنْيَا فَهِيَ لَا يَمُوتُ مَرَّةً أُخْرَىٰ وَلَكِنْ يَنْقَلُ

نفس اور دنیا پس اونکے میر بار دیگر ولیکن نقل

نفس کو مارتا ہے وہ نہیں مرتا مگر دار عتبی کی طرف نقل کر جاتا ہے

إِلَىٰ دَارِ الْعُقُبِ الْمَوْتِ مَوْتَانِ مَوْتٌ ضَرُورِيٌّ

مے کند سوی خانہ آخرت موت دو موت است یکے موت ضروری

موت دو ہیں ایک موت ضروری

مَوْتٌ اِخْتِيَارِيٌّ فَالضَّرُورِيُّ بِشَرَاوِحِ الرُّوحِ عَنِ الْجَسَدِ

دوم موت اختیاری پس موت ضروری بہ بیرون آمدن جان از بدن

دوسری موت اختیاری ہے موت ضروری روح کے جسم سے نکلنے کو

عِنْدَ انْقِطَاعِ الْاَجَلِ هَذَا مَوْتٌ جَمِيعٌ الْاَدَمِيَّةِ

نزد تمام شدن است اجل است این موت ہمہ آدمیان است

کہتے ہیں جب وعدہ آگیا اور اس موت کا مزہ سب لوگ چکھیں گے

وَالِاخْتِيَارِيُّ بِفَنَاءِ الْاَوْصَافِ الْبَشَرِيَّةِ مَعَ بَقَاءِ الرُّوحِ

وموت اختیاری بدور شدن اوصاف بشری است با باقی ماندن

اور موت اختیاری اوصاف بشریہ کے فنا کرنے سے

فِي الْبَدَنِ فَهَذَا مَوْتُ الْمُرِيدِ بِنِ وَ لَهُ يَا اَحْمَدُ الْمَوْتُ ثَلَاثَةٌ

روح در بدن پس این موت مریدان است اسے احمد موت راستہ

حاصل ہوتی ہے اور اس میں روح بدن میں باقی رہتی ہے یہ موت کاملین کی ہوا ہے احمد موت کچھ نہیں

اَحْرَفٌ مِمْ وَ الْوَاوُ وَالْتَاءُ فَالْمِمْ عِبَارَةٌ عَنِ الْمَالِ

حروف است میم واو و تاء پس میم کنایت است از مال

حرف ہیں میم واو و تاء سے مراد مال

وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَارِثِ وَالْتَاءُ عِبَارَةٌ

وواو عبارت است از وارث و تاء کنایت است

واو سے مراد وارث تاء سے مراد تراب

عَنِ التُّرَابِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ أَخَذَ مَالَهُ

از خاک اے احمد وقتیکہ بمیرد آدمی بکیر و مال او

یعنی مٹے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب انسان مرتا ہے تو اسکے مال کو وارث

الْوَارِثِ دَفَنَهُ فِي التُّرَابِ فَالْعَاقِلُ هُوَ الَّذِي يَبْدُلُ

وارث و اور ادفن کند در خاک پس عاقل آنست کہ خسرچ کند

لے لیتے ہیں اور اسکو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں پس عاقل وہ ہے جو

مَالَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي مَدَارِ حَيَاتِهِ كَيْلًا يَتْلِفُهُ

مال خود در راہ خداے تعالی در مدت حیوة خود تاکہ خسرچ نکند آن مال

بہنی زندگی میں مال کو اللہ کے رستہ میں خرچ کر جائے تاکہ وارث بعد مرنے کے

الْوَسْرَاءُ بَعْدَ مَمَاتِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفِرَاقُ أَهْمُ الْمَمَاتِ

راوا رشتان او پس مردن و اے احمد جدائی تلخ تر است از مرگ

اسکو تلف نہ کریں اور الہام ہوا کہ اے احمد فراق تلخ تر ہے مرنے سے

وَالْوَصَالُ أَهْلِي وَأَقْرَبِي مِنَ الْخَيْرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و ملاقات شیریں تر است و قوی تر از حیات است اے احمد

اور وصال شیریں اور قوی تر ہے جینے سے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْخَلْقِ الْحَسَنِ خَيْرٌ لِلْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ

خوے نیک بہترین خصلت ہاست در زنان و مردان

نیک عادت مرد میں ہو یا عورت میں سب خصلتوں سے بہتر ہے

الصِّدْقُ خَيْرُ الْخِصَالِ فِي النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَلَهُ يَأْتِي

راستی بہترین خصلتہا است در زنان و مردان اے

اور صدق سب خصلتوں سے بہتر ہے عورت میں ہو یا مرد میں اور الہام ہوا

أَحْمَدُ الصِّدْقُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الصَّادِ وَالذَّالِ وَالْقَافُ

احمد صدق را ۳ حرف است صاد و دال و قاف

کہ اے احمد صدق کے تین حرف ہیں صاد دال و قاف

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّيَانَةِ وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ

پس صاد کنایت است از نگاہبانے از گناہ و دال کنایت است از

صاویر مراد صیانت یعنی نگہبانی اور دال سے مراد دین ہے

الدِّينِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ لَهُ يَا أَحْمَدُ

دین و قاف کنایت از قرب اے احمد

اور قاف سے مراد قرب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْكَذِبُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ وَالذَّالُ وَالكَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ

کذب را ۳ حرف است کاف و ذال و باپس کاف کنایت است از قرب

کذب کے تین حرف ہیں کاف ذال بے پس کاف عبارت ہے قرب سے

وَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّنْبِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَيْتُونَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و ذال کنایت است از گناہ و با کنایت است از جدائی اے احمد

اور ذال عبارت ہے ذنب یعنی گناہ اور بے عبارت ہے بیعت یعنی جدائی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

التَّوْبَةُ ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ التَّاءِ وَالْوَاوُ وَالْبَاءُ فَالتَّاءُ عِبَارَةٌ

توبہ کا تہ حرف است تاوواو وبارہ پس تار

توبہ کے تین حرف ہیں تے واو بے پس تے سے مراد ترک اپنے

عَنِ التَّرْكِ وَالْوَاوُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوَحْدَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ

کنایت است از ترک واو عبارت است از وحدت وبار

اور واو سے مراد وحدت ہے اور بے سے

عَنِ الْبَدْلِ فَالتَّائِبُ وَجِبَ عَلَى نَفْسِهِ تَرْكُ الدُّنْيَا

کنایت است از بدل پس تائب لازم کند بر نفس خود ترک دنیا

مراد بدل پس تائب کو واجب ہے کہ ترک دنیا کرے

وَإِخْتِيَارُ الْوَحْدَةِ وَبَدْلُ الْمَالِ لَهُ يَا أَحْمَدُ الدِّينِ

واختیار تنہائی وخرچ کردن مال اے احمد دین را

وحدت اختیار کرے اور مال کو راہ خدا میں شہار کرے اور الہام ہوا

ثَلَاثَةٌ أَحْرَفُ الدَّالِ وَالْيَاءُ وَالنُّونُ فَالدَّالُ عِبَارَةٌ

تہ حرف است وال ویاہ ونون پس وال کنایت است

اے احمد دین کے تین حرف ہیں وال بے نون پس وال سے مراد دو بیٹے

عَنِ الدَّانِئِ وَالذَّارِجَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَيْرِ وَ

از قربت و مرتبہ ویا عبارت است از اسانی و

نزدیکی خدا اور درجہ اور بے سے بے اور

النُّورِ عِبَارَةً عَزِيزِ النَّبِيِّ فَمَنْ أَخْلَصَ دِينَماً لِلَّهِ فَقَدْ

نون کنایت است از یافتن مرتبہ پس کسیک باخلاص کرودین خود را برای خدا پس تحقیق

نون سے نیل یعنی پانا مرتبہ کا پس جس کسی نے اپنے دین کو خالص کیا اللہ

أَعْطَى الدَّرَجَةَ مِنَ الثَّوَابِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشُّكْرُ شَكَرًا

داد شود مرتبہ از ثواب اے احمد شکر و شکر است

کیوں سطر اسکو ثواب کے دے دئے جائے ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد شکر دو ہیں

شُكْرٌ عِنْدَ وَجَدَانِ النِّعْمَةِ وَشُكْرٌ عِنْدَ فَقْدِ النِّعْمَةِ

یکے شکر نزد یافتن نعمت است و دوم شکر نزد کم شدن نعمت

ایک شکر نعمت پانے کے وقت دوسرا نعمت جانے وقت

فَالْأَوَّلُ شُكْرُ الْعَوَامِ وَالثَّانِي شُكْرُ الْخَوَاصِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پس شکر اول شکر عام مردم است و دوم شکر مردان خاص اے احمد

اول شکر عوام ہے دوسرا خاص کا اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَرَضِ مَضَارٍ وَمِنْ الظَّاهِرِ وَمِنْ البَاطِنِ وَمِنْ الظَّاهِرِ مَرَضٌ

بیماری دو بیماری ست بیماری ظاہر و بیماری باطن اما بیماری ظاہر پس از دست

مرض دو ہیں ایک مرض ظاہر دوسرا مرض باطن ظاہر وہ ہے جو جوارح

وَالْأَعْضَاءِ كَالصِّدَائِعِ وَالْحَيِّ وَسَائِرِ الْأَقْسَامِ فَيَدْرِيهَا الْأَطِبَّاءُ

وہمہ اعضا ست مثل درد و تپ و ہمہ اقسام مرض پس علاج او طبیب میکنند

اور اعضا میں پیدا ہونے مثل درد و سردی اور بخار اور تمام امراض کے اسکا علاج طبیب کے ہوتی ہیں

وَأَمَّا مَرَضُ الْبَاطِنِ فَهُوَ فِي الْقَلْبِ كَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ

و اما مرض الباطن پس آن در دل است همچو حسد و کینه

اور مرض باطن وہ ہے جو دل میں پیدا ہوتے مثل حسد اور کینہ اور

وَحِبِّ الدُّنْيَا وَالْوَسَاوِسِّ فَلَا يَعَالِجُهَا إِلَّا الْمَشَافِئُ

و دوست داشتن دنیا و وسوسہاے شیطانی پس کند علاج آہن مگر مشافئ

جب دنیا و وسوسوں کے اس کا علاج مشافئ کرام ہی کرتے ہیں

الْكَرَامُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الصَّوْمُ صَوْمَانِ صَوْمِ الْعَوَامِ

بزرگ اے احمد روزہ دو روزہ است روزہ عام مردم

اور الہامی کے احمد روزہ دو روزہ صوم اور

وَصَوْمِ الْخَوَاصِّ فَصَوْمِ الْعَوَامِ الْأَمْسَاكِ عَزَا كُلِّ

روزہ خاص مردم پس روزہ عام امساک کردن است از خوردن

روزہ خاص کا عوام کا روزہ کھانے پینے اور جماع اور منہیات سے

وَالشُّرْبِ وَالْجَمَاعِ وَالنَّوَاهِي وَصَوْمِ الْخَوَاصِّ هُوَ امْسَاكُ

نوشیدن و جماع کردن و باز ماندن از نواہی و روزہ خاص ان ضبط کردن

باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ مکروہات اور ملامت سے

الْخَوَاصِّ الْخَمْسَةِ مِنَ الْمَكْرُوِهَاتِ وَالْمَلَاهِي وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

خواص پنج است از مکروہات و سازہائے سرودای احمد

خواص خمسہ کو روکنا ہے بری چیزوں اور سرودی اور الہامی ہوا کہ اے احمد

الْعُلَمَاءُ أَشْرَفُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ أَشْرَفُ الْأَشْرَفِ

عالمیان اشرف آدمیان اند و فقیران بہتر اشرف اند

علماء اشرف الناس ہیں اور فقراء اشرف الا اشرف ہیں

الْأَمْرَاءُ عَسَدُ الزَّمَانِ وَالْعُلَمَاءُ جِنْدُ اللَّيْلِ وَالْفُقَرَاءُ

امراء شکر زمانہ اند و عالمان شکر شب اند و فقیران

امراء شکر زمانہ کے ہیں اور علماء شکر رات کے ہیں اور فقیر

مَقْدَمَةُ الْجَيْشِ لَهُ يَا أَحْمَدُ إِنْ كُنْتَ عَالِمًا فَصِيحَةٌ

پیشواے لشکر اند اے احمد اگر ہستی تو عالم خوش کلام

مقدمتہ الجیش ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو عالم فصیح البیان ہے

الْكَلَامُ لَا تَفْخَرُ بِهِ وَإِنْ كُنْتَ تَزَاهِدًا فِي الْحَلَالِ

مخترکمن بان واگر ہستی تو زہد کنی در حلال

توا سپر مخزنکر اور اگر تو زہد ہے در میان حلال

وَالْحَرَامِ لَا تَفْخَرُ بِهِ وَإِنْ كُنْتَ شَاكِرًا بَيْنَ الْأَنْبَاءِ وَالْفَخْرِ

و حرام مخزنکن بان واگر ہستی تو شکر گزارند بہ بیان آدمیان فخر

حرام کے توا سپر بھی مخزنکر اور اگر تو شاکر ہے آدمیوں میں توا سپر مخزنکر

بِهِ لَكِنْ وَلَوْ كُنْتَ فَقِيرًا حَقِيرًا مَسْكِينًا إِفْحَسْ هَذَا

بان ولیکن اگر باشی فقیر بیقدر و مسکین مخزنکن این را

ولیکن اگر تو فقیر حقیر مسکین ہے توا سپر مخزنکر

اٰخِرْ هٰذَا وَلَئِنْ اِيَّاكُمْ لَمَّا

تحرکن این را اے احمد

اور تحرک الہام ہوا کہ اے احمد

عَارِلِيْذِيْ مَالٍ اَكْبَلْ غِنَاةُ

عاری نے کنڈاز فقر مگر آنس کہ میل کنڈ پر مرے بعد

کار اور ننگ اس شخص کو جس کی طرف کراؤمی غناکی وجہ سے ہو

اِنَّ الْفَقِيْرَ شَجِيْبَةٌ مَوْلَاةٌ

بد رستی کہ فقیر دوست دارد اور خداونداد

اور فقیر کو نولاد دوست رکھتا ہے

اَلْفَقِيْرُ فِي الْفَقِيْرِ وَاِنَّمَا

فقر بزرگی فقیر است و تحقیق

فقیر کے لئے فقر فخر ہے مگر

اِنَّ الْغَنِيَّةَ حَبِيْبَةٌ اَهْلِ الدُّنْيَا

بد رستی کہ تو نگر دوست دارد اور اہل دنیا

اور غنی کو اہل دنیا دوست رکھتے ہیں

وَلِيْهِ يَا اَحْمَدُ اَبْقِ الْعُلَمَاءَ فِي الْقُرْطَاسِ وَالْاَنْفَاسِ وَخَرِيْجَ الْفُقَرَاءِ

اے احمد اگر باقی ماند عالمان کاغذ و نفسہا و برآمدہ اند فقیران

اے احمد باقی رہتے ہیں عالم قرطاس اور انفس میں اور نکلتے ہیں فقیر

مِنَ الْاَنْفَاسِ وَالْقُرْطَاسِ وَلِيْهِ يَا اَحْمَدُ الْفَقِيْرِيْنَ

از نفسہا و کاغذ اے احمد فقیرسیاں

انفس اور قرطاس سے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر عالموں میں

الْعُلَمَاءِ كَالْبِدْرِ بَيْنَ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ وَلِيْهِ يَا اَحْمَدُ

عالمان ہچو ماہ تمام میان ستارگان آسمان اے احمد

ایسا ہی جیسے چودھویں رات کا چاند ستاروں میں اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ كَسْبِيٌّ وَعِلْمٌ عَطَائِيٌّ فَالْكَسْبِيُّ الِجْتِهَادِيُّ

علم دو علم است . علم کسی است و علم عطائیت پس کسی آنت کہ حاصل نشود

احمد علم دو ہیں کسی اور عطائی کسی بغیر تعلیم اور تکرار اور استظهار کے

لَا اِلَّا بِالتَّعْلِيمِ وَالتَّكْرَارِ وَالرَّسِيْطَةِ هَارِيفِ الْعَطَائِيِّ

مگر بخواندن و تکرار کردن و طلب ظاہر کردن و علم عطائی

حاصل نہیں ہوتا اور عطائی حاصل ہوتا ہے

مَوْهَبَةٌ الْوَهَّابِ الْعَلَامِ الْغَفَّارِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ الْعَالِمِ

بخشش خدائی کہ بسیار بخشنده و بسیار دانا و بسیار مغفرت کنندہ اے احمد دانشمند

موہبت و ہاب علام غفار سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

صَاحِبِ الْبَحْثِ وَالْمَقَالِ وَالْفَقِيرِ صَاحِبِ الْوَقْتِ

صاحب بحث و گویائی و فقیر صاحب وقت و حال است

صاحب بحث و مقال ہے اور فقیر صاحب وقت و حال ہے

وَالْحَمْدُ لَهُ يَا اَحْمَدُ الْفَقْرُ ثَلَاثَةٌ اَحْرُفُ الْفَاءِ وَالْقَافِ وَالرَّاءِ

اے احمد فقر سے حرف است فا قاف و راء

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقر کے تین حرف ہیں فے قاف رے

فَالْفَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَنَاءِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرَابِ

پس فاء عبارت است از فنار و قاف کنایت است از نزدیکی

فے سے مراد نفا ہے اور قاف سے قریب اور

وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقُرْبِ وَالرَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الرَّوِيَّةِ

وقاف کنایت است از نزدیکی و راء کنایت است از رویت

اور راء سے رویت

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مَعْظَمٌ يَرِيبُ فِيهِ الْأَقْوِيَاءُ وَلَا يَرِيبُ

اے احمد فقیر چیز ہی عظیم است رغبت میکند دران مردمان قوی بہت و رغبت میکند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر بہت بڑی چیز ہے اسکی طرف رغبت قوی لوگ کھرتے ہیں

عِنْدَ الْأَضْعَفَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْفَقْرُ مَكْرَمٌ يَبَاهِي

ازو مگر مردان ضعیف اعتقاد اے احمد فقر گرامی دارد کہ فخر میکند

اور ضعیف لوگ اس سے موہ نہ موٹتے ہیں اور الہام ہوا کہ ای احمد فقر گرامی ہی فخر کرتے

بِهِ الْفُقَرَاءُ وَلَيْسَتْ كِفٌّ مِنْهُ الْأَغْنِيَاءُ وَالْفَقْرُ شَرَفٌ

بان فقیر آن و روگردانند ازو تو انگران فقر شدنی دارد

ہیں اس سے فقیر رد کرتے ہیں اسکو تو انگر اور امیر اور فقیر ہیں ایسی

يَتَوْلَدُ مِنْهُ الصَّلَاحُ وَالْعِفَّةُ وَالزُّهْدُ وَالْوَارِعُ

پیدا شود ازو صلاح اعمال نیک و پاکی و زہد و پرہیزگاری

شرافت ہے کہ اس سے صلاح عفت زہد و راء

وَالتَّقْوَى وَالطَّاعَةَ وَالْعِبَادَةَ وَالْجُوعَ وَالْفَاقَةَ

تقوی و عبادت و پرستش و گرسنگی و فاقہ

تقوی طاعت عبادت جوع فاقہ

وَالْمَسْكَنَةُ وَالْقَنَاعَةُ وَالْمُرُوَّةُ وَالْفِتْوَةُ وَالِدِيَانَةُ

مسكنت وصبر وروت وجرانمردی و دیانت

مسکنه قناعت مروت فتوت دیانت

وَالصَّبِيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ وَالسَّهْرُ التَّهَجُّدُ وَالْحَضْوَعُ

و نگاهبانی و امانت و شب بخیزی و بیدار شدن آخر وقت و عابری

صیانت امانت سهر تهجد حضوع

وَالْحَشْوَعُ وَالتَّوَاضُّعُ وَالتَّحْمِيلُ وَالتَّكْوَمُ وَالْعَفْوُ

و خوف انکاری و ادب و برداشت و نظم و عفو و

خشوع تواضع تحمل نظم عفو

وَالْإِعْمَاضُ وَالْإِشْفَاقُ وَالْإِنْفَاقُ وَالْإِيْتَارُ وَالْإِطْعَامُ

چشم فرو بردن و شفقت کردن و دادن چیزی و کسی دادن و طعام خور ایندن

اعماص اشفاق انفاق ایثار اطعام

وَالْإِخْلَاصُ وَالْإِنْقِطَاعُ وَالْإِنْفِصَالُ وَالصِّدْقُ

و اخلاص کردن و شکستن دوستی و جدائی کردن و راستی

اعنلاص انقطاع انفصال صدق

وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالصَّفَاءُ وَالرِّضَاءُ

و صبر و شکر و بردباری و صفا و رضامندی و

صبر شکر حلم صفا رضا

الْحَيَاءُ وَالْبَذَلُ وَالْجُودُ وَالسَّخَاوَةُ وَالْحَشِيَّةُ وَالْخُوفُ

وشرم و بخشش جود و سخاوت و ترس و خوف

حیا بذل جود سخاوت خشیه خوف

وَالرَّحَاءُ وَالْمَدَامَةُ أَوْ مَدَامَةُ الْمَعَامَلَةِ وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّهْدِيَةُ

و امید و مداومت نیکی و معامله نیک کردن و خدا یکی کفین و دانستن پاک کردن اخلاق

رحبا مداومت معالمت توحید تهذیب

والتَّحْرِيكُ وَالرِّيَاضَةُ وَالْمَجَاهِدَةُ وَالْمَحَاسِبَةُ وَالْمِرَاقِبَةُ

و حرکت و پرهمیزگاری و کوشش کردن و حساب جمال خوب کردن و مراقبه کردن

تحریک ریاضت مجاهده محاسبه مراقبت

والتَّفْرِيدُ وَالْوَقَارُ وَالْمُوَاسَاةُ وَالْعِنَايَةُ وَالرِّعَايَةُ

و تنها بودن و باحرمت بودن و بیکسان دانستن و با عنایت رعایت

تفئید و تار مواساة عنایت رعایت

وَالْحِقَارَةُ وَالشَّفَاعَةُ وَاللُّطْفُ وَالْكَرَمُ وَالْفِرُّ

و فردگی و شفاعت و لطف و کرم و فرار

حقارت شفاعت لطف کرم فر

وَالسُّكْرُ وَالذِّكْرُ وَالْحَرَمَةُ الْأَدَبُ وَالْإِعْصَامُ

و بے خودی و یاد حق و گرامی و ادب و پاکی

سکر ذکر حرمت ادب عصمت

Marfat.com

وَإِحْتِرَامٌ وَالطَّلَبُ وَالرَّغْبَةُ وَالْعِبْرَةُ وَالْبَصِيرَةُ

وبزرگی وطلب و میل و ترس و بینائی

احترام طلب رغبت عبرت بصیرة

وَالْبَيْقُظَةُ وَالْحِكْمَةُ وَالْهَيْدَةُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْخِدْمَةُ

و بیداری و حکمت و ہمت و دانائی و خدمت

بیداری حکمت ہمت معرفت خدمت

وَالسَّلِيمُ وَالتَّفْوِيضُ وَالتَّوَكُّلُ وَالتَّنْبُلُ

و سروتی و تفویض و توکل کردن و قطع کردن

شلیم تفویض توکل تنبل

الثِّقَّةُ وَالْغِنَاءُ وَالْإِسْتِقَامَةُ وَحَسَنُ الْخَلْقِ

ثقاہت و توانگری و دلاوت کردن بعمل نیک و نیک خوئی

ثقاہت غنا استقامت حسن خلق یہ سب اوصاف پیدا ہونے

وَكُلُّ فَقِيرٍ وَجِدَاتٌ فِيهِ هَذِهِ الصِّفَاتُ سَمِيَّ

و ہر فقیری کہ یافتہ شود درو این صفت ہا کہ مذکور شدن

ہیں اور جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جائیں اس کا نام

فَقِيرٌ كَامِلٌ وَإِذَا فَقِدَاتٌ لَمْ يَسْمَرْوَلَهُ يَا أَحْمَدُ

او فقیر کامل است و اگر نباشد چنان لگو اور فقیر کامل اے احمد

فقیر کامل ہے اور جس میں نہ پائی جائیں اس کا نام فقیر نہیں اور الہام

مَزَاحِبَ الْمُشَافِحِ كَانَتْ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ وَمَنْ

کسی کہ دوست دار و مشافحہ رہا باشد یا ایشان در مقام اعلیٰ روز قیامت و بہر کہ

کہ اے احمد جو شخص مشافحہ کو دوست رکھتا ہے وہ انکے ساتھ قیامت میں ہوگا

أَبْغَضَهُمْ حَسِرَ صَاحِبُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةُ وَلَكِنِّي أَلْحَمْدُ

عداوت کند یا ایشان قریب باشد بحسرت و ندامت اے احمد

ابغض ہو کوئی اسے عداوت رکھتا ہے وہ قیامت کے دن صاحب حسرت اور ندامت ہوگا

مَحَبَّةَ الْفُقَرَاءِ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَعَدَاوَتُهُمْ مِنَ الْمُهْلِكَاتِ

دوستی فقیران از اعمال نجات دہندہ است و عداوت با ایشان از ہلاک کنندہ ہا است

الہام ہوا کہ اے احمد محبت فقروں کی نجات دلائیوالی ہے اور دشمنی انکی ہلاک کرنیوالی ہے

وَلَكِنِّي أَلْحَمْدُ الْفُقَرَاءِ أَمْرَاءَ الْمُلُوكِ وَالسَّلَاطِينِ

اے احمد فقیران بادشاہان ملوکان و شاہانند

اور الہام ہوا کہ اسی احمد فقیر بادشاہوں اور سلاطین کے بادشاہ ہیں

وَلَكِنِّي أَلْحَمْدُ الْفُقَرَاءِ أَرْبَابَ الْقُلُوبِ الْفُقَرَاءِ تَارِكُوا

اے احمد فقیران صاحب دل اند فقیران گریختہ اند

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر صاحب دل ہیں اور فقیر راہتوں کو

الرَّاحَاتِ وَقَابِلُوا الْبَلِيَّاتِ وَلَكِنِّي أَلْحَمْدُ الْفُقَرَاءِ

راحتہارا و قبول کروند بلا ہارا اے احمد فقیران

بھٹوئیوں کو قبول کرنے والے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

لَا يَخَافُونَ الْمَلَائِكَةَ وَيُظِرُّونَ أَثْقَلَ الْعِزَامَةِ

خوف سے ترسند از فرشتگان سے سیند گران عزمت را

فرشتوں سے خوف نہیں کرتے اور نظر کرتے ہیں بھاری سے بھاری عزامت پہلے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ جَالِسِ الْمَسَاكِينِ وَالْفُقَرَاءِ وَدَعِ الْأَعْيَابَ

اے احمد بنشین یا مساکین و فقیران و ترک کن اسفیلان

اور الہام ہوا کہ اے احمد غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ اور اسیروں

وَالرُّسَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَعْمَرَايَ أَنْ الْفُقَرَاءَ قَطَعُوا

وریشیاں اے احمد سو کند عمر من بد رستی کہ فقیران پیشگی کردہ

اور ریشیوں کو چھوڑ اور الہام ہوا کہ اے احمد تم ہے مجھ کو اپنی عمر کی کہ فقیروں نے قطع کیا

أَمْ رَاحِلٌ قَبْلَ بَلْعِ الْمَنَازِلِ وَوَجِدُوا مَا طَلَبُوا فَسَلَبُوا

از قافلہ رسیدند بہتر لہا و یافتند آنرا کہ طلب کردند پس خاموش

مراحل کو اور پہنچے منازل کو اور پایا جسکو طلب کرتے تھے پس خاموش

فِي مَقْعِدِ الْأَنْسِ يَا إِلَهَ لَعْمَرَايَ أَنْ الْفُقَرَاءَ أَجْبَاءُ

شدند در مقامے کہ محبت دارند بخدا متعالی سو کند عمر من تحقیق فقیران دوستان

ہوئے مقام انس و محبت جنہا میں تم ہے مجھ کو اپنے عمر کی کہ فقیر اللہ کے دوست

اللَّهُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْوَالِي مَوْصُوفٍ بِأَوْصَافِ

خداوند اے احمد ولی ستودہ شدہ بعفتہا

ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد ولی موصوف ہیں اوصاف نبی سے

النَّبِيِّ لِأَنَّ لِلْوَلِيِّ كِرَامَةً وَلِلنَّبِيِّ مَعْجِزَةً فَالْوَلِيُّ

نبی برائے آنکہ مروے را کرامت ہاست و مرنبی را معجزہ است پس ولی را بیاید
کیونکہ ولی کے واسطے کرامت اور نبی کے واسطے معجزہ ہے پس ولی

يُخْفِي الكِرَامَةَ وَالنَّبِيُّ يَظْهَرُ المَعْجِزَاتِ لِأَنَّ

پنہان دارد کرامت را و نبی ظاہرے کند معجزہ را برائے آنکہ ولی
پوشیدہ کرتا ہے کرامت کو اور نبی ظاہر کرتا ہے معجزہ کو کیونکہ ولی کو دعویٰ کا

مَا أَمْرٌ مِنَ الدَّعْوَى وَالنَّبِيُّ أَمْرٌ بِهَا وَكَه

حکم کردہ شدہ است از دعویٰ و نبی را حکم کردہ شدہ ان سے
امر نہیں کیا گیا اور نبی کو دعویٰ کا حکم کیا گیا ہے اور الہام ہوا کہ

يَا أَحْمَدُ مَنِ اخْتَارَ الشُّهْرَةَ يَأْكُرُ وَمَنِ اخْتَارَ

احمد کسے کہ اختیار کند شہرت را رنج بیند و کسے کہ اختیار کند
ان سے احمد جو شہرت کو اختیار کرتا ہے الم پاتا ہے اور جو گناہی کو اختیار کرتا ہے

الْخِيَالَةَ يَسْلَمُ صَاحِبُ الشُّهْرَةِ مَهْمًا

گم نامی سلامت باشد خداوند شہرت اندوہین باشد
سلامت رہتا ہے صاحب شہرت ہوم ہے

وَصَاحِبُ الْخِيَالَةِ مَعْضُومٌ مَنْ كَانَ أَشْهَرًا

و صاحب گم نامی پاک است کسے کہ باشد مشہور تر
اور صاحب گناہی معضوم ہے جو مشہور زیادہ ہوتا ہے

النَّاسِ كَانَ أَكْبَرَ نَقْمَةٍ وَمَنْ كَانَ أَحْمَلَ

آدمیان باشد بیشتر برنج و کسے کہ باشد کم نام تر

وہ اکثر رنج میں ہوتا ہے اور جو گناہ

النَّاسِ كَانَ أَكْثَرَ رَاحَةٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْفُقَرَاءُ

مردمان زیادہ ہوتا ہے وہ اکثر راحت میں ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیران

نزیادہ ہوتا ہے وہ اکثر راحت میں ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

عِنْدَ أَصْحَابِ النَّفُوسِ صَغِيرٍ وَعِنْدَ رَبِّ

نزدیک یاران نفسها حقیرند و نزد خداوندان

اہل نفس کے نزدیک حقیر ہیں اور اہل دل کے

الْقُلُوبِ كَبِيرٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدَ الْفُقَرَاءُ

دلہا نزدیک بزرگ اند اے احمد فقیر

نزدیک بزرگ ہیں اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیر

فَقْرَانِ فَقْرٍ خَرُورِيٍّ وَفَقْرٍ اخْتِيَارِيٍّ

دو فقراند فقر ضروری است و فقر اختیاری است

دو ہیں فقر ضروری اور فقر اختیاری

فَالضَّرُورِيُّ إِذَا آتَى بِهِ إِنْسَانٌ لَا يَصْبِرُ

پس ضروری آنکہ چون بیاید بدان فقر آدمی صبر نکلند

پس فقر ضروری جب انسان پہ آتا ہے تو اسکی شدت پر صبر نہیں کر سکتا

عَلَى سِدَاتِهِ وَيَكْشِفُ عَيْنَ عَسْرَاتِهِ وَكَلِّفُ

برسختی او و اشکار کند از شدت او

اور اسکی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اسے

يَا أَحْمَدَ الْفَقْرَ فَقْرَانِ فَقْرٍ سَوَادٍ الْوَجْدِ فِي

احمد فقر دو فقرند فقر سیاہی روئے در ہر دو جہان

احمد فقر دو ہیں ایک فقر سواد الوجہ

الدَّارَيْنِ وَفَقْرٍ بِيَاضٍ الْوَجْدِ فِي الدَّارَيْنِ

و فقر رویشناہی روی ہر دو جہان است

فی الدارین دوسرا بیاض الوجہ فی الدارین

أَمَّا الَّذِي هُوَ سَوَادُ الْوَجْدِ فَهُوَ فَقْرٌ

اما آنکہ اوسیا ہے روی است پس آن فقر است

پس دو فقر جو دو جہانوں کی رو سیاہی ہے وہ فقر ہے

يَأْتِي بِالْكَفْرِ وَالطَّغْيَانِ وَأَمَّا الَّذِي هُوَ

کہ ہے آرد کفر و عصیان اما آنکہ او

کہ کفر و طغیان کی طرف لاتا ہے اور وہ فقر جس میں سر فریازی

بِيَاضِ الْوَجْدِ فَقَدْ يَجْعَلُ رِضَاءَ الرَّحْمَنِ

روشنائی ہی ست پس تحقیق سے کند رضامندی خدائے

دونوں جہان کی ہے وہ رضائے رحمن کی طرف کھینچتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفَقِيرَ فَهُوَ لِعَلِيمٍ

اے احمد ہر کہ حقارت کند بفقیر پس او خوارست

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ لیم ہے

وَمَنْ عَظَّمَ الْفَقِيرَ فَهُوَ كَرِيمٌ تَعْظِيمُ الْفُقَرَاءِ

وہر کہ بکبری نماید و فقیرا پس اور بزرگ است تعظیم کردن فقیرانرا

اور جو فقیر کو عظیم سمجھے وہ کریم ہے تعظیم فقرا کی عادت

مِنْ شِيمِ الْكِرَامِ وَتَحْقِيرِهِمْ مِنْ عَادَاتِ

از احساق ہائے بزرگانست وحقارت ایشان از عادت ہا

بزرگون کی ہے اور تحقیر انکی کمینوں کی خصلت ہے

الَّذِي أَمَرَ الْفَقِيرَ مَوَدِّبًا وَمَهْدَابًا

کمینہ بدرستی کہ فقیر آداب کردہ شدست و آراستہ شدہ

فقیر صاحب ادب اور تہذیب

وَمَبْجَلٌ وَمَعْظَمٌ وَمَكْرَمٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و شرف دادہ شدہ و گرامی کردہ شدہ اے احمد ہر کہ

اور شرف اور تعظیم و تکریم ہوتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ حَقَّرَ فِي الْوَارِي وَمَنْ

حقارت کند فقیرانرا حقارت کردہ شود در حلق

جو فقیر کو حقیر سمجھے وہ خلقت کی نظر میں خود حقیر ہو جاتا ہے اور

عَظَمَ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ يَعْظُمُ وَلَكِنَّ يَا أَحْمَدُ

فقیران را پس او گرامی کر وہ می شود اسے احمد

جو فقیر کو بزرگ سمجھے اور کسی تعظیم ہوتی ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد

الْفَقِيرَ إِذَا أُوذِيَ غُفِرَ وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبِرَ

فقیر وقتیکہ رنجائیدہ شود آمرزیدہ گردو وقتیکہ مبتلا کر وہ شو صبر دادہ شود

فقیر جب ایذا دیا جاتا ہے تو بخشا جاتا ہے اور جب مبتلا کیا جاتا ہے

أَخْلَاقُهُ سَيِّئَةٌ وَأَعْمَالُهُ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهُ

خلق اور روشن باشد و عملها او مقبول باشد و سخن او

توصیر دیا جاتا ہے فقیر اخلاق روشن ہونے ہیں اور اعمال مقبول ہوتے ہیں قول

صِدْقٍ وَفِعْلُهُ رِفْقٌ أَكَلَهُ قَلِيلٌ وَجِسْمُهُ

درست و کار او خوش خوردن او اندک وزن او

اسکا سچا ہوتا ہے اور فعل اچھا ہوتا ہے اور کھانا فقیر کا قلیل اور بخور طرا ہے اور جسم

هَرِيْلٌ لِبَاسُهُ تَقْوَى وَمَقْصُودُهُ الْمَوْلَى

لاغر لباس او تقوی و مقصود او خداست

دبلا پتلا ہوتا ہے لباس اسکا تقوی ہے اور مقصود مولی ہے

وَلَكِنَّ يَا أَحْمَدُ ذَكَرَ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمَلِكِ

اسے احمد یاد کردن شیخ در حکایت پہچونک

اور الہام ہوا کہ احمد شیخ کا ذکر کرنا کلام میں ایسا ہے جیسا ملک

فِي الطَّعَامِ أَوْ كَالنُّقْرِ فِي الظَّلَامِ أَوْ كَرُوحٍ

در طعام یا همچون نور است در تاریکی یا همچون جان است

طعام میں یا جیسے نور ظلام یا جیسے روح

فِي الْأَجْسَامِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشَّيْخُ أَمِيرٌ وَالْمُرِيدُ

در تنہا اے احمد شیخ امیرکنندہ است

اجسام میں اور الہام ہوا کہ اے احمد شیخ امیر ہے اور مرید

مَامُورٌ الْمُرِيدُ مَنْ لَا يُرِيدُ إِلَّا مَا يُرِيدُ

و مرید امر کردہ شدہ مرید آن است کہ ارادہ نکند مگر آنچه ارادہ دارد

مامور ہے مرید وہ ہے جسکا ارادہ شیخ کے ارادہ کے تابع ہو

بِتَيْجِهَةِ أَيُّهَا الْمُرِيدُ أَحْفَظْ مَا لَقِّنَكَ الشَّيْخُ

شیخ او اے مرید یاد دار چیز میرا کہ امونختہ است ترا شیخ

اے مرید جس چیز کو شیخ تلقین کرے او سکو نگاہ رکھ اور

فَاعْمَلْ بِهَا مَا دَمَتْ حَيًّا أَيُّهَا الْمُرِيدُ لَوْ تَخَالَفَ

پس عمل بآن کن تا وقتے کہ تو زندہ است اے مرید اگر خلاف

اوسپر ہمیشہ جب تک زندگی ہے عمل کر اے مرید اگر تو شیخ کی مخالفت

الشَّيْخِ قَوْلًا أَوْ فِعْلًا لَا تَكُونُ حَسِينَ الْإِرَادَةِ

فرمودہ شیخ کنی از روی قول یا فعل بناشستی تو بد نیک ارادہ

کرے گا قولا و فعلا تو حسن ارادہ کے سے

أَهْلًا وَزَيْنًا ظَاهِرًا بِالْحَاسِنَةِ وَعَالِجًا لِمُرَاقِبَةٍ

مزوار و آراستہ کن ظاہر خود بخوبی و علاج کن مراقبہ

اے مرید آراستہ کر ظاہر کو نیکیوں سے اور علاج کرید یونہی مراقبہ سے

شَعْرًا سِ الْمُرِيدِ حِجَابٌ فَحَلَقَهُ فِي الْإِرَادَةِ

موسے سر مرید پردہ است پس تراشیدن آن در ارادت

سر کے بال مرید کے لئے حجاب ہیں انکا منڈانا ارادت کی رو سے

صَوَابٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ أَكْثَرَ السَّرِّ فِي قَلْبِكَ

نیک است اے احمد پوش سر در دل خود

صواب ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اسرار کو دلیں

كَأَنَّ بَرَّاءَ لَيْسَ قَلْبُكَ مَخْزَنَ الْأَسْرَارِ وَكَهْ

مثل پاکان و نیت دل تو جائے خزانہ اسرار اے

مثل ابرار کے چھپا ورنہ قلب تیرا مخزن اسرار نہیں ہے اے

يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالذِّكْرِ

احمد سے شاید مرید را آنکہ مشغول شود بذكرہا

احمد مرید کو لائق ہے اذکار میں مشغول ہوئے اور رات دن

وَأَنْ لَا يَتْرُكَ أَوْرَادَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَنْبَغِي

و آن کہ ترک نکند وروہائے شبہا و روزہا سزاوار

کے جو وظیفہ ہیں انکو بخھوڑے اور مرید کو چاہیے کہ آنکھوں کو بندھے اور کانوں کو

لِلْمُرَايِدَانِ يَعْطَى عَيْنَهُ وَيَصْمُ أَذُنَهُ وَيَقْطَعُ لِسَانَهُ

مرمیدرا آنکہ پوشد چشم خود را و کر کند گوشش خود را و بر زبان خود را

گنگ کرے اور زبان کو قطع کرے

وَيَعْرِى رَجُلَهُ وَيَنْظُرُ بِالْأَعْيُنِ وَيَسْمَعُ بِالْأُذُنِ

ولنگ کند پائے خود را و بہ بیند بے چشم و بشنود بغیر گوش

اور پیروں کو لنگڑا کرے اور بغیر آنکہ کے دیکھے بغیر کان کے

وَيَنْطِقُ بِاللِّسَانِ وَيَأْخُذُ بِالْيَدِ وَيَمْشِي بِالرِّجْلِ

و سخن کند بغیر زبان و بگیرد بغیر دست و روان شود بغیر پائے

سنے اور بغیر زبان کے بولے اور بغیر ہاتھ کے پکڑے اور بغیر پیر کے چلے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَنْبَغِي لِلْمُرَايِدِ أَنْ يَنْسَلِخَ مِنْ

اے احمد سزاوار است مرمیدرا آنکہ ہر آرد خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو چاہئے

النَّفْسِ لِيَصِيرَ خَيْرَ جِنٍّ وَالْأَنْسِ يَا أَحْمَدُ

از نفس تا بشود بہترین جن و انس اے احمد

کہ نفس سے جدا ہوتا کہ مرتبہ اسکا جن و انس سے بڑا ہوا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ افْتَرَى عَلَى الشَّيْخِ أَوْ عَلَى الْخَلِيفَةِ كَذَا بَأْفَهُ

ہر کہ تہمت کند بہ شیخ یا بر خلیفہ از روئے دروغ پس

پس

جو شیخ یا خلیفہ پر افترا باندے

خَاسِرٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

اور خرابست در دنیا و آخرت اے احمد ہر کہ

تہمت و ہرے دنیا اور آخرت میں لڑے ہیں ہر اور الہام ہوا کہ اے احمد

أَذَى الشَّيْخِ وَالْخَلِيفَةِ فَكَانَمَا أَذَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

آزار دہد شیخ را یا خلیفہ را پس گویا کہ آزار دہد خدا را و

جتنے شیخ یا خلیفہ کو ستایا گویا اللہ اور رسول کو ستایا

وَرَسُولِهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ

رسول ورا اے احمد وقتی کہ در آئے تو خانہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جب تو کسی مشائخ کے مکان پر

أَحَدٍ مِنَ الْمَشَائِخِ فَلَا يَلْتَقِ يَمِينًا وَسِمَالًا

یک از مشائخان پس التقات کن جانب راست و جانب چپ

جاوے تو داییں بائیں نہ دیکھنا چاہئے

وَكَلَّ طَائِرًا اسَكَ مَغِيضًا عَيْنَيْكَ وَإِذَا جَلَسْتَ

و سرنگون کن پوشیدہ چشم خود و چون نشینی پیش او

اسکی خدمت میں سر جھکا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھا چاہئے

بَيْنَ يَدَيْهِ فَاحْضِرْ ذَهْنَكَ وَضِعْ أَذُنَيْكَ

پس حاضر دار ذہن خود را و بنہ ہر دو گوش

اور اگر اسکے سامنے بیٹھے تو ذہن کو حاضر کرنا چاہئے اور

إِلَى كَلَامِ النَّاصِحِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا مَشَيْتَ

خود را بطرف نصیحت گو اے احمد

جو وہ فرماویں انکے کلام ناصح سنا چاہئے اور الہام ہوا کہ اے احمد جب چلو

مَعَ الشَّيْخِ فِي الطَّرِيقِ فَأَمْشِ خَلْفَهُ وَلَا

باشیخ درراہ پس روان شود پس او

شیخ کے ساتھ راستہ تو اسکے پیچھے پیچھے چلنا

تَمْشِ أَمَامَهُ وَيَمِينَهُ شِمَالَهُ مِرَاعَاةً لِلْأَدَبِ لَهُ يَا أَحْمَدُ

و مرد پیش او و جانب راست او و جانب چپ او ہر عایت ادب

آگے اور دائیں بائیں نچلنا کیونکہ خلاف ادب ہے

مِنَ التَّفَتِّ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ يَمِينًا وَسِمَالًا

ہر کہ بیند بحضور شیخ راست و چپا

اور جو شخص شیخ کے رو برو دائیں بائیں

وَلَمْ يَجِزْ ذِهْنُهُ فَقَدْ نَسَبَ إِلَى سُوءِ الْأَدَبِ

حاضر نہداشت ذہن خود را پس تحقیق نسبت کرد بسوے بد ادب

دیکھے اور اپنے ذہن کو حاضر نہ کرے وہ بے ادب

وَفَاتٍ مِنْهُ الْفَوَائِدُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ السَّرَادَةُ

دبر وازو نیتبھائے نیک اے احمد مردودے

شمار کیا جاتا ہے اور وہ فوائد کو فوت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد مردود

رِدَّتَانِ رِدَّةً فِي الشَّرِيعَةِ وَرِدَّةً فِي الطَّرِيقَةِ

دو مردودے است مردودے در شریعت و مردودے در طریقت

دو طرح کے ہیں مزدود شریعت اور مردود طریقت

أَمَّا الرِّدَّةُ الْأُولَى فَهِيَ إِذَا خَرَجَ مُسْلِمٌ مِنْ

ابا مردودے اول پس آن وقتے کہ بیرون آمد مسلمان از

مردود شریعت اسکو کہتے ہیں کہ مسلمان ہو کر دائرہ اسلام سے نکل

الْإِسْلَامِ صَارَ مُرْتَدًّا فِي الشَّرِيعَةِ فَالرِّدَّةُ

مسلمانی شود مردود در شریعت و مردودے

جائے اور مرتد ہو جائے

فِي الطَّرِيقَةِ إِذَا خَرَجَ أَمْرِيًّا مِنْ أَمْرِ الشَّيْخِ

در طریقت است وقتیکہ کہ برآید مرید از سرمودہ شیخ

اور مردود طریقت اسکو کہتے ہیں کہ مرید ہو کر شیخ کا

يَهُوَ صَارَ مُرْتَدًّا فِي الطَّرِيقَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پس او شود مردود طریقت اے احمد

حکم زمانے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْغُسْلُ غُسْلَانِ غُسْلِ الشَّرِيعَةِ وَغُسْلُ

غسل دو غسل اند غسل شریعت است و غسل

غسل دو ہیں غسل شریعت اور غسل طریقت غسل شریعت یہ ہے کہ

الطَّرِيقَةُ فَغَسَلَ الشَّرِيعَةَ أَنْ يُصَبَّ الْمَاءُ

طریقیت است پس غسل شریعت آنکہ بریزد آب

کسر پر اور تمام جسم پر پانی ڈالا جائے

عَلَى الرَّأْسِ وَسَائِرِ الْأَيْدِيَّانِ وَغَسَلَ الطَّرِيقَةَ

بر سر و تمام بدنہا و غسل طریقیت

اور غسل طریقیت

بَارِضَاءِ الشَّيْخِ بَعْدَ الْعِصْيَانِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

برضامندی شیخ است بعد از گناہان اے احمد

یہ ہے کہ بعد گنہ کرنے کے شیخ کو راضی اور خوشنود کیا جائے اور الہام ہوا کہ اے احمد

الْوَضُوءُ وَضُوءَانِ وَضُوءِ الشَّرِيعَةِ وَوَضُوءِ

وضو دو وضو اند و وضو شریعت است و وضو

وضو دو ہیں وضو شریعت اور وضو طریقیت وضو شریعت کا

الطَّرِيقَةَ وَضُوءِ الشَّرِيعَةِ فَغَسَلَ الْوَجْهَ

طریقیت وضو شریعت پس غسل روئے

اس طرح ہوتا ہے کہ مونہہ ہاتھ پاؤں دھوئے جاویں

وَالْيَدَيْنِ وَمَسَّحَ الرَّأْسِ وَغَسَلَ الرَّجْلَيْنِ

و دو دست و مسح سر و شستن دوپائے

اور مسح کیا جائے کٹھنوں اور تالاب کے پانی سے

بِمَاءِ الْاَوْدِيَةِ وَالْاَبَارِ وَوَضُوْءِ الطَّرِيقَةِ

آبِ تَالَابِ وَبِحَابِهَا وَوَضُوْءِ طَرِيقَتِ

اور وضو طریقت کا یہ ہے

هُوَ الْغَسْلُ وَالْمَسْحُ بِمَاءِ الْحَضْرَاءِ

آن شستن و مسح کردن آبِ حَضْرٍ و

کہ خدا کی بندگی میں حضور اور

الرَّغْبَةِ فِي طَاعَةِ الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

رغبت در عبارت خدا کہ قوی بسیار بخشندہ است اے احمد

رغبت کے پانی سے دلو غسل دیا جائے اور مسح کیا جائے الہام ہوا کہ اے احمد

الْمَعْصِيَةِ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهَا إِلَّا التَّوْبَةُ وَلَهُ

گناہ کردن دردیست کہ درمان ندارد مگر توبہ علاج اوست اے

گناہ ایسا مرض ہے جسکی کوئی دوا نہیں سوائے توبہ کے

يَا أَحْمَدُ التَّجْرِيْدُ تَجْرِيْدَانِ تَجْرِيْدَانِ

احمد تنہائی و تنہائی است تنہائی

اے احمد تجرید دو ہیں ایک تجرید صوری دوسری تجرید معنوی

صَوْرِي وَتَجْرِيْدُ مَعْنَوِي وَالصَّوْرِي

ظاہری و تنہائی باطنی و ظاہری

ایک تجرید صوری دوسری معنوی تجرید ظاہری

هُوَ اِنْ يُجْرَدَ الْجَسَدَ عَنِ الْكِسْوَةِ وَاللِّبَاسِ

انت کہ مجرود کند تن را از کسوت و پوشیدن فاخر

ظاہری یہ ہے کہ جسم کو کسوت اور لباس سے

هَذَا تَجْرِيدُ الْمُبْتَدِئِينَ وَالْمَعْنَوِيِّ هُوَ اِنْ يُجْرَدَ

این تجرید مبتدیان سے و تجرید باطنی آنکہ

مجرود کیا جاوے یہ تجرید مبتدیان کی ہے اور تجرید باطنی یہ ہے کہ

النَّفْسِ عَنْ صِفَاتِهَا الذَّمِيمَةِ وَعَادَاتِهَا

بازو در وجود از صفتہا ناشایستہ و عادتہا سے

نفس صفتات ذمہ سے اور عادات

الْقَبِيحَةِ فَهَذَا تَجْرِيدُ الْمُتَرَهِّينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بد پس نیست مجرود شدن کاملان اے احمد

تبیحہ سے مجرود کیا جائے یہ تجرید متہون کی ہے اے احمد

التَّجْرِيدُ عِنْدِي اِنْ جُرَدَ السَّالِكُ نَفْسَهُ

تہسائی نزد من این است کہ مجرود کند دوندہ نفس خود را

نیرے نزدیک تجرید یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو

عَنِ الْبَاسِ الشَّهَوَاتِ وَالْمَالُوفَاتِ

از پوشاک شہواتہا و الفت گرفتہ شدہ

شہوات اور مالوفات سے

وَيُوجِبُهَا بِأَشَدِّ الرِّيَاضَاتِ وَالْمَجَاهِدَاتِ

و تکلیف و ہدا اور اسخت پر ہینرا و مشقیہا

مجرد کیرے اور سخت سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کے سرنگی سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ التَّفَرُّيدُ أَنْ يَفْرِدَ الْقَلْبَ عَنْ

اے احمد تفرید اپنت کہ مجرد کند دل را از

بہو کر سے اے احمد تفرید یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو

جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمَكْنُونَاتِ وَيَدْعُوهُ

جمع آفریدہ شدگان و پیدا شدگان و بخاند دل را

تمام مخلوقات اور مکنونات سے جدا کرے

إِلَى خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

بسوئے پیدا کنندہ زمین و آسمان اے احمد

اور خالق اور سموات کی طرف لگائے اے احمد

فَوَائِدُ الْعَزَلَةِ سَبْعَةٌ الْأُولَى نِجَاةٌ

نامد ہار گوشہ نشینی ہفت است تختیں خلاصی

عزلت کے سات و نامدہ ہیں اول مخلوق کا بچنے سے نجات

الْمَخْلُوقِ مِنْكَ وَالثَّانِيَةُ غَطُّ الْعَيْنِ عَنْ نَظَرِ

خلق از تو و دویم پوشش چشم از دیدن

دوسرے حرام پر نظر نہ پڑنا

الْكُرَامِ وَالثَّلَاثَةَ صِيَانَةَ الْأُذُنِ عَنِ سَمَاعِ

حرام و سیوم نگاہداشتن گوش از شنیدن

تیسرے جھوٹی باتیں کانوں میں نہ پڑنا

الْبَاطِلِ وَالرَّابِعَةَ مَنَعَ اللِّسَانَ عَنِ الْغَيْبِ

دروغ و چہارم منع کردن زبانرا از غیبت

چوتھے غیبت سے زبان کا روکنا

وَاللُّغْوِ وَالْخَامِسَةَ الْإِسْتِغْنَاءَ عَنِ مَشْيِ

و پہلے گوی و پنجم تو نگری او مشی

پانچویں چلنے پھرنے سے بے پیرہا ہونا

الْقَدَمِ وَالسَّادِسَةَ دَوَامَ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ

قدم و ششم ہمیشہ طاعت و عبادت کردن

چھٹے عبادت و طاعت ہمیشہ کرنا

وَالسَّابِعَةَ الْإِنْسَانَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

دہم و سابع انسان کی محبت بخداے تعالیٰ اے احمد

ساتویں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہونا - اے احمد

السِّيَاحَةَ سِيَّاحَتَانِ سِيَّاحَةَ الظَّاهِرِ

مسافرت دو نوع ست مسافری ظاہر

سیاحتیں دو ہیں ایک سیاحت ظاہر کی

هِيَ أَنْ يُسَيِّرَ السَّالِكُ فِي الْمَفَاوِزِ

آنکہ مسافری کند سالک در دیہہ ہا

دوسری باطن کی سیاحت ظاہر کی یہ ہے کہ سفر کرے سالک قصبوں

وَالْبِلَادِ وَيَقْطَعُ الْمَسَاجِلَ

وشہر ہا و بگدرو قافلہا

اور شہروں کا اور قطع کرے مراحل

..... وَالْمَنَازِلَ وَالسِّيَاحَةَ

ومنازلہا ومسافرت

اور منزلوں کو

الْبَاطِنِ أَنْ يُسَيِّرَ فِي الْقَلْبِ وَيَقْطَعُ مَا

پوشیدہ آنکہ مسافرت کند در دل و بیدانچہ

اور باطن کی سیاحت یہ ہے کہ سفر کرے سالک قلب میں اور قطع کرے

نَبَتٍ فِيهَا مِنْ أَشْجَارِ الْوَسَاوِسِ وَالْقَوَاجِسِ

روئیدہ است در آن از درختان وسواس و ہوا و بدی

اشجار ہوا جس اور وسواس کو جو دل میں اوکے ہیں

وَلَكِنَّ يَأْخُذُ الصُّوفِيَّ ثَلَاثَةَ أَحْرَفِ الصَّادِ

اے احمد صوفی تہ حرف است صاد

اے احمد صوفی کے تین حرف ہیں صاد

وَالْوَاوُ وَالْفَاءُ فَمِنْ الصَّادِ يَتَوَلَّدُ الصَّفَاوُ

دواؤ و ف پس از صا د پیدا شود صفائی دل

واو نے صا سے پیدا ہوتی ہے

مِنَ الْوَاوِ يَتَوَلَّدُ الْقَوَاوُ وَمِنَ الْفَاءِ يَتَوَلَّدُ

وازاؤ و پیدا شود وفا وا ز ف پیدا شود

واؤ سے وفا نے سے فنا

الْفَنَاءُ كُلُّ فَقِيرٍ فِيهِ هَذِهِ الصِّفَاتُ فَمَنْ

ہر فقیر کیہ درو این صفات باشد است او

اور جس فقیر میں یہ صفاتیں پائی جاتی ہیں اسکو

بِالْفَقْرِ وَمَنْ لَيْسَ الصَّوْفُ لِلشَّهْوَةِ وَالزَّيْنَةِ

بہرہ یا بد فقر و کسے کہ پوشیدہ صوف را برائے شہوت و زینت

فقیری کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اور جو فقیر صوف کو شہرت اور زینت

فَلْيُبِكْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَرَادَ قَهْرَ النَّفْسِ فَعَلَيْهِ

پس باید کہ گریہ بر نفس خود و کسے کہ خواہد قہر نفس پس بروست

کے واسطے پہنتا ہے اسے اپنے نفس بررونا چاہئے اور جو چاہے کہ نفس پر

أَنْ يَلْبَسَ الشَّعْرَ كَأَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ

تہنکہ پوشش پشمینہ برائے آنکہ تحقیق عیسی بروے سلام باد بود کہ

غالب آئے اسکو پشمینہ پہننا چاہئے۔ کیونکہ عیسی علیہ السلام نفس کے

يَلْبَسُ الشَّعْرَ لِقَهْرِ النَّفْسِ الْوَبْرَ لِيَأْسَ الْحُكَمَاءُ

کہ مے پوشید۔ پشمینہ برائے قہر نفس پشم پوشاک حکیمانست

وہاٹے کہ پشمینہ پہنتے تھے وہہ پوشاک حکیموں کی ہے

فَمَنْ لَبَسَ الْوَبْرَ يَنْبَغُ لَهُ أَنْ يَكُونَ حَكِيمًا

پس کئے پوشید پشم را سزاوارست مراورا آنکہ باشد او حکیم

پس جو وہہ کو پہنے اسکو چاہئے کہ حکم ہووے

أَوْ حَمُولًا كَالْأَبْلِ يَنْبَغُ لِلْفَقِيرِ أَنْ يَلْبَسَ

یا پیار حمل کند مثل شتر سزاوار است مرفقیر را آنکہ پوشد

یا اونٹ کی طرح بوجھ اٹھاوے فقیر کو چاہئے

الْخِرْقَةَ بِالْمَعْنَى لَا يَأْتِيهِمْ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

پیرہن بحقیقت نہ برائے ہوا اے احمد

کہ خرقہ کو پہنے ساتھ معنی کے خواہش نفس کے لئے نہ پہنے اسی احمد

لَا يَجِلُّ لِلْفَقِيرِ أَنْ يَلْبَسَ الْخِرْقَةَ لِيَعْرِفَ بِهَا

علاں نیست مردرویش را آنکہ پوشد پیرہن برائے آنکہ

فقیر پر خرقہ اس نیت سے پہنتا کہ

وَلِيُتَّهَمَ بَيْنَ النَّاسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَا يَجِلُّ

مشہور، مشہور بان و مشہور گرد میان مردان اے احمد علاں

مشہور و معروف ہونے حرام ہے اے احمد

لَا يَجْعَلُ لِنَفْسِهِ أَنْ يُكْرِهَ وَيُكْرِهَ بِغَيْرِ إِذْنٍ

حلال نیست مرید را آنکہ بہ پوشد پیرہن را بے حکم

فقیر بغیر اذن شیخ کے غرقہ پہننا حرام ہے

الشَّيْخُ لَيْسَ الْإِعْتِبَارُ بِالْخِرْقَةِ وَإِنَّمَا الْإِعْتِبَارُ

شیخ نیست اعتبار بخرقہ ونیست اعتبار

اور خرقہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار

بِإِذْنِ الشَّيْخِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ لَيْسَ الصُّوفِ

مگر حکم شیخ اسے احمد ہر کہ بہ پوشد لباس پشم

شیخ کے حکم کا ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد چنے صوف کو پہننا

فَهُوَ صَوْفِي لِبَاسِي وَمَنْ صَفَا قَلْبَهُ فَهُوَ

پس اوصوفی لباسے است وکسے کہ پاک فار و دل خود پس او

وہ صوفی لباسی ہوا اور جس نے اپنے قلب کو

صَوْفِي فِي مَعْنَوِيٍّ مَنْ لَيْسَ الصُّوفِ وَلَمْ

صوفی است از روئے حقیقت کسے کہ پوشد

صاف کیا وہ صوفی معنوی ہوا جو شخص صوف کو پہنے

يَصِفُ قَلْبَهُ فَهُوَ صَوْفِي عِنْدَ النَّاسِ

صاف بناشد دل او پس اوصوفی است نزدیک آدمیاں

اور قلب اسکا صاف نہوے وہ عوام کے نزدیک صوفی ہے

لَعِنْدَ اللَّهِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو سَعِيدٍ الْوَاحِشِيُّ

مزدیک خدا تعالیٰ گفت شیخ ابو سعید الواحشی

اللہ تعالیٰ کے مزدیک نہیں ہے حضرت ابو سعید الواحشی

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَجْرَقَهُ كَفَنَ الْأَحْيَاءِ وَمِيرَاثُ

رحمت خدا بر او یاد پیرہن کفن آدمیان زندہ است و میراث

رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ خرقہ کفن زندوں کا ہے اور میراث انبیاء

الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ الْخُرْقَةُ قِسْطُ

پیغمبران و ولیائست پیرہن عدل و انصاف

اور اولیاء کی اور خرقہ ترازو دین کی ہے

أَهْلُ الدِّينِ وَعَلَامَاتُ أَهْلِ الْيَقِينِ

اہل دین است و نشانیہائی اہل یقین است

اور علامت اہل یقین کی ہے

الْخُرْقَةُ سِتْرُ الْعَيْبِ وَمِفْتَاحُ الْغَيْبِ

خرقہ پردہ عیب است و کلید غیب

خرقہ پوشیدہ کرنے والا عیب کا ہے اور کئی عیب کی

الْخُرْقَةُ حَلِيَّةُ الْأَخْيَارِ وَمَشَقَّةُ الْأَشْرَارِ

خرقہ زیورِ اخیار کا ہے و مشقت سخت کاراں

خرقہ زیورِ اخیار کا ہے اور مشقت اسرار کی

الْخِرْقَةُ بَرَاءَةٌ مِنَ الْعَالَمِينَ وَهَيْبَةُ الْفَاسِقِينَ

خرقہ نیکی و پاکی است از عالمیان و ترس فاسقانرا

خرقہ پاکی دونوں جہان کی ہے اور ہیبت فاسقوں کے لئے ہے

الْخِرْقَةُ زِينٌ عِنْدَ الْحَقِّ وَشَيْنٌ عِنْدَ الْخَلْقِ

خرقہ نیکیست نزد خدا تعالیٰ و بدست نزد مخلوق اللہ

خرقہ ہر ایک کی زینت ہے اور برا ہے نزدیک خلق کے

الْخِرْقَةُ عِزَّةٌ أَصْحَابِ الْأَشْرَافِ وَمَذَلَّةٌ

خرقہ عزت یاران نجیب است و مذلت

خرقہ اصحاب اشرف کی عزت ہے اور فافلون کے لئے مذلت

إِخْتِيَارُ الْغَفْلَةِ الْخِرْقَةُ مَرْجِعُ الْخَائِفِينَ

اختیار غافلان خرقہ جائے باز آمدن ترسندگان است

خرقہ مرجع خائفون کا ہے

قَالَ الْجَنِيْدُ التَّصَوُّفُ مَيْدَانٌ عَلَى ثَمَانٍ

گفت جنید علم توحید بیست و ہشت

حضرت جنید نے فرمایا کہ تصوف کی بنیاد آٹھ چیزوں پر ہے

خِصَالُ السَّخَاوَةِ وَالرِّضَاءِ وَالصَّبْرِ وَالْإِيثَارِ

خصالت سخاوت و راضی بودن و صبر کردن و ایثار کردن

سخاوت صبر رضا ایثار

وَالْغُرَابَةَ وَكَيْسَ الصُّوفِ وَالسِّيَّاحَةَ وَالْفَقْرَ

عزت و پوشیدن پشم و گشتن اطراف عالم و فقر

عزبت لبس صوف سیاحت فقر

فَالسَّخَاةَ فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ

پس سخاوت در ابراهیم بود در تمہارہ خدا بروے باد

سخاوت حضرت ابراهیم علیہ السلام میں تھے

الرِّضَاءَ فِي إِسْمَاعِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالصَّبْرَ

ورضا در اسماعیل بود در تمہارے خدا بروے باد صبر

اور رضا حضرت اسماعیل علیہ السلام میں اور صبر

فِي أَيُّوبَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْإِثَارَةَ

در ایوب بود در تمہارے خدا بروے باد و ایشارہ کردن

حضرت ایوب علیہ السلام میں اور ایشارہ

فِي زَكَرِيَّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْغُرَابَةَ

در زکریا بود در تمہارے خدا بروے باد و مسافرت در

زکریا علیہ السلام میں اور عزبت حضرت

فِي يَحْيَى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكَيْسَ الصُّوفِ

یحیٰی بود در تمہارے خدا بروے باد و پوشاک پشم

یحیٰی علیہ السلام میں اور لبس صوف

فِي مُوسَى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالسِّيَاحَةُ

در موسی رحمتہائے خدا بروے باد و گشتن باطراف

حضرت موسی علیہ السلام میں اور سیاحت

فِي عِيسَى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْفَقْرُ فِي

در عیسیٰ بود رحمتہائے خدا بروے باد و فقر در

حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور فقر

مَحْمَدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ قَالَ

محمد رحمتہائے خدا بروے باد و سلامتی - گفت

حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں - کہا

الْحُسَيْنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

حسن بصری رحمت خدا بروے باد

حضرت حسن بصری رحمت اللہ علیہ نے

فِي الْعَصَائِدِ خِصَالِ سُنَّةِ الْأَنْبِيَاءِ

در عصا شش خصلتہا است سنت پیغمبران است و

عصا میں چھ خصلتیں ہیں طریقہ انبیاء کا اور

زَيْنُ الصَّالِحِينَ وَوَسْلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ

زینت صالحین و سلاح است بر دشمنان

زینت صالحین کی اور دشمنوں کے لئے ہتھیار

يَعْنِي الْكَلْبَ وَالْحَيَّةَ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَعَوْنُ الضُّعْفَاءِ

یعنی سگ و مار و سوار اینہا و مددِ ضعیفانست

یعنی سگتے اور سانپ وغیرہ کے واسطے اور ضعیفوں

وَرَعْمُ الْمُنَافِقِينَ وَزِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَةِ وَ

ورع منافقان است و زیادتی در نیکی است

کے لئے مددِ منافقوں کے لئے رنج اور نیکی میں زیادتی

يُقَالُ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ مَعَ الْعَصَا هَرَبًا

وگفتہ شدہ است وقتے کہ باشد مؤمن با عصا گریزد

اور کہتے ہیں جب کسی کے پاس عصا ہوتا ہے

عِنْدَ الشَّيْطَانِ وَيَجْشَعُ الْمُنَافِقُ وَالْفَاجِسُ

ازو شیطان وترسد منافق و فاسق

تو شیطان اس سے بھاگتا ہے اور منافق ڈرتا ہے

مِنْهُ وَقِيلَ فِيهَا أَلْفُ نُوْرٍ مِنَ الْمُنَافِعِ كَمَا

ازو وگفتہ شدہ بدین ہزار روشنی از سوو ہا است چنانچہ

اور کہا گیا ہے کہ اس میں ہزار قسم کے منافع ہیں جیسا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

گفت خدائے تعالیٰ در قصہ موسیٰ علیہ السلام

کہا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام

وَمَا تَلَكَ يَمِينِكَ يَا مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ

وچیت این بدست راست تو اے موسیٰ گفت موسیٰ میں عصاے من است
کے قصہ میں کہ اے موسیٰ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں حضرت موسیٰ نے

أَلَوْ كَأَعْلِيهَا وَ أَهْشُرُ بِهَا عَلَى عَنِي وَ لِي فِيهَا

تکیہ میکنم ہمیں و میرا تم میں ہر ہاے خود و نیز بہت

جواب دیا کہ یہ عصا ہے اسپر میں تکیہ کرتا ہوں اور بکریوں کو ہانکتا ہوں

مَا رِبِّ أَحْرَى كُلِّ عَمَارٍ بِالذُّورِ سَكَنُوا فِي الْقُبُورِ

مراد ترین مقاصد دیگر۔ ہر آنکہ عمارت کند بخا نہلے خودے باشند در قبرها

اور بہت سے اس میں میرے مقاصد ہیں جو کوئی عمارت کرتا ہے اپنے گھون میں گنہگار نہیں

وَمَنْ رَأَى عَيْبًا لِنَفْسِهِ لَمْ يَرِ عَيْبًا

وہر کہ بیند عیب ہائے ذات خود نہ بیند او عیب ہائے

اور جو کوئی اپنی غیب دیکھے وہ غیر کے عیب نہیں دیکھتا

غَيْرِ مَنْ مَلَكَ أذْنِيهِ وَعَيْنِيهِ لَا يَقْدِرُ

غیر خود ہر کہ نگاہ دارد ہر دو گوش خود و دو چشم خود قادر نباشد

جو کوئی اپنے کانوں اور آنکھوں کو نگاہ رکھتا ہے

الشَّيْطَانِ عَلَيْهِ وَمَنْ مَلَكَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

شیطان ہر وہر کہ نگاہ دارد و دو دست خود و دو پاے خود

اسپر شیطان قابو نہیں پاتا اور جو اپنے ہاتھ اور پاؤں کو

لَا يَتَّوِطُّنُ الشَّيْطَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

نباشد مقیم شیطان حضور او اے احمد

نگاہ رکھتا ہے اسکے اوپر شیطان مقیم نہیں ہوتا ہے

مَنْ شَهْرًا بَيْنَ الْخَلَائِقِ لَمَّا مِنْ مِّنَ الْبَوَاقِ

ہر کہ شہرت کرد میان خلائق ایمن نباشد از بلاکت

جو مخلوق میں مشہور ہے وہ امن نہیں پاتا بلاکت سے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مِنْ عَاشٍ غَامِضًا فِي النَّاسِ بَدَأُ

اے احمد ہر کہ زندگانی کرد بضرورتی میان او میان ہمیشہ

اے احمد جو شخص ہمیشہ لوگوں میں گنہامی سے زندگی بسر کرتا ہے

يَسِيرُ إِلَيْهِ وَيُنَاسِرُ سِرْمًا مِنْ عَاشٍ

آسان شود کار او و اشارت کردہ شود ہمیشہ - ہر کہ زندگی کند

اسکا کام آسان ہوتا جاتا ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے ہمیشہ

عَاشٍ غَامِضًا سَلَامًا مِنَ الْآفَاتِ وَمِنْ شَهْرٍ

بفروتنی سلامت باشد از آفات و ہر کہ شہوت کرد

جو گنہامی سے زندگی بسر کرتا ہے آفات سے سلامت رہتا ہے

وَعَرَفَ فَقَدْ وَقَعَ فِي الْبَلِيَّاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

و معروف و مشہور و معروف تحقیق بیفتد و بلا ہا اے احمد

اور جو مشہور و معروف ہوتا ہے وہ بلاؤں میں پہنچتا ہے اے احمد

يَا أَحْمَدُ عَلَمَاتُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ

اے احمد نشانیہا منافق سے است دل شکایت

اے احمد منافق کی نشانیاں تین ہیں قلب شکایت

لِسَانٌ سَاهِيٌّ بَدَنٌ طَارِعِيٌّ وَقَالَ

کنندہ زبان سہوکنندہ بدن باغی و عاصی گفت

کرنے والا زبان سہو کرنے والی بدن باغی ہونے والا

أَبُو الْقَاسِمِ السَّمَرَقَنْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

ابوالقاسم سمرقندی رحمت خدائے تعالیٰ

حضرت ابوالقاسم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

عَلَمَاتُ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَةٌ قَلْبٌ شَاكِرٌ لِسَانٌ

بروے نشانیہاے مومن سے است دل شکرکنندہ زبان

مومن کی تین علامتیں ہیں قلب شاکر لسان

ذَاكِرٌ بَدَنٌ صَابِرٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الذِّكْرُ يَعْصِمُ

ذکرکنندہ بدن صبرکنندہ اے احمد ذکر پاک میبند

ذکر بدن صابر اور الہام ہو کہ اے احمد ذکر پاک کرتا ہے

مِنَ الْخُضُورِ وَيَهْدِي إِلَى الْمَذْكَورِ وَكَهْ

از حضور وراہ سے نماید بسوے مذکور

حضور سے اور راہ کہلاتا ہے طرف مذکور کے

يَا اَحْمَدُ الَّذِي كَرَّمَتْ رِيْلَهُ الْهُوَ اَجْبَدُ وَ مَحْرَقُ الْوَسَاوِرِ

اے احمد یاد خدا زبیراں کتندہ بدیست و سوزندہ و سواسہا۔

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر ہوا جس کا زائل کرنے والا ہے اور سوساں کا جلا نیرالا

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ ذِكْرُ الشَّيْخِ فِي الْكَلَامِ كَالْمَلْحِ

اے احمد ذکر بزرگ در سخن نک

الہام ہوا کہ اے احمد ذکر شیخ کا کلام میں مثل نک کے ہے

فِي الطَّعَامِ اَوْ كَالنُّوْرِ فِي الظُّلَمِ اَوْ كَالرُّوْحِ

در خوردش یا روستنائی در تاریکی یا جان در

طعام میں یا نور کے ظلام میں یا روح کے اجسام میں

فِي الْاَجْسَامِ وَ لَهُ يَا اَحْمَدُ الْمَوْلَى سَحِيحٌ لَا

تہا است ابے احمد موعے زندہ است نئے میرد

الہام ہوا کہ اے احمد مولی زندہ ہے

يَمُوتُ وَ كَذَلِكَ اَوْلِيَاءُ الْمَوْلَى لَا يَمُوتُونَ لِاَنَّ

وہچین دوستان موعے نئے میرد زہراچہ

کبھی نہیں مرے گا اور ایسے ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں انکو موت نہ آئے گی

الْمَوْلَى قَدْ سَحِيَ بِمَعْرِفَةِ الْمَوْلَى فَهُوَ بِالْبَقَاءِ

بدستی کہ ولی تحقیق زندہ است بموت موعے پس او بہ زندگی

کیونکہ ولی زندہ ہوتا ہے اللہ کی معرفت سے پس اسکا باقی رہنا ظاہر ہے

أَحْرَىٰ وَأَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ عَصَىٰ نَفْسَهُ

لائیق و اول است اے احمد کسے کہ مخالفت کند نفس خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو اپنے نفس کی نافرمانی کرتا ہے

فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ نَفْسَهُ فَقَدْ

پس تحقیق اطاعت کند آنکس خدا را و کسے کہ اطاعت کند نفس خود را پس

اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو نفس کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ

عَصَىٰ اللَّهُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ دَعَا نَفْسَكَ وَ

تحقیق مخالفت کند آنکس خدا را اے احمد بلزار تو نفس خود را و

کی نافرمانی کرتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد نفس کو چھوڑ اور

تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهَا تَبْعُكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

نزدیک شو بسوسے خدا پس بد رستی کہ آن نفس دور میدارد ترا اے احمد

اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر کیونکہ نفس تجھ کو خدا سے دور کرتا ہے اے احمد

إِذَا قُوَّتِ النَّفْسُ ضَعُفَ الْقَلْبُ وَإِذَا

وقتی قوت وہی تو نفس را ضعیف شود دل و رفتیکہ

جب نفس قوی ہوتا ہے قلب ضعیف ہوتا ہے اور جب نفس

ضَعُفَتِ النَّفْسُ فَقَدْ قُوَّتِ

زبون شود نفس پس تحقیق قوی گردد

ضعیف ہوتا ہے تو قلب قوی ہوتا ہے

الْقَلْبُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ النَّفْسُ الْمَطْمِئِنَّةُ

قلب اے احمد نفس قبول کنندہ

اے احمد نفس مطمئنہ بندگی کی طرف

تُعِينُ صَاحِبَهَا عَلَى الطَّاعَاتِ

مے آرد صاحب خود را ہر بندگی

معنیت سے لاتا ہے اور نفس امارہ معصیت کی طرف

وَالنَّفْسُ الْأَمَارَةُ تَجْرِصَاحِبَهَا إِلَى الْمَعْصِيَةِ

و نفی کہ حکم کنندہ است مے کشد صاحب خود را بسببے گناہ

بلاتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ نَفْسٌ عَدُوٌّ فَلا تُطِعْهَا

اے احمد نفس تو دشمن تبت پس اطاعت کن

الہام ہوا کہ اے احمد نفس ترا تیرا دشمن ہی اسکی اطاعت نہ کر

فَإِنْ إِطَاعَتْهَا مَعْصِيَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَهُ يَا

آنرا پس ببردستی کہ اطاعت کروں آن گناہ خدا تعالیٰ است اے

کیونکہ اس کی اطاعت اللہ کا گناہ ہے الہام ہوا کہ اے

أَحْمَدُ مَنْ انْقَطَعَ مِنَ النَّفْسِ فَقَدْ انْقَضَ

احمد کسے کہ جدائی کند از نفس پس تحقیق نزدیک شد

احمد جسنی نفس کو چھوڑا پس ملا

إِلَى الرَّبِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فَرَطُ الْمَحَبَّةِ يُورِثُ

آنکس بسوے خداے اے احمد بسیارے دوستی سے بخشد

رب سے الہام ہوا کہ اے احمد زیادتی محبت کی پیدا کرتی ہے

دَوَامَ الذِّكْرِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الشُّوقُ يُورِثُ

ہمیشگی ذکر سے اے احمد شوق سے بخشد

دوام ذکر کو اور الہام ہوا کہ اے احمد شوق موجب

الْحَرَكَةِ وَالْوَصْلُ يُورِثُ السُّكُونَ لَهُ يَا أَحْمَدُ

بی قوامی و ملاقات سے بخشد آرام اے احمد

حرکت کا ہوتا ہے اور وصل سکون کا باعث ہوتا ہے اے احمد

مَنْ اتَّبَعَ الْهَوَى فَقَدْ هَوَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

کسے کہ تبعیت کند خواہش را پس تحقیق ہلاک شد اے احمد

جو خواہش کا تابع ہوا وہ ہلاک ہوا الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ أَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا وَرَغِبَ فِي الْعَقْبَى

کسے کہ انکار کند از دنیا و خواہش کرد در جنت

جینے دنیا سے منہ موڑا اور عقبی کی خواہش کی

فَهُوَ زَاهِدٌ وَمَنْ لَمْ يَمِيلْ إِلَيْهِمَا وَطَلَبَ

پس آن شخص زاہد است و کسے کہ خواہش می کند سوئے آن ہر دو و طلب کرد

وہ زاہد ہے اور جینے دونوں کی طرف

المُولَىٰ فَهُوَ عَارِفٌ وَكَهُ يَا أَحْمَدُ الْجَوَاعُ

مولیٰ نہا پس آنکس عارف است اے احمد گرسنگی

میل نہ کیا اور مولیٰ کو طلب کیا وہ عارف ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو کہ

يَهْدِي إِلَى الرَّحْمَنِ وَالشَّيْبَعُ يَجْرِي إِلَى الشَّيْطَانِ

راہ نہما می کند بسوے خدا و سیری می کشد بسوے شیطان

رحمن کی طرف راہ دکھاتی ہے اور سیری شیطان کی طرف لیجاتی ہے

وَكَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْإِسْتِزْضَاءِ فَهُوَ

اے احمد کسے کہ راضی نشود بحکم خدای پس آنکس بدترین مردمان

الہام ہوا کہ اے احمد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے راضی نہو وہ سب مردو

شَرُّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَكَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَنْعَبَ نَفْسَهُ

و زرتان است اے احمد کسے کہ رنجور کرد نفس

عورت سے بڑا ہے الہام ہوا کہ اے احمد کہ جنے نفس کو مجاہدہ

بِالْمُجَاهَدَةِ فَإِنَّ قَلْبَهُ بِالشَّاهِدَةِ وَكَهُ

خود را بہ رخ پس راحت دادہ شود دل او بلقائے خدا متعالی

کر کے تہکایا اسنے قلب کو مشادہ سے آرام پہنچایا

يَا أَحْمَدُ مِنَ التَّفِيٍّ بِحُطُوطِ النَّفْسِ فَقَدْ حَرَّمَ

اے احمد کسے کفایت کرو بخوشی نفس پس تحقیق بازداشت اور از

الہام ہوا کہ اے احمد جنے حطوط نفس پر اتفا کیا اسنے اپنے اوپر

نِعْمَةُ الْقَرِيبِ وَالْإِنْسِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ وَقَعَتْ

نعمت نزدیکی و دوستی اے احمد کسے کہ اور افتاد

نعمت قرب اور انس کو حرام کیا اے احمد جو گرا

فِي غِيَابِهِ جِبِّ الدُّنْيَا كَيْفَ يَصِلُ إِلَى حَضْرَتِهِ

ور تاریکی چاہ دنیا چلو نہ رسد آنکس بسوئے درگاہ

کنوین دنیا میں وہ حضرت

الْمَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ فَلَا تَرِكْتُ النَّفْسَ إِلَى الدُّنْيَا فَخَرَمَ

خدا تعالیٰ اے احمد مگذار نفس خود را بسوئے دنیا پس

مولیٰ کی طرف کیسے پہنچ سکتا ہے اے احمد نفس کو دنیا کی طرف مت چھوڑ

حَضْرَةَ الْمَوْلَىٰ إِنْ الْحَرِيصَ لَا يَشْبَعُ وَمَا أَوْتَىٰ

محروم گرداند ترا اور درگاہ خدا تعالیٰ بد رستی کہ حریص سیر ہمیشہ شود و پھیز نکند اوہ شود

تا کہ حضرت مولیٰ کو بچھرام کر دے حریص کا پیٹ نہیں بھرنا

لَا يَقْنَعُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَرِيصَ لَا يَقْنَعُ بِمَا أُوتَىٰ

تقاعدت نئے کند اے احمد حریص قناعت نئے کند پھیزیکہ

اور جب قدر میں ہے اسپر قانع نہیں ہوتا اے احمد حریص قناعت

وَيَطْلُبُ الشَّرَّ بِمَا يَقْضَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

داوہ شود اور اطلبے کند بدی را پھیزیکہ حکم کردہ شود اے احمد

نہیں کرتا جو مقدر میں ہے اور طلب کرتا ہے بدی کو اس سے جو ہو لیا اور

صَلِّ إِلَىٰ أَرْبَابِ الْقُلُوبِ لَا تَزِمُ قَدًا وَصَلُّوا

صحبت کن باصاحب وطان زبیرا کہ انہا تحقیق رسیدہ اند

ارباب قلوب سے مل . کیونکہ وہ محبوب سے واصل ہو گئے ہیں

إِلَىٰ الْمَحْبُوبِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ صَاحِبِ الْمَرِيضِ لَا

بسوئے دوست داشتہ شدہ اے احمد صحبت کن مریض را

اے احمد اس مریض کی صحبت اختیار کر

شِفَاءَ لَهُ وَمَا يَتَوْلَدُ مِنْ نَفْسِهِ هُوَ دَاعِلُهُ وَلَهُ

کہ نیست بھی مراد را و چیزیکہ میزاید از ذات او آن چیز و است مراد را

جسکو شفا نہیں اور جو اسکے نفس سے پیدا ہوتے وہ مریض ہوتے

يَا أَحْمَدُ الصِّدْقِ ثَلَاثَةُ أَحْرَفِ الصَّادِ وَالذَّالِ وَالْقَافِ

اے احمد صدق سہ حرف صا د است و دال ست و قاف است

انے احمد صدق کے تین حرف ہیں صا د دال قاف صا د

فَالصَّادُ عِبَارَةٌ عَنِ الصِّيَانَةِ وَالذَّالُ عِبَارَةٌ

پس صا د عبارتست از نگاه داشت و دال عبارتست از دین

سے مراد صیانت اور دال سے دین لہذا قاف سے

عَنِ الدِّينِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ عَنِ الْقَرِيبِ مَنْ

و قاف عبارتست از نزدیک پس کہ

تشریب پس جو

صَدَقَ صَانَ دِينَهُ عَنِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ صَانَ

صادق است نگاہداشتہ است دین خود را از شیطان و کہے کہ نگاہداشتہ است

اسکا دین شیطان ہے مصون ہوتا ہے اور جس کا دین

دِينُهُ فَجَعَلَ لَهُ قُرْبَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِيَّ الْاِحْمَدِ

دین خود را پس گردا نمیدہ است برائے خود نزدیک خدائے

شیطان سے مصون ہوتا ہے اسکو قرب رب حاصل ہوتا ہے اور

الذَّنْبِ ثَلَاثَةٌ اَحْرَفِ الذَّالِ وَالنُّونِ وَالْبَاءِ

اے احمد لفظ ذنب یعنی گناہ سے حرف است ذال است و نون است و با است

الہام ہوا کہ اے احمد ذنب کے تین حرف ہیں ذال نون بے

فَالذَّالُ عِبَارَةٌ عَنِ الذَّلِيلِ وَالنُّونُ عِبَارَةٌ

پس ذال عبارتست از خواری و نون عبارتست است

پس ذال عبارت ہے . خواری سے و نون عبارت ہے

عَنِ النَّكْبَةِ وَالْبَاءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْبَلِيَّةِ

رنج و با عبارتست از بلا پس

نکبت ہے اور بے سے بلا

فَمَنْ آتَى بِالذَّنْبِ فَقَدْ ذَلَّ وَقَفَّ

کہے کہ آوردہ ست گناہ را پس تحقیق خوار شد

جس کسی نے گناہ کیا وہ ذلیل ہوا

فِي جِبِّ النَّكْبَةِ وَالْبَيْتِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

واقع شد در چاه رنج و بلا اے احمد زاہد

اور چاہ تاریک نکبت اور بلا میں ڈالا گیا اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

جَاهِدُ وَالْعَارِفُ شَاهِدُ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ الزَّاهِدُ

جاہد است و شناسندہ شاہد است اے احمد زہد کند

جاہد ہے اور عارف شاہد ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زاہد

عَامِلٌ وَالْعَارِفُ عَالِمٌ وَاصِلٌ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

عمل کنندہ است و شناسندہ خدا عالم رسندہ است اے احمد

عامل ہے اور عارف عالم واصل ہے الہام ہوا کہ اے احمد

حَضُورِ الْقَلْبِ نُورٌ فِي الصَّلَاةِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ

حاضر بودن دل روشنی است در نماز اے احمد

حضور قلب روشنی ہے نماز میں الہام ہوا کہ اے احمد

كَلْبِ النَّفْسِ عَقُورٌ وَالْخَلْقُ مِنْهُ نَفُورٌ

سگ ذات گزندہ است و مردمان ازان سگ گریزندہ

کتا نفس کا کاٹنے والا ہے اور خلقت اس سے نفرت کرنے والی

وَكَهْ يَا أَحْمَدُ نَفْسُكَ كَلْبٌ عَقُورٌ فَقِيدُهَا

اے احمد ذات تو سگے است گزندہ پس قید کن اورا

الہام ہوا کہ اے احمد نفس کتا کاٹنے والا ہے اسکو قید کرنا

كَيْلًا تَعْقُرَ النَّاسَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَضْرَةُ فِي

آنرا نیکو و مردمانرا اے احمد حاضر یون در

کہ ناکالے آدمیوں کو الہام ہوا کہ اے احمد وضو میں

التَّوَضُّؤُ عِيُورِثُ الْحَضْرَةَ فِي آدَاءِ الصَّلَاةِ

وضو میں کند حضور در گزاردن نماز

حضور ہونا حضور ہونے کا باعث ہے نماز کے ادا کرنے میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ لَا تَكُنْ ذَا الْحَقِيْدِ كَالْحَيَّةِ فَإِنَّ

اے احمد مباشش تو صاحب کینہ چنانچہ مار

الہام ہوا کہ اے احمد تو صاحب کینہ نہو مثل سانپ کے

الْحَقُوْدُ شَرُّ الْبَرِيْدِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَقِيْدُ كَالْحَيَّةِ

پس بد رستی کہ کینہ دار بدترین مردمان است اے احمد کینہ دردست

کیونکہ کینہ کرنے والا بدتر آدمیوں سے ہے اے احمد کینہ والے کے

فِي قَلْبِ الْحَقُوْدِ وَالْحَقُوْدُ كَالْحَيَّةِ

درد دل کینہ دار و کینہ دار بہترینی شود ہیچو حد

دل میں کدورت ہے اور کینہ والی کی عاسد کی طرح عزت نہیں ہوتی

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْحَسْدُ نَارٌ مَوْقَدَةٌ فِي الْقَوَادِ

اے احمد کینہ آتشے است کہ روشن کردہ شدہ است در دل

الہام ہوا کہ اے احمد حسد دل میں آگ بھڑکنے والی ہے

يَجْرِقُ خَيْرَ أَعْمَالِ الْحَسَادِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَثِيرٌ الْأَكْلُ

مے سوزا نڈ بہتر عملہاں کینہ دارا اے احمد بسیار خوردندہ

حاسد کے جب قدر عمل نیک ہیں سبکو جلاتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد زیادہ

وَصِيعٌ ذَلِيلٌ وَقَلِيلٌ الْأَكْلُ عَزِيزٌ جَلِيلٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مِنَ

خوارست واندک خوردندہ عزیز بزرگ است اے احمد کسے کہ

کھانے والا ذلیل ہے اور کم کھانے والا عزیز و جلیل ہے اور الہام ہوا

كَثْرًا كَلَّ قَلَّتْ عِبَادَتُهُ وَمَنْ قَلَّ أَكْلُهُ كَثُرَتْ طَاعَتُهُ وَلَهُ

زیادہ کرو خوراک خورد و اندک شد عبادت او کسے کہ اندک کرو خوراک خود را زیادہ شد طاعت او

اے احمد جو زیادہ کھانا ہے اس عبادت کم ہوتی ہے اور جو کم کھاتا ہے اس سے عبادت زیادہ ہوتی ہے

يَا أَحْمَدُ قَلَّ مِنَ الطَّعَامِ نَعْرَ زَيْبِ بْنِ الْأَنْبَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا

اے احمد اندک کن از خورش خود دوست داشتہ بیشوی میان مروان اے احمد

اور الہام ہوا کہ اے احمد کھانا کم کرتا کہ لوگوں میں عزت حاصل ہو الہام ہوا

بِهْتٍ بِالْأَجْلِ فَلَا يَنْفَعُكَ النَّسَبُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ

وقتے خبردار شوی بموت پس نفع بخشید تر النسب بشیر عمل

جب تو خبردار ہوے گا موت پر تو نسب بغیر عمل کے کام نہ آئے گا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَحْسَرَ النَّاسُ فَلَا يَنْظُرُ

اے احمد وقتیکہ بر ایگنختہ بشوند مروان پس دیدہ نمی شود

اور الہام ہوا کہ اے احمد قیامت کے دن لوگوں کو نسب

فِي أَسَائِبِهِمْ وَإِذَا حُكِمَ بَيْنَهُمْ فَلَا يُحْكَمُ

در نسب ہائے ایشان وقتیکہ حکم کردہ شود در میان ایشان پس حکم کردہ نمیشود

کو نہیں دیکھا جاوے گا اور جب اللہ تعالیٰ حکم کرے گا تو حسب پر حکم نہیں کیا جائیگا

يَا حَسْبِئِهِمْ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَطِيبِ ضَعْفُ جِبْهَتِكَ

بحسب ہائے ایشان اے احمد پر خطیب نہہ روئے خود را

اور الہام ہوا کہ اے احمد بیٹے خطیب کے رکھ

سَارِعًا عَلَى يَأْبِ الْحَبِيبِ وَكَهْ يَا أَحْمَدُ سَارِعًا

سرعت بر دروازہ دوست اے احمد شتابی کن

اپنی پیشانی جلد تر حبیب کے دروازہ پر اور الہام ہوا کہ اے احمد شتابی کر

إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ فَعَقَّرَ خَدَّيْكَ عَلَى الذَّابِّ وَكَهْ

بسوئے پروردگار پر وندہ پاپس نہہ دو خد خود را بر بگذارندہ اے

رب ارباب کی طرف اور اپنے رخساروں کو عجز کے ساتھ رکھ اسکی چوکھٹ پر

يَا أَحْمَدُ الْمَسَارِعَةُ إِلَى يَأْبِ الْمَوْلَى أَجْدَارُ وَآخِرُ

احمد شتافتن بسوئے دروازہ خدا مناسب تراست

الہام ہوا کہ اے احمد خدا کے دروازہ کی طرف جلدی جانا عمدہ

وَأُولَى وَكَهْ يَا أَحْمَدُ يَا أَبِ اللّٰهِ مَفْتُوْحٌ

وراست تراست و بہتر اے احمد دروازہ خدا تعالیٰ کشاوہ است

اور بہتر ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

وَعَطَاءٌ غَيْرٌ مَمْنُوعٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ

و بخشش او عام است

اے احمد دروازہ بلا

اور بخشش اسکی عام ہے

الہام ہوا کہ اے احمد دروازہ بلا کا

عَلَى الْعَاشِقِ مَفْتُوحٌ وَدَمُهُ بِسَيْفِ الْعِشْقِ

بر عاشق کشارہ است

و خون عاشق بشمشیر عشق

عاشقوں پر کشارہ ہے

اور خون انکا تلوار عشق

مَسْفُوحٌ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ حَقَّرَ الْفُقَرَاءَ

ریختہ شدہ

اے احمد کے کہ ناتوان دانست فقیرانرا

سے گرایا گیا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیروں کو حقیر جانتا ہے وہ

حَقَّرَ فِي الْوَارِي وَمَنْ عَظَّمَ الْفُقْرَاءَ أَهْلُ فِهْرٍ

ناتوان شد در خلق و کے کہ تعظیم کرد

فقیرانرا پس او

مخلوق کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے

الْعَاطِظُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَحَبَّ الْفَقِيرَ

عظیم است

دار و فقیررا

اے احمد کے کہ دوست

اور جو انکی تعظیم کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد جو فقیر کو دوست

أَحَبَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْفَقِيرَ أَبْغَضَهُ الْفَقِيرُ

دوست دار و فقیر اور اوستے کہ دشمن دار و آنکس فقیر را دشمن دار و اور فقیر

رکھتا ہے لہ اور جو فقیر سے بغض رکھتا ہے فقیر اس سے بغض رکھتا ہے

لہ فقیر اسکو دوست رکھتا ہے

إِذَا أُوذِيَ غَفَرَ وَإِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ أَخْلَاقُهُ

وقتیکہ گزند وارہ شود شودے بخشد و وقتیکہ در بلا انداختہ شود صبر کند خصلتہائے او
جب ایذا دیا جاتا ہے بخشا جاتا ہے اور جب کسی بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے

سَيِّئَةٌ وَأَعْمَالُهُ مَرْضِيَّةٌ قَوْلُهُ صِدْقٌ وَ

روشن است و عملہا را و مقبول است گفتار اور است است

احسنلاق فقیر کے چمک ہیں اعمال اسکے پسندیدہ ہیں قول اسکا

فِعْلُهُ رِفْقٌ أَكَلَهُ قَلِيلٌ وَجِسْمُهُ هَرِيْلٌ وَ

و فعل او آسان است خوراک او اندک است و تن او لاغر و
اور فعل اسکا نرمی سے ہوتا ہے اور کھوڑا کھاتا ہے اور لاغر ہوتا ہے

لِبَاسُهُ التَّقْوَى وَمَقْصُودُهُ الْمَوْلَى وَكَأَيُّ أَحْمَدٍ

پوشاک او پر بیزار کاری و مقصود او خدا نتعالی اے احمد

اور لباس فقیر کا تقوی ہے اور مقصود مولی ہوتا ہے الہام ہوا کہ ای احمد

الْفَقِيرِ يَهْوَى الْخَوْلَةَ يَا أَحْمَدُ ضَيْعٌ

فقیر دوست سے دار و گم نامی را اے احمد ضایع کردی

فقیر گم نامی کو دوست رکھتا ہے الہام ہوا کہ اے احمد تو نے اپنی عمر کو

عَمَرَكَ فِي الْبَطْلَانِ فَوَقَعْتَ فِي غِيَابَةِ الْخَسْرَانِ

تو عمر خود را در باطل پس افتادی تو در تاریکی چاہ تیرا نکاری

ضایع کیا بطلان میں پس پڑا تو چاہ تاریک خسران میں

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَدْ عَشْتُ فِي الْغَفْلَةِ وَالْعَطْلَةِ

اے احمد تحقیق زبستی تو در غفلت و تعطیل

اور الہام ہوا کہ اے احمد عمر گزاری تو نے غفلت اور عطلت اور

وَالْفِتْوَى فَمَا قَدَّمْتَ خَيْرًا لِيَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

و پلا پس نہا وردی تو خوبی برائے روز قیامت دبت

فتور میں اور نہ بھیجا توشہ یوم حشر و نشور کی طرف

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَدْ رَكَنْتَ إِلَى الدُّنْيَا الدَّانِيَةِ وَمَا

اے احمد تحقیق سبیل کردی تو بسوے دنیا کینہ و جمع

اور الہام ہوا کہ اے احمد میں کیا تو نے دنیاے دون کی طرف

تَزَوَّدْتَ شَيْئًا لِيَوْمِ الْمَيِّتَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

نگردی توشہ را برائے روز موت اے احمد

اور موت کے دن کے لئے جمع نکیا اور الہام ہوا کہ اے احمد

قَدْ أَوْقَعْتَ نَفْسَكَ فِي الْأَهْوَاءِ فَبَلَيْتَ يَا شَدِيدُ

تحقیق افندی تو ذات خود را در ہوا و حرص پس مبتلا شدی

تو نے اپنے نفس کو ہوا و حرص میں ڈالا پس مبتلا ہوا تو

الدَّاهِيَةِ وَسِرَّ الْبَلَاءِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَدْ سَلَكَ

تو سخت رنج و بلا اے احمد تحقیق رفت

سخت اور آشد بلا میں اور الہام ہوا کہ اے احمد تیرے

إِخْوَانِكَ مَسَلِكِ الْإِخْيَارِ وَأَنْتَ تَبَيَّنْتَ فِي

برادران تو راہ بہتران و تو ماندی تو دور

بھائی اختیاروں کی راہ پر پہنچ گئی اور تو اسرا زل اور

عَدَدِ الْأَرْبَابِ وَالْأَشْرَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

شمار کمینہ یا و بدتران اسے احمد

اشرار میں پڑا ہوا ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد

مَنْ خَالَطَ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا فَقَدْ حَرَّمَ حَصْرًا

کسے کہ صحبت کند با صاحب دنیا پس تحقیق حرام کر دور درگاہ

جنے اہل دنیا کے ساتھ صحبت کی اس نے اپنے اوپر

الْمَوْلَىٰ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الدُّنْيَا مَعْصُوبَةٌ

خداے تعالیٰ اسے احمد دنیا غضب کردہ شدہ

حضرت مولیٰ کو حرام کیا اور الہام ہوا کہ اسے احمد دنیا پر خدا کا غضب ہے

اللَّهُ تَعَالَىٰ لَا يَدْرِيهَا الْعَارِفُونَ إِلَّا بِالْغَضَبِ

اللہ تعالیٰ کہ بہتر است مدارات نہیں کند آن دنیا را اہل عرفان مگر بغضب

اسکی مدارات عارف بجز غضب کے نہیں کرتے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الذَّاهِبُ فِي كَفِّكَ تُرَابٌ

اسے احمد زر در کف دست تو خاک

الہام ہوا کہ اسے احمد سونا پترے ہاتھ میں مٹی ہے

فَإِنِّي فَإِذَا وَضَعْتَهُ فِي غَيْرِكَ صَارَ ذَهَبًا

فانی است پس وقتیکہ بیداری تو آن خاک را در دست غیر خود میگردوی آن خاک زر خاص

فانی ہے اور جب غیر کو تونے دیا تو زر خالص ہو جاتی ہے اور

وَلَكِنِّي يَا أَحْمَدُ طُوبَى لِمَنِ اخْتَارَ التَّهَجُّدُ

اے احمد خوشی است بر کسے را کہ اختیار کردہ است تہجد را

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے جسے تہجد اور

وَالسُّهْرُ وَالسُّعْفَارُ رَبِّهِ تَعَالَى فِي السُّحْرِ

و شب خیزیرا و استغفار کردہ است پروردگار خود را کہ بہتر است وقت سحر

شب بیداری کو اختیار کیا اور صبح کے وقت اللہ سے استغفار کیا

وَلَكِنِّي يَا أَحْمَدُ طُوبَى لِمَنِ سَهَّرَ اللَّيْلِي وَتَعَبَّدَ

اے احمد خوشی است بر کسے را کہ پر خاستہ است در شب و عبادت

الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہو اس شخص کو جس نے شب بیداری کی

وَإِنْ هَجَعَهُ حَجَمٌ قَلِيلًا فَتَهَجَّدُ طُوبَى لِمَنِ لَيْلَاتُ

کردہ است و اگر خواب بیدی خوا بیدہ اند کے پس تہجد کردہ ست خوشی است بر کسے را

اور رات عبادت میں گزارے جو سو یا رت تو تھوڑا سو یا اور تہجد کی مناسبت سے اور

اللَّيْلِي تَالِيًا أَوْ ذَاكِرًا أَوْ قَائِمًا أَوْ سَاجِدًا

کہ گزاردہ اشب را تلاوت کندہ یا ذکر کندہ یا ایستادہ یا سجدہ کندہ

خوشخبری ہو اس شخص کو جس نے تلاوت کرے یا ذکر کرے یا نماز پڑھے یا سجدہ کرے رات گزارے

طُوبَىٰ لِمَنْ سَهَرَ اللَّيْلَىٰ وَاسْتَغْفَرَ بِالْأَسْحَارِ

خوشے باد مرگے راکہ بیدار ماندہ است و توبہ کردہ است در وقت پچاہ

اور خوشخبری ہو اس شخص کو جو رات کو جاگا اور صبح کو استغفار کیا اور غرابی ہو

وَالْوَيْلُ عَلَىٰ مَنْ بَاتَ هَاجِعًا إِلَىٰ وَجْهِ النَّهَارِ

وہلا کے است بر کسے کہ گزارندہ شب را خواہیندہ تا روز

اس کے لئے جو شام سے صبح تک پڑا سوتا رہا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ طُوبَىٰ لِمَنْ وَفَّقَ لِكَسْبِ الْحَسَنَاتِ

اے احمد خوشے است مرگے راکہ توفیق دادہ شدہ است مرگب فعل نیکورا

اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری ہو اسکے لئے جسکو کسب نیک کی توفیق دی گئی

وَالْوَيْلُ عَلَىٰ مَنْ وَكَّلَ كِتَابِ السَّيِّئَاتِ

وہلا کے بر کسے کہ وکیل کردہ شدہ است از برائے کسب فعل بد

اور غرابی اسکے لئے جو کسب بد کا وکیل کیا گیا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ أَنْ أَرَدْتَ أَنْ تَبْلُغَ الْمَنْزِلَ

اے احمد اگر خواہی تو اینکہ برسی تو منزل را

اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو چاہتا ہے کہ منزل پر پہنچ جائے تو اپنے

فَدَعْ نَفْسَكَ فِي الطَّرِيقِ وَفِرَّ مِنَ الرَّفِيقِ وَلَهُ

پس بگذار ذات خود را در راه و بگریز از یار اے

نفس کو راہ میں چھوڑ اور رفیق سے موہنہ موڑ

يَا اَحْمَدُ لَا تَعْتَزَّ بِالْمَالِ وَالذَّوْلَةِ وَالْجَاهِ

اے احمد مشغول مشو مال دولت و مرتبہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد مال اور دولت و حبابہ میں مشغول

وَاعْرِضْ مَعَا شُغْلَكَ عَنِ اللّٰهِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ

و پھر ہیزانہ چیزیکہ بازو درو آن ترا زیاد خداے تعالیٰ اے احمد

نہو اور جو خدا کے ذکر سے رو کے اس سے پھر ہیز کر اور الہام ہوا کہ اے احمد

اِنَّ اِبْلِيسَ قَدْ تَكْبَرُ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

پرستی کہ شیطان تحقیق تکبر کردہ است و گفتہ استک من بہتر از ان آدم

شیطان نے تکبر کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم سے بہتر ہوں

فَمَنْ تَكْبَرُ مِنَ الْاِنْسَانِ فَهُوَ تَابِعُ الشَّيْطَانِ

پس کے کہ تکبر کرد از آدمیان پس آنکس پیرو شیطان است

پس جو شخص تکبر کرتا ہے وہ شیطان کا تابع ہے

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ تَقَرَّبْ اِلَى مَنْ قَرَّبَكَ اِلَى

اے احمد قریب شو تو بسوئے کئے کہ قریب کند کے بسوئے من

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھ کو ہم سے نزدیک کرے اسکے نزدیک ہو

وَلَهُ يَا اَحْمَدُ تَبَعْدُ مِّنْ بَعْدِكَ مَبْنِي

اے احمد دور از کئے کہ دور دارو ترا از من نہ

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تجھ کو ہمارے سے جدا کرے اس سے جدا رہ اور اسکے پاس نہ

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ تَمَسُّكَ بِذَيْلِ الرَّجَالِ فِي أَوَانِ حَالٍ وَكَلِّ

اسے احمد چنگل بگیر تو بدامن مردمان در ہر وقت در ہنگام

اور الہام ہوا کہ اسے احمد تمسک کر دامن رجال کو ہر وقت اور ہر حال میں

يَا أَحْمَدُ كَثْمَانُ السَّمْرِ شِيمِ الْأَخْيَارِ وَالْفِشَاوَةِ مِنْ عَادَاتِ

اسے احمد پوشیدن راز از خصلت بہتر است و ظاہر کردن آن راز از عادت

الہام ہوا کہ اسے احمد اسرار کا چھپانا اخیار کی خصلت سے ہے اور انکا ظاہر کرنا

الْأَشْرَارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِينَ مَخْزَنٌ

بدانت اسے احمد دل مسلمانان مخزن

اشدار کی عادت ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد دل مومن مخزن

السِّرِّ رَاحَةٌ مَعْدَانُ الْبِرِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ كَلِّ

راز و کف کان نیکو کارے است اسے احمد

اسرار ہے اور کف مومن معدن پر ہیزگاری ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد

تَفْشِي سِرِّ أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ الْكُتْبَةَ فِي الْفَوَاحِشِ

پراگندہ کن راز برادر خود کہ مومن است و پویش آن راز در دل

کسی بھائی مومن کا بھید افشاست کر اور اسکو دل میں پوشیدہ رکھ

لِيُتْرَجِيَ بِذَلِكَ يَوْمَ التَّنَادِ قَالَهُ يَا أَحْمَدُ

تاکہ امیدوار شوی تو بان پوشیدن سر روز قیامت اسے احمد

تاکہ قیامت میں اسکی وجہ سے امیدواری ہو اور الہام ہوا کہ اسے احمد

يَتَّبِعِي لِلْمُرِيدَانِ لِيَسْتَعْمَلَ بِالْاَذْكَارِ وَلَكِنْ يَتَّبِعِي لَكَ

سزاوارست مرید را اینکہ مشغول دارد بذکر حق و ہرگز ترک نکند
مرید کو لایق ہے کہ اذکار میں مشغول ہووے اور رات دن کے جو وظیفہ ہیں

اَوْ رَادَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ يَتَّبِعِي لِلْمُرِيدِ

در وہاں شب و روز اسے احمد سزاوار است مرید را

انکو نہ چھوڑے الہام ہوا کہ اسے احمد مرید کو لایق ہے

اَنْ يَقُومَ اللَّيْلَ وَيَصُومَ النَّهَارَ وَمِنْ عَيْنِهَا

اینکہ قائم باشد شب را و روزہ دارد روز را و از چشم ہاں
کہ رات کو نفلیں پڑھے اور دن کو روزہ رکھے اور اپنی آنکھوں گریہ

الْبَاكِ يَفْجِرُ الْاَنْهَارَ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ يَتَّبِعِي

گر بیان خود جاری کند چشمہ ہارائے احمد سزاوار است

گر نیوالے سے چشمہ بنادے اور الہام ہوا کہ اسے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيدِ اَنْ يُحِبَّ الْاَخْدَاءَ وَالْجُلَسَاءَ وَلَا

مرید را اینکہ دوست دارد دوستانرا و ہم نشینان را

کہ دوستوں اور ہم نشینوں کو دوست رکھے

يُبْغِضُ الْاَحْبَاءَ وَالْقُرْبَانَا وَلَهُ يَا اَحْمَدُ يَتَّبِعِي

و بغض ندارد از دوستان و از ہم جنسان اسے احمد سزاوار است

اور محبوبوں اور مخلصوں سے بغض نہ رکھے الہام ہوا کہ اسے احمد مرید کو لایق ہے

لِلْمُرِيدِ أَنْ يَصِفَ صَدْرَهُ مِنَ الْكَدِّ وَرَاتٍ وَيَصْقِلَ

مرید را آنکہ صاف کند سینہ خود را از کدورات و صقل کند

کہ اپنے سینہ کو کدورت سے صاف کرے اور اپنے دل کو زنگ سے

قَلْبُهُ مِنَ الصَّدَاءِ كَالْمِرَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَلْبَغِي

دل خود را از زنگ چنانچہ آئینہ اے احمد سزاوار است

پاک کرے مثل آئینہ کے اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق

لِلْمُرِيدِ أَنْ يَحْفَظَ آدَابَ ارَادَةِ لَيْفَتِهِ عَلَيْهِ

مرید را اینکہ نگاہ دارد آداب ارادت را تا اینکہ کشادہ شود

کہ آداب ارادت کو حفظ کرے تاکہ ابواب سعادت

أَبْوَابِ السَّعَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ يَلْبَغِي لِلْمُرِيدِ أَنْ

بر آن مرید در ہار نیک بختی اے احمد سزاوار است مرید پدرا

کشادہ ہوویں اور الہام ہوا کہ اے احمد مرید کو لایق ہے

يَكُونَنَّ فِي التَّوَاضِعِ كَالثَّرَابِ تَحْتَ قَدَامِ

اینکہ باشد در تواضع مانند خاک تا زیر پائے

کہ تواضع اختیار کرے اور اپنے تئیں ہر پیر و جوان کی خاک پائے سمجھ

جَمِيعِ الشُّيُوخِ وَالشَّابِّ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ

ہر پیر و جوان اے احمد کے کہ

اور الہام ہوا اے احمد کہ

أَذَى الشَّيْخِ وَالْخَلِيفَةِ لَمْ يَفْلَحْ أَبَدًا وَآوَلَهُ يَا أَحْمَدُ

آزار رسانید بزرگ رایا بادشاہ را بہتری نیابد ہمیشہ اے احمد جو شیخ اور خلیفہ کو رنج دیتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَنْ عَابَ الشَّيْخَ أَوْ الْخَلِيفَةَ فَهُوَ سَيِّئٌ شَرُّ الْخَلِيفَةِ

کسے کہ عیب کرد بزرگ رایا بادشاہ را پس آنکس نام کر وہ شدہ است مردمان جو شیخ اور خلیفہ کے عیب نکالتا ہے وہ بدترین مردمان کا نام پاتا ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَبْغَضَ الشَّيْخَ أَوْ الْخَلِيفَةَ لِأَجْلِ

اے احمد کسے کہ بغض وارد بزرگ یا بادشاہ را از برائے الہام ہوا کہ اے احمد جو شیخ اور خلیفہ سے درم و دنیا رکھی وجہ سے بغض

الدِّينِ هُمُ وَالَّذِينَ ارْتَفَعُوا قُلُوبَهُمْ عَلَى نَفْسِهِمْ أَبْوَابُ

درم و دنیا پس آنکس تحقیق کشادہ پر ذات خود درہای رکھتا ہے وہ اپنے نفس پر دوزخ کے دروازے کھولتا ہے

النَّارِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَحَبَّ الْفُقَرَاءَ فَهُوَ مَلِكٌ

دوزخ اے احمد کسے کہ دوست دارد فقیران را پس آنکس فرشتہ اور الہام ہوا کہ اے احمد جو تقویوں کو دوست رکھتا ہے وہ فرشتہ

وَمَنْ أَبْغَضَ وَقَعَّ فِي الْبُيْرِ فَهَلَكَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

است و کسے کہ بغض دارد در چنابہا پس ببرد اے احمد صفت ہے اور جو اون سے بغض رکھتا ہے وہ کمنو نہیں میں گرتا ہے اور ملاک ہوتا ہے

مَنْ أَحَبَّ الشُّيُوخَ فَهُوَ سَيِّئٌ خَيْرَ النَّاسِ وَمَنْ

کے کہ دوست دارد بزرگوار پس آنکس نام کرده شود بہتر مردمان

جو شیخ کو دوست رکھتا ہے اس کا نام خیر الناس ہے

أَبْغَضَهُمْ عَدَاوَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَمْرٌ يُبِيدُ الْخَنَاسِ

و کے کہ دشمن دارد بزرگوار شمرده شود از جملہ شیطان بد بخت

اور جو شیخ سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان خناس میں شمار کیا گیا ہے

وَلَكِنَّ يَا أَحْمَدَ حُبُّ الْفُقَرَاءِ يَقُودُ إِلَى الْجَنَّةِ وَ

اے احمد دوستی فقرائے کشد بطرف بہشت

اور الہام ہوا کہ اے احمد فقیروں کی محبت جنت کی طرف کھینچتی ہے اور

بَغْضُهُمْ يَسُوقُ إِلَى النَّيْرَانِ وَلَكِنَّ يَا أَحْمَدَ إِذَا

دشمنی فقرائے بر دوسوے دوزخ اے احمد وقتیکہ

انہ سے عداوت رکھنی دوزخ کی طرف کھینچتی ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر تو

تَكَلَّمْتَ بَيْنَ يَدَيْ الشَّيْخِ فَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ

تکلم کنی تو پیش بزرگ پس بلند کن آواز خود را

شیخ کے رو برو کلام کرے تو بلند آواز سے نہ کرنا اور شیخ کی آواز سے بلند آواز

فَوْقَ صَوْتِهِ وَأَعْضُضْ مِنْهُ مَرَّ عِبَالًا دَرِبٌ

بالای آواز ان شیخ و فروتنی کنی تو در آن

نکرنا اور فروتنی و بجز مر عایت ادب کرنا

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْبَخِيلُ يُعَادِيهِ الصَّغَارُ وَالْكِبَارُ

اے احمد بخیل دشمن دارد بخیل را خورد و کلان

اور الہام ہوا کہ اے احمد بخیل سے چھوٹے بڑے سب دشمنی

وَالسَّخِيُّ يُوَالِيهِ الْأَبْرَارُ وَالْأَخْيَارُ وَهُوَ يَا أَحْمَدُ

وسخی بزرگ پسندارند اور انیکان و بہترین اے احمد

رکھتے ہیں اور سخی کو ابرار و اخیار بزرگ جانتے ہیں الہام ہوا کہ اے احمد

الْعَاصِي يُخَافُ الْمَوْتَ هَذَا وَالْمُطِيعُ لَا يَخَافُ

گنہگار سے ترس موت را این موت صوری است و فرمان بردار بختر

گنہگار موت ظاہری سے خوف کرتا ہے اور مطیع نہیں خوف کرتا

لَاِنَّهُ اطَاعَ نَفْسَهُ وَهَذَا اطَاعَ الْمَوْلَى وَلَهُ يَا أَحْمَدُ

اینگہ عاصی بد رستی کہ فرمان برداری کر ذات خود را فرمان بردار فرمان برداری کر است خدا را

کیونکہ عاصی مطیع نفس ہے اور مطیع مطیع مولیٰ ہے الہام ہوا کہ اے احمد

إِنَّ أَفْضَلَ الذِّكْرِ الْتَهْلِيلُ لِیُوحَدَ بِهَذَا الْكَلِمَةِ

اے احمد بد رستی بہتر ذکر یا کلمہ طیب گفتن ست یاں کلمہ صابنیکہ والنتہ فتور

افضل ذکر و تمکا ذکر کلمہ طیب ہے تاکہ ایک معلوم ہوئے

الْمَلِكُ الْجَلِيلُ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْأَوْلِيَاءُ نَوَابِ الْأَنْبِيَاءِ

بزرگ ملک اے احمد اولیاء نائب انبیاء

ملک جلیل الہام ہوا کہ اے احمد اولیاء انبیاء کے نائب ہیں

لَاِنَّ الْأَوْلِيَاءَ يَقْتَدُونَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَيَسِيرُونَ

زیراچہ اولیا پیش روی سے کھنڈ پیغمبران و خصلت سے گرو

کیونکہ انکی اقتدار کرتے ہیں اور انکی خصلتیں اختیار کرتے ہیں

وَيَسِيرُونَ مَعَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا جَلَسَ امْتَلِئْ بِمِنْ

خصلتہائے ایشان اے احمد وقتیکہ نشیند شاگرد پیش

الہام ہوا کہ اے احمد جب کوئی شاگرد استاد

يَدَى الْأُسْتَاذِ وَأَخَذَ حُرُوفًا مِنْ فِيهِ فَقَدْ ثَبَتَ

استاد و گیرد حرف از دہن ولے پس ثابت

کے رو برو پٹھتا ہے اور اسکے منہ سے ایک حرف سنا ہے

حَقُّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْأُسْتَاذِ حَقُّهُ

مے شود حق استاد بر شاگرد اے احمد مرا استاذرا حق ہا است

تو اسپر استاد کا حق ہو جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد شاگرد پر استاد کے

عَلَى التَّلْمِيذِ وَجِبَ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا بِمَا اسْتَطَاعَ

بر شاگرد واجب است بر آن تلمیذ آنکہ ادا کند ان حقوق پیجزیکہ طاعت دارد

بہت حق ہیں شاگرد پر واجب ہے کہ بقدر استطاعت انکو ادا کرے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْأُسْتَاذَ خَيْرَ الْأَبَاءِ فَلَمْ ضَيَّعَتْ

اے احمد بد رستی استاذ بہترین پدر ہا است پس چہرا ضایع مے کنی

اور الہام ہوا کہ اے احمد استاد خیر الہا ہے پس نافرمانی کر کر

حَقُّوْقُهُ بِالْعُقُوْقِ إِذَا خَالَفَ التَّلِيْدَ اسْتَاذَا

حق آن استاد را بنا فرمائی وقتیکہ مخالفت کند شاگرد استاد

اسکے حقوق کو کیوں ضایع کرتا ہے اگر کوئی شاگرد اپنے

فِيْخَاطِبُ بِذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُوْاْخِذُوْ

خورد پس خطاب کر وہ بشود بان مخالفت در روز قیامت و مواخذہ کر وہ شود چاہیگا

استاد کی مخالفت کرے گا تو قیامت کے دن اسکا سوال ہوگا اور پکڑا جائے گا

لَهُ يَا اَحْمَدُ اَنَا شَرُّ النَّاسِ لِاَنَّ النَّاسَ يَطْنُوْنَ

اے احمد من بدترین آدم ہستم زیراچہ آدمی ظن سے کند

اور الہام ہوا کہ اے احمد میں بدترین آدمیوں کا ہوں کیونکہ

بِيْ خَيْرٍ وَّاَنَا لَسْتُ كَمَا ظَنُّوْاْ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ اِذَا

بمن نیک و من یتیم چنانچہ گمان کر وہ شدم اے احمد وقتیکہ

لوگ میری طرف شگمان نیک کرتے ہیں اور میں ویسا نہیں ہوں اور الہام ہوا کہ اے احمد جب

تَخَاصَرُ الْمُرِيْدَانُ ثُمَّ صَالَحًا فَلَآ كَلَامَ لَهُمَا بَعْدَ

جنگ بکند دو مرید پس صلح کر وند پس نیست پیچ سخن ہر دو را بعد

دو مرید جنگ کرتے ہیں پھر صلح کرتے ہیں تو بعد استغفار کے

الْاِسْتِغْفَارِ وَلَهُ يَا اَحْمَدُ النَّشَاطُ وَالْاِسْتِقَامَةُ

بخشیدن اے احمد شادمانی و استواری

پھر کچھ کلام اپن نہیں ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد نشاط و استقامت

مِنْ أَعْمَالِ الرِّجَالِ كَلِمَاتٍ عَامِرَاتٍ سَكَنَ فِي بَيْتِ الدِّيَارِ

از اعمال مرواست اے احمد بیا آراستہ کلمہ خانہا جائے گرفتند در جاے کرتان
اچھ لوگوں کے اعمال سے ہے اور الہام ہوا کہ ای احمد بیت لوگ مکانوں کے آراستہ کرنوالی بچھو کے گھر میں ساکن ہوں گی

فَلَهُ يَا أَحْمَدُ لِصَمْتِ ثَلَاثَةِ أَحْرَفِ الصَّادِ

اے احمد لفظ صمت تہ حرف است صاواست

اور الہام ہوا کہ اے احمد صمت کے تین حرف ہیں صاومیم تے صاوت سے مراد صوف ہے

وَالْمِيمِ وَالتَّاءِ فَالصَّادِ عِبَارَةٌ عَنِ الصُّوفِ الْمِيمِ عِبَارَةٌ

میم است و تاء است پس صاد عبارت است از صوف و میم

اور میم مراد مین یعنی کذب ہے اور تے سے تیرس پس جو شخص خاموش

عَنِ الْمِيمِ وَهُوَ الْكِذْبُ وَالتَّاءُ عِبَارَةٌ عَنِ التَّرْسِ

عبارت از کذب است و تاء عبارت است از سپر

رہا وہ بچایا گیا بلاؤں سے اور بے نیاز ہوا کذب سے پس گویا کہ

فَمِنْ صَمْتِ قَدِصِينَ عَنِ الْبَلَاءِ وَاسْتَعْلَى عَنِ

پس کہے کہ خاموش ماند تحقیق مکارا شتہ است از بلا بے نیاز است آنکس

اے خاموشی نے سب آفتوں کو جو بولنے اور کلام

الْكَذِبِ فَكَانَتْ صَارَتْ صَمْتَهُ تَرَسًا يَمْنَعُ مِنْهُ

از کذب پس گویا کہ گشتہ است خاموشی دے سپر منع کہے کنداز دے

کرنے سے پیدا ہوتے ہیں منع کر دیا

جَمِيعَ الْاَلْفَاتِ الَّتِي يَتَوَلَّدُ مِنْ الْمُنْقِ وَكَهْ يَا اَحْمَدُ

ہمہ بلاہا را آنکہ پیدا سے شود از گفتار اسے احمد

تمام آفتیں پیدا ہوتی ہیں بولنے سے الہام ہوا کہ اسے احمد

مَنْ عَصَى النَّفْسَ فَهُوَ رَجُلٌ وَمَنْ اطَاعَهَا فَهُوَ

کسے کہ مخالفت کند نفس را پس وہے مرد است وکسے کہ اطاعت

جئے نفس کی مخالفت کی وہ مرد ہے اور جئے نفس کی اطاعت کی

رَجُلٌ وَكَهْ يَا اَحْمَدُ لَا يَنْتَالُ الْمُرَادُ قَبْلَ الْخُرُوجِ

کند آنرا پس آن مرد مرد زبون است مرید نے رسد مراد را پیش بیرون آمدن

وہ مرد کہ ہے الہام ہوا کہ اسے احمد مرید مراد کو نہیں پاتا۔

عَنِ النَّفْسِ لِأَنَّ النَّفْسَ تَطْلُبُ مِنْهَا مَا تَشَاهِي

از نفس زیراچہ نفس طلب سے کند آزان شخص چیزیکہ می خواہد

جب تک نفس سے نہیں نکلتا کیونکہ نفس

وَلَا يَحْصُلُ مَطْلُوبُهَا بِدُونِ الْأَشْتِغَالِ

و حاصل نہیں شود مطلب آن نفس بغیر مشغول بودن

اپنے مطلوب کو چاہتا ہے اور مطلوب نفس کا بغیر

بِالدُّنْيَا بِقَوْتِ رِضَاءِ الْمُؤَلَّى وَكَهْ يَا اَحْمَدُ

دینا بدور بودن رضامندی ہوئے اسے احمد

دنیا میں مشغول ہونے کے اور رضامندی قوت کرنے کے نہیں حاصل ہو سکتا الہام ہوا کہ اسے احمد

أَيُّهَا الزَّائِرُ لَا تَزِرَ بِي كَلِمَاتِي تُشْرِكُ مَرْوَةَ بِرَأْسِ خَيْرٍ

اے ملاقات کنندہ ملاقات کن مرا زہرا چہ من شر مرورم
کہہ کہ اے ملاقات کرنے والو مجھ سے ملاقات نہ کرو کیونکہ میں سب سے برا ہوں

مِنِّي كُلُّ مَرْوَرٍ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ تَرَكَ نَفْسَهُ فِي

وہتر از من کل ملاقات کردہ شدہ اند اے احمد کسے کہ ترک کند ذات خود را
اور میرے سوا جس سے ملاقات کرو گے وہ بہتر ہوگا الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص

الهُوَ سَدَى كَيْفَ لَهُ سَبِيلٌ إِلَى هُدَى وَلَهُ

در خواہش نفس چگونہ مرا ورا راہ باشد بسوئے ہدایت اے
اپنے نفس کو اسکی خواہش پر چھوڑ دیتا ہے اسپر دروازہ معرفت کا بند ہو جاتا ہے

يَا أَحْمَدُ الْإِرَادَةُ تَصْرِفُ بِالشَّوْبَةِ عَنِ الْمَعَاهِي وَ

احمد مرید بودن صیغہ شود توبہ از گناہان
اور الہام ہوا کہ اے احمد ارادت گناہوں سے توبہ کرنی اور اسکی زخارف کے چھوڑنی

وَيَتَمَرِّدُ بِكَ الدُّنْيَا وَنَرَّخَارِفَهَا قَمِنْ لَمْرِيَاتِ

وتمام ے شود یہ ترک دنیا و زخارف آن پس کسے کہ نیارد باہن ہردو
سے تمام ہوتے ہی پس جسیں یہہ دونوں

بِهَذَا بَيْنَ الشَّرْطَيْنِ لَا يُسَمَّى مَرِيدًا عِنْدَ الْقَوْمِ

شہرط نامیدہ نے شود مرید نزدیک مردمان
شرطین پائی جائیں وہ قوم کے نزدیک مرید نہیں ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَصْبَرَ نَفْسًا وَأَمْسَى

اے احمد کے کہ در وقت صبح اسیر نفس باشد و در وقت

اور الہام ہوا کہ اے احمد جو صبح کو بھی نفس کا تابع و اسیر ہوا و در شام کو بھی اس کا

أَسِيرٌ هَا فَهُوَ لَا يَعْدُ مِنَ الرِّجَالِ بَلْ يَعْدُ مِنَ

شام تابع آن نفس پس آنکس شمار کیونہ نشدہ از مردمان بلکہ شمار کردہ نے شود

و . . مان برادر ہے وہ مردون ہیں شمار نہیں کیا

الْمُخَنِّتِينَ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِذَا أَصْبَرَ الْعَشِقُ غَالِبًا

از نامردان اے احمد وقتیکہ بگردد عشق غالب

جاتا مخنثون میں شمار کیا جاتا ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد اگر صبح کو عشق غالب

وَضَلَّ قَاهِرًا وَقَادِرًا الْمَسْدَ الْعَقْلَ مَغْلُوبًا عَاجِزًا

دیگر و زور آور و صاحب قدرت میگردد و عقل مغلوب و زبون

قہر و قہر ہوتا ہے تو شام کو عقل مغلوب اور عاجز ہوتی ہے

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَشِقُ وَالْعَقْلُ لَا يَحْتَمِعَانِ فِي

اے احمد عشق و عقل جمع نے شوند ہرگز

اور الہام ہوا کہ اے احمد عشق و عقل قلب واحد میں جمع نہیں ہوتی کیونکہ سلطان عشق جب

قَلْبٍ وَاحِدٍ لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَ سُلْطَانُ الْعَشِقِ

در دل واحد نہراچہ وقتیکہ در آید بادشاہ عشق

ضابطہ اور اقتدار کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو عقل شکست کھا کر چھپر فرار ہوتی ہے

ضَابِطًا مَقْدِرًا قَدَّرَ مِنْهُنَّ مَا مَتَوَارٍ يَا وَكَلَهُ

غالب قادر تحقیق میگردد و عقل مغلوب پوشیدہ اسے

يَا أَحْمَدُ كُلُّ طَبِيبٍ يَعْالِجُ وَيُدَاوِي الْمَرْضَى وَ

احمد ہر طبیب علاج مے کند و داند مے کند چہا بہارا و اور الہام ہوا کہ اسے احمد ہر طبیب مریض کی دوا اور علاج کہتا ہے اور

طَبِيبِي يَمْرُضُ وَيَسْقُمُ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ إِنَّ الطَّبِيبَ

طبیب من مرض مے دہد و زبون مے کند اسے احمد تحقیق طبیب میرا طبیب مرض اور سقم الٹا پڑھاتا ہے اور الہام ہوا کہ اسے احمد طبیب

يَعَالِجُ لَكِنْ طَبِيبٌ أَمْرٌ بِمَرَضٍ مِنْ أَمْرٍ أُضِدَّ رَضِيَتْ

بہ علاج مے کند لیکن طبیب پیچڑیکہ من آزار میدہد باز آری از آزار ہا و راضی علاج کرتے ہیں لیکن میرا طبیب مریض کرتا ہے اپنے امراض سے

بِمَنْعَةٍ بِرَأْفَتِهِ وَكَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمُ صَاحِبُ الْبَيَانِ

مے تنوم اذ آن طبیب پیچڑیکہ حکم کرد اسے احمد عالم صاحب بیانت اور میں راضی ہوں جو اس کا حکم ہے اسپر اولہام ہوا کہ اسے احمد عالم صاحب

وَالْعِبَادَاتِ وَالْفَقِيرُ صَاحِبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَشْرَارِ

صاحب عبادات است و فقیر صاحب زمست و اشارات بیان و عبادات ہے اور عارف صاحب رمز و اشارات

وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمِ طَالِبِ الشُّهُرَةِ وَالْعُرْفَانِ

اے احمد عالم طالب شہرت ست و طالب معرفت

اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم طالب شہرت اور عرفان کا ہے اور عارف

وَالْفَقِيرِ طَالِبِ الْخُمُولَةِ وَالْكَثْمَانِ الْعَالِمِ يَعْرِفُ

و فقیر طالب خمولۃ و پوشیدگی عالم تعریف میکند

طالب گنہامی اور کتمان ہے

عالم

نَفْسَهُ بِالنُّطْقِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْفَقِيرِ يَجْهَلُ نَفْسَهُ

ذات خود را بگویی فصاحت و فقیر جاہل ہے کند

اپنے نفس کو جانتا ہے گویائی فصاحت سے اور فقیر اپنے نفس کو بھولتا ہے

مَعَ الْعِلْمِ وَالْبَلَاغَةِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمِ يَجْهَدُ

ذات خود را با دانش و بلاغت اے احمد عالم کوشش میکند

علم و بلاغت سے اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم کوشش کرتا ہے

فِي إِقْتِبَاسِ الزِّيَادَاتِ وَالْفَقِيرِ يَجَاهِدُ فِي

در حاصل کردن زیادتی و فقیر کوشش سے کند

حاصل کرنے زیادات میں اور فقیر سعی کرتا ہے

الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ الْعَالِمِ

در عبادات و طاعات اے احمد عالم

طاعت و عبادات میں اور الہام ہوا کہ اے احمد عالم

يُحِبُّ أَنْ يَجْمَعَ الْخَلْقُ لَدَيْهِ وَالْفَقِيرُ يَرْضَى

دوست میدارد آنیکہ جمع شوند خلق نزدیک من و فقیر راضی میشود

اسبات کو دوست رکھتا ہے کہ اسکے پاس خلقت جمع ہو اور فقیر اس بات سے راضی ہے

إِنْ لَشَارِ إِلَيْهِ وَكَلِمَةُ الْحَمْدِ الْإِنْقِطَاعُ

بانیکہ اشارت کردہ نشود اے احمد جدائی دو

نہ اسکی طرف کوئی اشارہ بھی نکرے اور الہام ہوا کہ اے احمد انقطاع

إِنْقِطَاعَانِ الْخَلْقِ لِيَحْضُرَ بِغَيْرَةِ

جدائیگی اند جدائیگی از خلق است تا آنیکہ حاصل نشود گوشہ

دوہیں ایک انقطاع خلق سے اور یہ عزت سے حاصل ہوجاتا ہے

وَهَذَا أَيْسَرُ وَأَسْهَلُ وَالْإِنْقِطَاعُ عَنِ النَّفْسِ

نشینی داین آسان تر است و سہل تر است و جدائیگی از نفس

اور یہ آسان ہے و سہل انقطاع نفس سے اور یہ بغیر ریاضت

لَا يَحْضُرُ إِلَّا بِالرِّيَاضَةِ وَالْمَجَاهِدَاتِ وَهَذَا

حاصل نئے نشود مگر بربریاضت و کوشش و این دشواری

اور مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتا اور یہ

أَشَدُّ وَأَشَدُّ لَهُ يَا أَحْمَدُ مَنْ أَفْطَرَ وَمَنْعَ حَوَاسِ

تراست اے احمد کہ کسے کہ افطار کند و منع کند حواس

دشوار ہے اور الہام ہوا کہ اے احمد جو شخص افطار کرتا ہے اور حواس

الْخَمْسَ مِمَّا لَا يَعْزِيهِ وَخَيْرٌ مِمَّنْ أَمْسَكَ عَنِ الْأَكْلِ

خمس را از چیزے کہ بے فائدہ است پس بہتر است از کہے کہ اساک کردہ است از
خمس کو لا یعنی سے روکتا ہے اور اس شخص سے بہتر ہے جو روزی

وَالشَّرِبِ يَعْرِجُ حَوَاسَهُ وَيُرْكَهَا إِلَى الْمَخْطُورَاتِ

خوردن و نوشیدن و علاج فی کند حواس خود را و ترک کند حواس را بسوے بدیہا
رکتا ہے اور حواس کو محظورات اور ممنوعات میں ڈالتا ہے

وَالْمَنْوَعَاتِ وَلَهُ يَا أَحْمَدُ رَبِّ صَلِّ لِي مَفْطَرًا

و منہیات اور
اے احمد یا صاحب صائم افطار کنندہ احمد

اور
اللہام ہو کہ اے احمد بہت سے روزہ رکھنے والے جناب

وَرَبِّ مَفْطَرِ صَلِّ لِي لَأَنْ مِّنْ أَمْسَكَ عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرِبِ

و بسا افطار کنندہ روزہ دارند نہیراچہ کہے کہ باز ماند از خوردن و نوشیدن

نہیں ہوتے ہیں اور بہت سے افطار کرنے والو صائم ہوتی ہیں کیونکہ جو کھانی پینی یا زہری اور اعضا کو ممنوعات میں ڈالی

وَيُرْكَ جَوَارِحَهُ إِلَى الْمَنْوَعَاتِ فَهُوَ صَلِّ لِي عِنْدَ أَهْلِ

و بگزارد اعضا خود را بسوے بدیہا
پس آن روزہ دار است نزدیک

وہ اہل شریعت کے

الشَّرِيعَةِ وَمَفْطَرِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ وَمَنْ أَفْطَرَ

صاحب شریعت و افطار کنندہ
نزدیک صاحب حقیقت و کہے افطار کنند

نزدیک صائم ہوتا ہے اور اہل طریقت کے

وَمَنْ جَورًا حَزَمَ مِنَ الْمَخْطُورَاتِ فَهُوَ مَفْطَرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِيقَةِ

و باز دارو اعضاے خود را از بدیہا پس آن افطار کننده است نزد صاحب

نزدیک صایم نہیں ہوتا اور جو افطار کرتا ہے

وَمَنْ صَامَ وَرَاعَى هَدْيَ الشَّرْطِيِّينَ فَصَوْمُهُ تَامٌّ فِي الشَّرِيعَةِ

حقیقت وکے کہ روزہ وارد رعایت کنڈاین دو شرط را پس روزہ داشتن او تمام است

اور جوارج کو برائوں سے روکتا ہے وہ شریعت

وَالْحَقِيقَةُ نَظَرَتْ فِي الْبَخْلِ وَسُوءِ الْخَلْقِ فَوَجَدَتْ كُلَّ وَاحِدٍ

در شریعت و حقیقت دیدم من در بخل و بد خلق پس یافتم ہر یکے ازان

کی رو سے صائم نہیں اور طریقت کی رو سے صایم ہے

مِنْهُمْ سِوَ الْخَصَالِ الْاَنْهَمَا شَعْبَانِ مِنَ الْكُفْرِ وَنَظَرَتْ فِي

ہر دورا بد خصلت زیراچہ آن دو دو شاخ اند از کفر و نظر کردم

اور جو روزہ رکھے اور اسمیں یہ دو نوشتہ شریعتیں محفوظ

الْجُودِ حَسْبُ الْخَلْقِ فَوَجَدَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَسَنٌ

در جود و بخشش خلق پس یافتم ہر یکے ازان ہر دو نیکو

رکھے اسکا روزہ کامل ہوتا ہے

الْخَصَالِ الْاَنْهَمَا شَعْبَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْوَيْلُ مِنَ حَسْبِ لِسَانٍ وَوَيْلٌ مِنَ الْاِيْمَانِ

خصلت زیراچہ آن ہر دو دو شاخ اند از ایمان پس ہلا کے است کسی را کہ ہمیں کر وہ است زبان خود را

اندر سے شریعت و طریقت کے ہیں نے بخل اور بد خلقی کی طرف نظر کی دونوں کو

مہر کا متن و متن صحیح و صحیح
۱۲۵

لَغِيْبِهِ اَخِيْدُ وَوَلَهٗ يَا اَحْمَدُ طُوْبِي لِمَنْ رَاٰى عِيُوْبَ نَفْسِهِ وَ

دہن خود برائے گلہ برادر خود اے احمد خوشی سے است مر کے را کہ پہنید عیب خود را

برایا کیونکہ یہ دونوں شاخیں کفر کی ہیں اور میں نے جو داد خلق کو دیکھا

اَدْرُ وِعُوْبٍ غَيْرِهَا وَالْوَيْلُ عَلٰى مَنْ رَاٰى عِيُوْبَ غَيْرِهَا وَ

و نہ بیند عیب دیگر را و ہلا کے ہر کسے کہ بیند عیب دیگر را و نہ بیند

ان دونوں کو عمدہ پایا کیونکہ یہ دونوں شعبہ ایمان کے ہیں پس ہلاکت

يَرٰ عِيُوْبَ نَفْسِهِ وَوَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَلِكٌ اَذْنِيْهِ وَعَيْنِيْهِ

غیب خود را اے احمد کسے مالک شود و گوشش خود را

اسکے لئے جس نے زبان کو منہ میں جس کو رکھا ہے اور خرابی اسکے لئے جس نے زبان کو بھائی

لَا يَقْدِرُ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ وَوَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَلِكٌ يَدِيْهِ رِحْلِيْهِ

و وہ چشم خود را قادر نہیں شود شیطان بر دے اے احمد کسے کہ مالک شود دست

مسلمان کی غیبت میں کھول رکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد خوشخبری اسکے لئے ہے جس نے

يَتَوَطَّنُ الشَّيْطٰنُ لَدِيْهِ وَوَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ مَلِكٌ يَدِيْهِ مَنكِيْهِ وَوَلَهٗ

و پائے خود را نے آید شیطان نزدیک و اے احمد کسے کہ مالک شود و بازو خود را

اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھا اور غیر کے عیبوں کو نہ دیکھا اور شرابی اس کے

اَكْرَمَ اللّٰهِ فِيْ دَارِيْهِ وَوَلَهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَاشَرَ مَالِكَ النَّفْسِ فِي الدُّنْيَا هُوَ

و دوران خود را بزرگ گرداند اور اخراجی و بر دے اے احمد کسے کہ بزیت مالک نفس دنیا از پیدا کردہ شود

اسکے لئے جس نے غیر کے عیبوں پر نظر کی اور اپنے عیبوں کو نہ دیکھا اور الہام ہوا کہ اے احمد

مَلِكُ الْعَشَائِرِ فِي الْعُقُبِ وَكَيْلُ الْحَمْدِ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ثَلَاثًا وَالْعَالَمِ

بادشاہ قبیلہ در آخرت اسے احمد خوانندہ تیراں سے است عالم

جو اپنے کانون اور آنکھوں کا مالک ہو شیطان اس پر قدرت نہیں پاتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو اپنے

الذَّاهِدِ وَالْعَارِفِ مَا الْعَالَمُ هُوَ يَتَلَوُّ بِالْتَدْبِيرِ وَالتَّقْوَىٰ وَأَمَّا الزَّاهِدُ

و زاہد و عارف اما عالم پس ان عالم میخواند بتامل و فکر و اما زاہد پس

ہاتھ پاؤں پر مالک ہوتا ہی شیطان اسکے پاس نہیں رہتا اور الہام ہوا کہ ای احمد جو زبان اور ترمیم مالک

يَجْهَدُ فِي كَثْرَةِ التِّلَاوَةِ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَلَهُ شَأْنٌ عَظِيمٌ فِي التِّلَاوَةِ

ان زاہد جہدے کند در زیادتی خواندن و اما عارف پس سراور طریق بنداست

ہوتا ہی اسکو اللہ و جہان میں بزرگی دیتا ہی اور الہام ہوا کہ ای احمد جو نفس پر دنیا میں مالک نہ ہا حشر میں

لَا تَنْتَلِوْهُنَّ مَعَ اللَّهِ يَا أَحْمَدُ كُلُّ لَفْظٍ يَتَوَلَّدُ مِنْ لِسَانِ هُوَ يَتَلَوُّ

در خواندن نہ ہر اچھ ان میخواند در انحال کہ کلام کنندہ است با خدائے . اسے احمد ہر لفظ

بادشاہ ایک قبیلہ کا ہو کر اٹھے گا اور الہام ہوا کہ ای احمد تلاوت کرنے والے قرآن کی تین ہیں ایک عالم و دوسری زاہد

وَالْأَذْوَالُ كُلُّ مَعْنَى خَيْرٍ مِنَ الصِّدْقِ هُوَ يَقَعُ فِي الْمَجْرُورِ وَكَيْلُ الْحَمْدِ كَر

پیدا میشود از زبان پس ان لفظ باقی ہے ماند در گوشہا و ہر معنی کہ بیرون سے آید

تیسرے عارف تلاوت کرتا ہی تفکر اور تہذیبی اور زاہد زیادہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور عارف کی

الْحَمْدُ أَيْ بَلِّغْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَكَيْلُ الْحَمْدِ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ثَلَاثًا وَالْعَالَمِ

از سینہ پس ان واقع میشود و تھا اسے احمد کر دل تہ است از ذکر زبان ای اعتراف عالم تہ است گنجائش نے

تلاوت میں بڑی شان ہو کیونکہ وہ خدا سے باتیں کرتا ہی الہام ہوا کہ اسے احمد جو لفظ زبان سے پیدا ہوتا ہے

عالم

ہا کہیں باقی رہ جاوی اور جوہر معنی صدقہ کی جگہ ہیں وہ مجبور میں پڑتے ہیں اور الہام ہوا کہ ای احمد کر دل کا زبان کو کہتا ہے

قَلِيلًا نَسِيكًا عَنِ الْمَقْرُوءَاتِ وَالْمَحْفُوظَاتِ وَعَاءِ الْفَقِيرِ سَلِيمٍ فِيهِ

انڈک زیر اچھے گوید از خواندنی و از یادداشت و ظرف فقیر شادہ است کنجایش

اور الہام ہوا کہ ای احمد ظرب نام کا تنگ ہوا میں نے قلیل آسکتی ہے کیونکہ عالم مقروءات اور محفوظات سے کلام

مِنَ الْأَشْيَاءِ لِأَنَّهُ يَنْطَوُّ عَنِ الْمُهَيَّبَاتِ وَالْوَارِدَاتِ لَهُ يَا أَحْمَدُ الْوَيْلُ مِنَ

مے کند در آن بسیارے از اشیا زیر اچھے فقیرے گوید از روشنی دل و از چیزیکہ ایندا است

کرتا ہوا اور ظرف فقیر کا وسیع ہے اس میں وسعت بہت اشیا کی ایسی ہے کیونکہ یہ کلام کرتا ہے بلہات

وَقَدْ مَعَتْ لَهُ يَقَالُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كُلَّ لِسَانِهِ أَوْ لَا يَخْتَوِضُ فِي حَدِيثِ

از خدا ای احمد ہا کے مرے را وقت وی بیفائدہ است ای احمد گفتے شوو کے کہ شناسد خدا را کنگ شوو

اور واردات سے اور الہام ہوا کہ ای احمد نے ابی اسکے لئے جبکا وقت بیفائدہ جانا ہوا الہام ہوا کہ ای احمد کیا گیا ہے

لَا يَعْينُهُ لَهُ يَا أَحْمَدُ مِنْ مَكْرٍ وَكَذِّفَقَدْ هَلَكَ وَبَادَ لَهُ يَا أَحْمَدُ

نہان ناویچے درنئے آید در حدیثی کہ بیفائدہ است ای احمد کہے کہ مکر کند و گوئش کند پس تحقیق

حکوا اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسکی زبان کنگ ہو جاتی ہے یعنی لایعنی باتوں میں خوش نہیں کرتا

السَّخِي مَيِّزٌ تَمَّ لِيَسْخُو وَالْجَوَادُ يَجُودُ يَغِيرُ التَّمِيْزُ وَالشَّاتُ

ہلاک شدہ و ہلاک شدہ اے احمد سخی تمیز ہی کند دے دند و حوائے

اور الہام ہوا کہ ای احمد جسے مکر کیا اسکو مکر کیا پس ہلاک ہوا اور تباہ ہوا اور الہام ہوا کہ ای احمد سخی وہ ہے کہ

السَّخِيَّانَ السَّخِي مَيِّزٌ لِيَسْخَائِهِ سَخِي

بمیز می دہد - و انشاؤ کردم شعور و سخا سخی در سخاوت خود پیغمبر می کند

تمیز کر کے بخشش کرے اور جواد جو بغیر تمیز کے سخاوت کرے اور اس مصرعہ کو ہم پڑھتے ہیں

لأن السخا منہ سبحانہ یعنی سخی تمیز کرے

third a gnostic who reads with deliberation and pondering. The pious one studies exceedingly. There is great esteem for the gnostic because he talks with God.

O Ahmad, all words arise from the tongue, stay in the ears and all meanings arise from the breast remain in the heart.

O Ahmad, remembering with the heart is better than remembering with the tongue.

O Ahmad, the world has a small capacity and can contain little because whatever it says is out of memory and recalling. The *dervesh* has great capacity and can hold much because he speaks out of his inner light and inspiration.

O Ahmad, woe unto him whose time goes waste.

O Ahmad, he who knows God, he becomes "tongue-tied", that is, he does not reflect upon frivolous matters.

O Ahmad, woe unto him who resorts to guile and does it again, is undone and destroyed.

O Ahmad, a charitable man is one who gives alms discriminatingly and a munificent one who does so indiscriminatingly, and we recite this line: A charitable person gives alms in a pertinent way.

O Ahmad, a scholar wishes that lots of people should gather around him and a *dervesh* that no one should point towards him.

O Ahmad, there are two types of separations, one is separation from people which comes by isolation and is easy the other is separation from the carnal self which cannot be acquired except by striving and exertion and is difficult.

O Ahmad, he who opens the fast and prevents the five senses from frivolous matters, is better than one that keeps fasts and plunges his mind into evils and forbidden things.

O Ahmad, many who fast are not restrained real fasters and many who restrain are not fasters because one who refrains from eating and drinking but plunges his organs into things forbidden, is a faster according to the followers of the Shariat and not according to the believers in Tariqat. And one who does not fast but restrains his organs from evils, is a non-faster according to the spiritualists, and one who keeps a fast and observes both these things, his fast is perfect from the point of view of both *Shariat* and *Tariqat*. I looked at both stinginess and ill temper and found them bad. Both are offshoots of disbelief; and I looked at munificence and good nature and found both good, because they are a part of faith. Woe unto him, therefore, who observes the faults of others and not his own.

O Ahmad, a person who controls his ears and eyes, Satan cannot overcome him.

O Ahmad, one who masters his hand and feet, Satan does not draw near him.

O Ahmad, happy is he who controls his two arms and two thighs, God exalts him in both the worlds.

O Ahmad, he who controls his self in the world, would rise as the king of a tribe on Doomsday.

O Ahmad, there are three types of reciters of the Qur'an, One a scholar. second a pious person and the

O Ahmad, let not the visitor see me because I am the worst of men and whomsoever you meet except me, would be better than I am.

O Ahmad, he who leaves his carnal self to its cravings the door of knowing God is closed on him.

O Ahmad, the resolve (to be spiritual) really results in fulfilment if one repents from one's sins and by giving up the world and its petty things. So one who is characterised by these two unworthy qualities is not regarded as a person who really makes a resolve.

O Ahmad, he who is a slave to his carnal self and obeys it in the evening also, is not counted among men but among eunuchs.

O Ahmad, if love dominates in the morning and holds power, the intellect is over-powered and helpless by the evening.

O Ahmad, love and reason cannot remain together in one heart because when the monarch of love enters the heart with power and glory, the intellect is worsted and flees.

O Ahmad, every physician treats and cures the patient but my physician enhances my illness and ailment.

O Ahmad, the physician cures the patients but mine makes me ill with his diseases and I am pleased with what he orders.

O Ahmad, a scholar is versed in speech and worship but a gnostic is conversant with signs and symbols.

O Ahmad, a scholar seeks fame and a seer seeks obscurity and concealment. The former knows his self through his wisdom and rhetoric. A saint forgets it with his knowledge and eloquence.

O Ahmad, a scholar strives to get plenty but a *dervesh* exerts himself in prayer and worship,

O Ahmad, the saints are viceroys of God because they follow the prophets and acquire their qualities.

O Ahmad, when a pupil sits before a teacher and receives a word from his mouth, the teacher acquires a right over him.

O Ahmad, a teacher has many rights over the pupil. So it is meet he discharges his obligations towards him as far as he can.

O Ahmad, the teacher is the best of fathers. So why do you deny his rights by disobedience? If any pupil opposes his teacher, he would be taken to task for it on the Day of Judgment.

O Ahmad, I am the worst of men because people take me for a good person which I am not.

O Ahmad, two disciples fall out and then get reconciled; there is no blame on them after connotation.

O Ahmad, happiness and felicity proceeds from their deeds.

O Ahmad, many who adorn their houses would lodge in the houses of scorpions.

O Ahmad, the word *Samt* has three letters: *Sad*, *Mim* and *Tay*. *Sad* means *Suf* (woollen garment of a sufi), *Mim* means falsehood, and *Ta* means tars (shield). So one who kept silence, was indeed saved from calamity, he is free from falsehood. Thus his silence has become a shield for him protecting him against all the ills which arise from speaking.

O Ahmad, all troubles arise from speaking.

O Ahmad, he who opposes his carnal self is a man and he who obeys it is a eunuch.

O Ahmad, one who aspires does not achieve his purpose unless he escapes from his carnal self because it seeks its own object which cannot be acquired except being engrossed in the world and losing the pleasure of God.

○ Ahmad, a devout person is he who duly observes the modes and practices of devotion so that the doors of felicity should be opened for him.

○ Ahmad, it is proper for a devout person that he should be humble like dust under the feet of everyone young and old.

○ Ahmad, he who harms a *Sheikh* or *khalifa*, never fares well.

○ Ahmad, he who finds fault with the *Sheikh* and *khalifa* acquires the worst of names.

○ Ahmad, he who bears malice to the *Sheikh* and *khalifa* on account of *dirhams* and *dinars* (riches), opens the gates of hell on himself.

○ Ahmad, he who holds dear the *derveshes*, is an angel, and he who bears them illwill falls into a well.

○ Ahmad, he who holds affection for the *Sheikh* is the noblest of men; and he who bears them illwill, is one of the wicked devils.

○ Ahmad, friendship of the *derveshes* draws you towards heaven and enmity with them to hell.

○ Ahmad, do not speak to a *dervesh* in a loud tone, and do not raise your voice above his; speak to him in a lowly and humble manner with full respect.

○ Ahmad, all big and small are inimical towards a miser, and the virtuous and pious regard a generous person as noble.

○ Ahmad, a sinner is afraid of the physical death and one loyal is not afraid because the sinner is obedient to his carnal self, and the really obedient is obedient to God.

○ Ahmad, the most precious of recitations is the *Kalima Tayyebah* so that the One is realised as a sublime Master.

O Ahmad, tidings to him who is enabled to perform good deeds and ill befalls him who is set to commit bad deeds.

O Ahmad, if you want to reach the goal, leave your (carnal) self on the way and turn away from your companion.

O Ahmad, do not engage yourself in acquiring riches, wealth and rank and abstain from what keeps you from the remembrance of God.

O Ahmad, Satan had boasted and said he was superior to Adam Therefore he who is proud is a disciple of Satan.

O Ahmad. draw near one who draws you close to Us.

O Ahmad, keep away from one who draws you away from Us and stay not near him.

O Ahmad, catch the hem of noble personages any and every time.

O Ahmad, retaining secrets is a sign of the noble and disclosing them that of the wicked.

O Ahmad, the heart of a believer is a treasure of secrets and his palm is a mine of virtue.

O Ahmad, do not divulge the secret of a fellow believer and conceal it in your heart so that you may have hope on the Doomsday.

O Ahmad, it is well of a devoted person that he should be engrossed in remembering God and not miss the recitals of day and night.

O Ahmad, it behaves a devout person that he should offer supererogatory prayers at night and fast during the day ; he should make his eyes fountains with weeping.

O Ahmad, it is proper for a devout person to befriend his mates and companions and not bear malice to them.

O Ahmad. a devout person is he who cleans his breast of ill will and purges his heart of rust like a mirror.

The *dervesh* has six virtues : His deeds are good ; his words and acts are soft ; he eats less ; he is lean ; his dress is righteousness, and his object is God.

O Ahmad, a *dervesh* likes obscurity.

O Ahmad, you have wasted your life in falsehood and fallen in the well of loss.

O Ahmad, indeed you lived in heedlessness, idleness and distraction ; so you did not bring anything good for the Doomsday and resurrection.

O Ahmad, you inclined towards the mean world and did not accumulate anything for the last day.

O Ahmad, you have engrossed and cast yourself in base desires. Therefore, you are plunged in affliction.

O Ahmad, your brothers have reached the path of the noble and you are lost in the company of the low and vicious.

O Ahmad, he who associates himself with the worldly men, denies himself the company of God.

O Ahmad, God is wroth with the world. The saints do not treat it except with wrath.

O Ahmad, gold is like dust in your hands ; it is perishable. When you give it to others, it becomes pure gold.

O Ahmad, happy is he who takes to midnight prayer and keeps awake at night, and seeks forgiveness in the morning.

O Ahmad, happy is he who rises up at night and spends the night in worship. If he sleeps, he does so far a short while only and offers the midnight prayer. Happy is he who spends the night reciting the Qur'an, or remembering God, offering prayer prostrating himself. Happy is he who keeps awake at night and seeks forgiveness in the morning. Alack the person who remains asleep.

Ó Ahmad, a person with vindictive spirit has foulness in his mind and he is not respected just like an envious person.

Ó Ahmad, vindictiveness is a fire lighted in the heart and burns up all one's good deeds.

Ó Ahmad, a gourmandiser is base and one who eats less is dignified.

Ó Ahmad, he who eats much prays less and he who eats sparingly can pray more.

Ó Ahmad, eat less so that you should be respected.

Ó Ahmad, when you become aware of death, nothing would avail you except good deeds.

Ó Ahmad, one's pedigree will not be considered on the Day of Judgment ; and judgment will not be on that basis.

Ó Ahmad son of Khatib, (hasten towards God and) place your forehead on the threshold of the beloved.

Ó Ahmad, hasten towards God, put your face with humility on his door.

Ó Ahmad, going towards God's door is right and high.

Ó Ahmad, God's door is open and His munificence universal.

Ó Ahmad, the door of affliction is open to the lover and the sword of love has shed his blood.

Ó Ahmad, he who considers the *derveshes* insignificant becomes contemptible in the eyes of men and he who respects them is great.

Ó Ahmad, he who respects a *dervesh*, the dervesh respects him.

And he who bears malice towards a *dervesh*, the *dervesh* feels malice for him.

When he is afflicted (*dervesh*) he forgives ; when he is cast into trouble, he bears it with patience.

O Ahmad, he who denies the world and yearns for the Hereafter, is pious, and he who does not desire any of these, is indeed a gnostic,

O Ahmad, hunger makes one turn towards God and satisfaction to Satan.

O Ahmad, he who does not surrender to God's order, is the worst of men and women.

* O Ahmad, keep company with spiritual men because they have reached the Beloved.

O Ahmad, adopt the company of a sick person who cannot be cured and whatever arises from his self makes him ill.

O Ahmad, *Sidq* consists of three letters : *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means guarding, *Dal Deen* and *Qaf Qurb*, that is nearness. So one who guards himself guards his Deen from Satan, and he who guards the *Deen* acquires nearness of God Almighty.

O Ahmad, the word *Zanb* consists of three letters : *Zal*, *Nun* and *Bey*. *Zal* means degradation, *Nun* affliction and *Bey* calamity. So he who commits sin is debased, falls into the well of affliction and calamity.

O Ahmad, a pious person is one who strives, the gnostic is he who witnesses.

O Ahmad, a pious person merely performs and a gnostic acquires union.

O Ahmad, the self is a biting dog and people hate it.

O Ahmad, self is a biting dog ; chain it so that it does not bite men.

O Ahmad, to be absorbed in ablution is to be rapt into prayer, also ;

O Ahmad, be not vindictive like a serpent for a vindictive person is the worst of men.

○ Ahmad, when the self becomes strong the mind becomes weak and when the self gets weak, the mind becomes strong.

○ Ahmad, the staid self takes you to worship, and the commanding self draws you towards sin.

○ Ahmad, the carnal self is your enemy, so do not obey it, for obedience to it is sin against God.

○ Ahmad, he who separates himself from the carnal self draws near to God.

○ Ahmad, excess of love leads to perpetual remembrance.

○ Ahmad, intense passion leads to activity and Union leads to peace of mind.

○ Ahmad, he who follows desires, perishes.

○ Ahmad, he who denies the world and seeks the Hereafter is devout and he who seeks both is a gnostic.

○ Ahmad, hunger takes you towards God and satiety to Satan.

○ Ahmad, he who does not obey God's behest is most unworthy.

○ Ahmad, he who tires out the self by striving, comforts his heart by sight of God.

○ Ahmad, he who satisfies himself with carnal pleasures, denies himself the felicity of nearness and company of God.

○ Ahmad, he who sinks himself in the well of the world, how can he reach the court of God ?

○ Ahmad, let not your self go towards the world so that it should deprive itself of Divine audience. Indeed the greedy one's belly is never filled and he is not satisfied with what has been apportioned for him. He seeks evil by what he commits.

dissembler and profligate are afraid. It is said it has thousands of benefits as Allah has mentioned in the episode of Hadrat Musa (PBUH) : O Musa, what is there in your hand ? Musa answered it is my staff ; I depend upon it and drive goats with it, and there are many other uses in it. Those who raise buildings would live in the graves, and whoever observes his faults does not note other men's faults. He who guards his ears and eyes, Satan has no hold on him ; he who keeps watch on his hands and feet, Satan does not come near him. He who is renowned among men is not saved from destruction.

O Ahmad, he who lives obscurely among men, his affairs are facilitated and he is always pointed out. He who spends his life in obscurity is saved from calamities. He who becomes known certainly falls into troubles.

O Ahmad, marks of dissembler are three : a mind complaining, a tongue erring and body rebellious.

Abul Qasim Samarqandi said : A believer has three marks : mind, grateful tongue remembering and body patient

O Ahmad, remembrance relieves from the present and leads us to the One remembered.

O Ahmad, remembrance of God removes evil and burns up doubts.

O Ahmad, mention of the preceptor in talk is like salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, God is alive ; He would never die. Similarly are the saints. They would not die because a saint is indeed alive by virtue of Divine cognition. Hence his remaining alive is right and proper.

O Ahmad, he who opposes his self, obeys God. and he who obeys the self, disobeys God.

O Ahmad, give up the self and seek nearness of God because the self takes you away from God.

who wears woollen cloth should be a sage or bearer of burden like a camel. A saint should wear a woollen garment for a meaningful purpose and not for gratifying his carnal self.

O Ahmad, wearing woollen dress by a *dervesh* to acquire renown is pernicious.

O Ahmad, it is not right for a disciple to put on *khirqā* without the permission of the spiritual leader. The *khirqā* by itself has no importance ; it is the preceptor's order that carries weight.

O Ahmad, whoever wears woollen dress is only *sufi* formally wearing this dress ; he who purifies his mind is a genuine *sufi*. He who wears woollen dress but is not pure of heart, is a *sufi* in the eyes of the common folk, not in the eyes of God. Hadrat Abu Saeed Abul Khair (God bless him) said, the *khirqā* is the coffin of the living, the heritage of the prophets ; it is the scales of the *Dzen* and a mark of the believers. It is the screen of faults and key of the Unseen. It is the ornament of the noble and the distress of the evil-doers. It is the purity of both the worlds and terror for the profligates. It is good in the eyes of God but is bad in the eyes of the people. It is honour for the noble and degradation for the heedless. It is the rendezvous of the God-fearing. Said Abu Saeed, knowledge of Divine Unity consists of eight qualities : generosity, patience, surrender, sacrifice, humility, wearing woollen cloth and travelling. Generosity was there in Hadrat Ibrahim (PBUH), surrender in Hadrat Ismail (PBUH), patience in Hadrat Ayyub (PBUH), sacrifice in Hadrat Zakariya (PBUH), forlornness in Hadrat Yahya (PBUH), wearing woollen dress pertained to Hadrat Musa (PBUH) travelling to Hadrat Isa (PBUH), and *Faqr* to Hadrat Muhammad (PBUH). Said Hadrat Hasan Basri : the staff has six virtues : it is the way of the prophets, adornment of the virtuous and a weapon for enemies, that is the dog, snake etc., and help for the weak, woe for the treacherous ones, and increase in virtuousness. It is said if anyone has a staff, Satan runs away from him and the

O Ahmad, loneliness is of two types ; the external and internal. The first is this that one should remove the dress and apparel from the body. This is the solitude of the novice. The other is that the mind should be purged of gross qualities and foul habits. This is the solitude of the perfect.

O Ahmad, I regard this as solitude that the traveller should divest his mind of lusts and coveted things, and subject it to rigours by severe discipline and regimen by starving it.

O Ahmad, segregation is this that one should remove oneself from all that is created and brought forth, and summon such one's mind to the Creator of heaven and earth.

O Ahmad, there are seven benefits of isolation : firstly, saving of the created things and creatures from you ; secondly, not alighting of the eyes on what is forbidden ; thirdly, preventing the ears from listening to false things ; fourthly, restraining the tongue from back-biting and foul talk ; fifthly, to be unmindful of going about ; sixthly, be always worshipping and praying, and seventhly, engrossment in the love of God.

O Ahmad, there are two types of journeys: the apparent one and the inner one. The first is this that the traveller should journey in villages and towns, and *move* from stage to stage and place to place. The other is that one should travel in the mind and cut down the trees of desires and whims that spring up in it.

O Ahmad *Suf* has three letters: *Sad*, *Vao* and *fey*. *Sad* generates *safa* (purity), *vao* creates *wafa* (fidelity), and *fey fana* (self-annihilation). The saint who possesses these qualities, reaps the benefit of saintliness. But the *dervesh* who puts on the *Suf* for lust and embellishment, should weep over his self; he who wishes to dominate his self, should put on woollen cloth, because Hadrat Isa (PBUH) used to put on a woollen garment to suppress his self. Woollen dress is the wear of prophets. So one

O Ahmad, it is proper for a disciple that he should part from his self so that he should have a higher station than that of the djinns and men.

O Ahmad, he who falsely calumniates the Sheikh or the Khalifa, incurs loss both in this world and hereafter.

O Ahmad, he who vexes the Sheikh or Khalifa, vexes God and His messenger.

O Ahmad; when you go to a Sheikh's place, do not look right and left but sit with head bowed and eyes shut. If one sits in front of him, you should keep your mind present and listen to what he says by way of advice.

O Ahmad, when you walk with the Sheikh, you should go behind and not ahead of him, or on the right and left because this is disrespectful; anyone who looks up to the Sheikh or sees right and left, without keeping his mind attentive, is unmannerly and loses all the benefits.

O Ahmad, there are two persons condemned of the *Shariat* and *Tariqat*. The former is one who forsakes Islam after accepting it and becomes an apostate. The latter is one who becomes the disciple of a Sheikh and does not obey his orders.

O Ahmad, baths are of two types, that of the *Shariat* and the *Tariqat*. The first is that one should pour water on one's head and the whole body. The latter that one should please the Sheikh after committing a sin.

O Ahmad, ablutions are of two types: that of the *Shariat* and the *Tariqat*. The former consists of washing one's hands, drawing the hand over the lower hind part of the head, and washing the feet with the water of tanks and wells. The latter is bathing the heart with the water of rapt devotion to and ardour for God and perform the *masah*.

O Ahmad, sin is such a disease which has no remedy except repentance,

O Ahmad, he who looks down upon a *dervesh* is himself maligned and he who regards him as respectable is esteemed. Respecting saintly persons is a characteristic of the noble and despising them is a sign of mean people. A saint is one worthy of respect, honour, dignity, veneration and reverence.

O Ahmad, one who looks down upon a saint himself goes down in the eyes of people, and he who regards them as noble is himself respected.

O Ahmad, when a saint is subjected to affliction, he is forgiven, and when plunged in trouble, he is given patience because the saints have fine morals and their actions are accepted. Their words are true and actions good; they have meagre meals and their bodies are slender; their dress is piety and objective God.

O Ahmad, remembering the Sheikh (spiritual leader) in one's talk is like having salt in the food or light in darkness, or spirit in the body.

O Ahmad, the Sheikh orders and the disciple is one whose will is subject to the will of the preceptor. O disciple, keep in mind whatever the preceptor inculcates and keep acting upon it as long as you live. If you oppose him in word or deed, you are not sincere in your devotion to him. Adorn your exterior with good qualities and remedy your evils with devoutness. The hair on the disciple's head is a veil; getting it shorn is a source of benediction.

O Ahmad, conceal the secrets in your heart like the pure ones, otherwise your heart would not be a treasure of secrets.

O Ahmad, a disciple should be engaged in remembrance and not give up the devotional practices day and night. He should shut his eyes, close his ears, shear his tongue, lame his feet and see without eyes, hear without ears, speak without tongue, hold without hands, and walk without feet,

O Ahmad, the *derveshes* are the kings of monarchs and potentates.

O Ahmad, the *derveshes* are men of the inner self. They give up comfort and accept afflictions.

O Ahmad, *derveshes* are not afraid of the angels and look towards the heaviest impositions.

O Ahmad, sit among the poor and the destitute, and give up the rich and affluent.

O Ahmad, I swear by my self that the *derveshes* have traversed the course, reached their destination and found what they sought ; so they became silent on reaching the stage of God's love and devotion. I swear by my self, that the *derveshes* are the friends of God.

O Ahmad, the saints are imbued with the qualities of a Prophet because a saint can perform exploits and a prophet miracles. Therefore a saint conceals his spiritual capacity whereas a prophet displays it, because saints have not been ordered to claim miraculous powers but a prophet is ordered to do so ;

O Ahmad, whoever woes fame, suffers, and whoever assumes obscurity remains secure. One coveting fame is stricken with woe and that remaining obscure is free from perplexity. He who is renowned is often lost in woe and an obscure person is often happy.

O Ahmad, the saints are insignificant in the eyes of the self-ridden and esteemed in the eyes of the noble-minded.

O Ahmad, *Faqr* is of two types ; the essential and the arbitrary. The essential is that which when it comes, a person is unable to bear its intensity and gives it out.

O Ahmad, *Faqr* is of two kinds : one of black face in both the worlds and the other of a bright one in both. That which is of the black face, brings heresy and rebellion; that which spells dignity in both the worlds, takes one to the pleasure of God.

O Ahmad, a scholar is polemical and argumentative, but a saint is a man of ecstasy and trance.

O Ahmad, *Faqr* consists of three letters : *Fa*, *Qaf* and *Ra*. *Fa* means *fanum*, *Qaf* means *qurb* (nearness) and *Ra ruyat* (Sight of God).

O Ahmad, *Faqr* is a great thing. Only the strong yearn for it and the weak turn away from it.

O Ahmad, *Faqr* is dignified. The saints are proud of it but the rich and wealthy reject it. There is such dignity in *Faqr* that it leads to chastity, piety, devoutness, righteousness, worship, obedience, hunger, starvation, meekness, contentment, magnanimity, generosity, honesty, self-guarding, trustworthiness, keeping awake at night, rising towards the end of the night, humility, fearing God, lowliness, forbearance, restraint, forgiving, connivance, kindness, charity, sacrifice, feeling for others, sincerity, severing and breaking (with the world and worldly), truthfulness, patience, gratitude, tolerance, purity, submission, modesty, charitability, munificence, liberality, fearing God, dread, hope, persistence in doing good and fair dealings, belief in unity, culture, dynamism, exertion, exercise, striving, self-censor, meditation, seclusion, being elevated, regarding others as equal, kindness, indulgence, abasement, intercession, beneficence, humanity, reflection, trance, remembrance, respecting courtesy, innocence, honouring, seeking, affection, being admonished, insight, waking, wisdom, spiritedness, cognition, spirit of serving, lowliness, self-surrender, reliance, severance, weightiness, affluence, consistency, affability. These are all good qualities and a person who possesses them is a perfect saint ; if not he is not one.

O Ahmad, he who affiliates himself to the spiritually high, would be with them on the Doomsday, and he who bears them ill will would be one lacking and regretting.

O Ahmad, love of the *derveshes* brings salvation and their enmity brings destruction,

O Ahmad, separation is more bitter than death and union sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of things and truthfulness is the best of qualities both in men and women.

O Ahmad, *Sidq* (Truth) has three letters: *Sad*, *Dal* and *Qaf*. *Sad* means watching, *Dal Deen* (Faith) and *Qaf* nearness.

O Ahmad, *Kizb* consists of three letters: *Kiaf*, *Zal* and *Ba Kaf* means *Karb* (anguish), *Zal* speaks for *Zanb* (sin) and *Ba baitunah* (separation).

O Ahmad, scholars are the most noble of men and the saintly persons the noblest of the noble. The chieftains are the marshalls of time and the religious scholars soldiers of night; the *derveshes* are the vanguard.

O Ahmad, if you are an eloquent scholar, be not proud of that; if you are pious in matters legitimate and forbidden, than too be not proud: if you are grateful, be not proud. But if you are an insignificant saintly person, be proud of that.

O Ahmad, indeed poverty is a matter of pride for the dervesh: This man feels it a matter of reproach to whom people turn because of his richness.

Indeed a rich man is befriended by worldly people, but God befriends a saint.

O Ahmad, scholars live in paper and their self, and the saints come out of paper and their selves.

O Ahmad, a saint is among scholars like the moon among the stars of heaven.

O Ahmad, learning is of two kinds, acquired and bestowed. Acquired learning cannot be acquired except by instruction, soliciting and formal seeking. That bestowed is granted by God the Most Granting, Wise and Forgiving.

O Ahmad, *Kizb* (Falsehood) is composed of three *K*, *Z* and *B*; *Kaf* means *Karb* (anguish), *Z* means *Zanb* (evil) and *B* means separation.

O Ahmad, *Tauba* consists of three letters: *T*, *V* and *B*, *T* means *Tark* (giving up), *V* means *Vahdat* (worship) and *B* means *Bazl* (charity).

O Ahmad, talking is a vexation for the lips and silence a means of comfort.

O Ahmad, talking breeds troubles and silence is a source of relief.

O Ahmad, a contented person satisfies himself with little and a greedy one is not satisfied with much even. A contented person is rich in spite of having less and a greedy one is destitute despite having abundant wealth. The former is happy with what God allots him and the latter hankers after the livelihood of others.

O Ahmad, perform some deeds before dying and die before death.

O Ahmad, one ardent for God's sight is not afraid of death and longs for it because he can see God after dying.

O Ahmad, he who kills the carnal self and the world, does not die; he only passes on to the next world in the Hereafter. Death is of two kinds: the inevitable and the discretionary. The first is the departure of the spirit from the body at the appointed hour and this death would be tasted by all. The second one is met by destroying base human qualities. In this the spirit remains in the body. This is the morality of the perfect. The word *maut* (death) consists of three letters. *Meem*, *vao* and *ta*. *Meem* (M) means wealth, *vao* *worith* (heir) and *Tai* (T) *turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies, his property is taken by the heirs and he is buried in the earth. Therefore a wise man is one who gives away his wealth in the way of God so that his heirs should not waste it after his death.

O Ahmad, speech leads to troubles and silence is a means of security.

O Ahmad, a contented person contents himself with a little and a greedy person is not satisfied even with much.

O Ahmad, a contented one is rich even with little belongings, and a greedy one is penurious even with plenty. A contented person is satisfied with what has been apportioned to him and a greedy one seeks the portion of others.

O Ahmad, do something before you die and before dying.

O Ahmad, the devoted one is not afraid of death and seeks it in order to see God.

O Ahmad, he who kills his self, does not die, instead he shifts to the abode of Hereafter. Death is of two kinds; one is inevitable and the other discretionary. The inevitable one means departure of life from the body when the time comes; this would be tasted by all. The discretionary one is bad by destroying low human qualities so that the soul remains within the body. This is the death of perfect ones.

O Ahmad, the word *maut* (death) has three letters: *M*, *V* and *T* the letter *M* means *mal* (riches), *V* means *warith* (heir) and *T* means *Turab* (earth).

O Ahmad, when a person dies his property is (taken) by his heirs and he is buried in the earth. Hence a wise man gives away his property in the way of God when alive, so that his heirs do not waste property after his death.

O Ahmad, separation is more bitter than death, and meeting is sweeter and stronger than life.

O Ahmad, good nature is the best of virtues in men and women.

O Ahmad, *Sidq* is composed of three letters: *S*, *D* and *Q*, *S* means guarding, *D* means *Deen* (Faith) and *Q* means *qurb* (nearness).

Ô Ahmad, those who seek Divine sight, crave for the hereafter and not for worldly matters.

O Ahmad, a vindictive person does not acquire the sweetness of faith.

O Ahmad, burn whatever of animosity and jealousy there is in you and clean your heart with the fire of God's remembrance.

O Ahmad, pride is bad and humility good. Pride is the cause of animosity and humility breeds friendship. Pride is bad and humility good. Pride causes enmity and humility creates love. Pride is the way of the unworthy and humility that of the noble. Pride separates friends and humility brings together friends. Pride is a very bad thing whether in men or women. Pride is the worst of traits in men and women.

O Ahmad, Ibn Abbas has reported (R. D. A.) the Prophet as saying : I am surprised how one who has twice come out from the urinary passage can feel proud.

O Ahmad, wrath damages homelands and separates relatives ; it displeases friends and pleases Satan ; it removes reason and leads to murder ; it gives rise to mischief and damages friendships ; it is the cause of enmity. And amity is meant of truth. Wrath is besought of Satan and amity friend of God. Anger arises out of the lower self and amity out of the spirit.

O Ahmad, refrain yourself from frivolous talk because it drags you towards commoners ; control your tongue because it brings you happiness of both the worlds.

O Ahmad, remain quiet and do not talk too much because there is security and comfort in silence and there is weariness and injury in talking.

O Ahmad, restrain your tongue from talking and be happy in being silent among men.

O Ahmad, speech torments the lips and silence gives comfort in both the worlds.

O Ahmad, indeed generosity is a quality of prophets. So develop this similitude and know how worthy a generous person is.

O Ahmad, miserliness is a fire that is kindled and burns and generosity is a light which illumines.

O Ahmad, miserliness is bitter colocynth in the hands of bad men ; generosity is a rose in the hands of good and noble persons.

O Ahmad, a miser is small in the eyes of men even if he be high, and a bounteous person is big in the eyes of God even if he be small in the eyes of men.

O Ahmad. *Bakhl* (miserliness) consists of three letters ; *Bulkh* and *L*. The first *B* means being away from God, *kh* means *khali*, that is empty, and *Lam* means *Laeem*, that is maligned of men.

O Ahmad, an avaricious person is not satisfied by anything he gets and seeks more than what is prescribed for him.

O Ahmad, a greedy person is hungry and a contented person is satisfied.

O Ahmad, a greedy person is disliked by men and is contemptible, but a contented person is rich and great, even if he has little wealth.

O Ahmad, greed kills you whereas contentment makes you a king.

O Ahmad, crave for worship like men and do not collect wealth like women.

O Ahmad, *hirs* (Greed) consists of three letters : *H*, *R* and *S*. *H*. means deprivation, *R* stands for livelihood and *S* for dishonouring.

O Ahmad, he who is greedy is deprived of contentment and destined scanty livelihood.

O Ahmad, feeding others is the sign of the bounteous, and not doing so that of misers.

O Ahmad, reliance is leaving off seeking livelihood, and this is real faith, the very height of the *Deen*; it is the way of the noble and a characteristic of the prophets.

O Ahmad, conviction arises out of Islam. It is all composure, there is no unrest in it. Reliance is relinquishing of means with mental repose, without any anxiety.

O Ahmad, he who gives up the cover, is given the kernel.

O Ahmad, refrain from pride because it befouls one's acts and kills people.

O Ahmad, the worship of men is an adornment for them and being proud of worshipping is bad.

O Ahmad, being generous is a quality of prophets. Therefore it is good tidings for the generous.

O Ahmad, generous partakes the quality of prophets and becomes known for this good quality.

O Ahmad, the word *Jud* consists of three letters, *J*, *Vao* and *D*. *J* means jalalat, that is elevation, *Vaow* means saintliness, and *D* high station.

O Ahmad, one does not attain one's object by numerous prayers and fasts but by meeting the needs of men.

O Ahmad, *bukhl* (miserliness) consists of three letters: *B*, *kh* and *L*. *B* means being dull, *kh* abasement, and *L* condemnation.

O Ahmad, miserliness is the worst of qualities in men and women.

O Ahmad, a miser is abused and satirised, and a generous one praised and exalted.

O Ahmad, give away whether less or more because it would serve you well; indeed generosity is above heaven.

Ô Ahmad, the domination of the self over one craving is severer than that of Satan, the condemned.

O Ahmad, the self is a mad dog and people flee from it.

O Ahmad, the best of men is he who makes others weep and the worst is he who makes men laugh.

O Ahmad, all men are dead except those who are engrossed in the Lord of the earth and heaven.

O Ahmad, company of the self is harmful and following it is bad.

O Ahmad, he who disobeys the self is a man and he who follows it is a eunuch.

O Ahmad, the word *rajil* (man) has three letters : *R*, *J* and *L*. *R* means devotion, *J* means liberality and *L* means committing oneself to good deeds.

O Ahmad, he who gratifies himself with striving and gives away whatever he gets in the way of God and does not hoard it, and makes worship of God incumbent upon himself as long as he lives, is a real man.

O Ahmad so long as one does not derive any benefit from silver, considers it as stone. O Ahmad, gold and silver are two stones. Therefore, according to appraisers they have no value.

O Ahmad, one whose belly is full, performs the journey of the world, and he who is hungry, performs the journey of the Hereafter. So being pampered is the fare of the world and being hungry the provision of the Hereafter. Therefore one who eats less is honoured by all.

O Ahmad, food is of two kinds : that of the self and the other of the heart. The meal for the self is made of eatables and that for the heart is the remembrance of God who is the Creator.

Ô Ahmad, love is a malady without cure; the physician is helpless therein, for recovery from it is impossible.

O Ahmad, hearing music moves the hearts of the listeners and kindles the fire of passion in men's hearts. Its listener is one whose heart is alive and the body is dead. Music is fond of the longing ones and calls them towards God. Hearing music takes those who listen to it towards God, and music is very good and excellent.

O Ahmad, sound or voice is of two kinds ; one which calls towards the false and the other which calls towards the True. The first relates to the maintainers of falsehood and the second to the champions of truth.

O Ahmad, patience is extremely bitter. No one can have patience over the hardships of the world except one resigning to the will of God. And having patience in troubles is the better of worships and befitting of prayers.

O Ahmad, those longing for self-gratification are dead and those with waking hearts are living.

O Ahmad, those led by craving for the self are carried away and severed from God, and those spiritually alive are with Him.

O Ahmad, those with putrid hearts are bereft of God's mercy, and the spiritually alive are forgiven.

O Ahmad, those craving for the profane are sick and those with live heart are healthy.

O Ahmad, associating with the profane folk leads to loss, and to revel with them is bad.

O Ahmad, company of the self is a wound and fleeing from it comfort.

O Ahmad, company of the people is a deadly poison and keeping away from it, an antidote.

O Ahmad, God's pleasure lies in being severe to the self and His severity means gratifying the self,

Ô Ahmad, He who falls in love, surely gets near sorrow ; his breast becomes full of anguish and woe.

Ô Ahmad, *Ishq* (love) consists of three letters, *Aiyn*, *shin* and *qaf*. *Aiyn* means 'Ibna (affliction), *shin* means *shiddat* (hardship) and *qaf quh* (exhaustion) so these three letters were put together and named *Ishq*. Therefore he who falls in love, his body is wholly afflicted with woe, hardship and exhaustion, and his heart feels exhilarated by the excess of love.

Ô Ahmad, he who reaches the presence of the Lord, exaltation and dignity behove him.

Ô Ahmad, he who is separated (from the world), is united with God.

Ô Ahmad, how can a sick person be cured if the physician forbids, and how can a lover be happy if he is separated from the Beloved ?

Ô Ahmad, how can a fish feel happy in fire, and one separated from the Beloved ? How can one passionate feel calm in his passion, and how can a lover feel comfort in separation ? For the lovers feel no rest day and night like *Majnu* stricken with madness on separation from *Laila*.

Ô Ahmad, separation from the Beloved is poison and union therewith the antidote ; in fact the lover's life is union and separation death.

Ô Ahmad, love makes restless the wise ; it causes affliction and torment.

Ô Ahmad, love is the uprooter of homelands and destroyer of homes.

Ô Ahmad, love is of two kinds : love of the common and that of the elect. Love of the common is love for houris and palaces, and that of the elect, love for the Lord Who forgives.

O Ahmad, separation (from the beloved) is death and union with Him life.

O Ahmad, the beloved of the pious person is Hereafter and that of the gnostic God.

O Ahmad, signs of gnostics are three ; their eating is the eating of a sick person ; their sleep the sleep of saints and their crying the crying of a woman whose son has died.

O Ahmad, it is good and commendable to turn towards the door of God ;

O Ahmad, God's door is wide and His beneficence is unlimited.

O Ahmad, the door of calamity is open unto the lover and his blood has been shed with the sword of love.

O Ahmad, the blood of the lovers has been shed with the sword of love and passion.

O Ahmad, the lover is bound with the anguish of the heart and the rope of friendship.

O Ahmad, the passion of the lovers arouses ardour.

O Ahmad, love is a fire lighted with the fuel of passion and burns in the breasts of the lovers.

O Ahmad, I am the one who has a friend, and one whom He befriends is I. We are two spirits that have entered into one body. Hence when you see me, you see Him, and when you see Him, you see me. Love and reason do not come together in one heart. When the king of love dominates, reason runs away higgledy piggedy.

O Ahmad, he who becomes a lover, surely plunges in a multitude of troubles and is bound with the rope of affliction and woe.

O Ahmad, he who falls in love, is bereft of happiness and cast in the love of calamities.

O Ahmad, the ascetic washes his limbs and the gnostic sees the Creator of earth and heaven.

O Ahmad, the ascetic traverses the pathway and the gnostic reaches the goal.

O Ahmad, the vocation of the gnostic consists of six things. When he remembers God, he feels elated ; when he remembers his own self, he considers it worthless ; when he sees Signs of God, he acknowledges them ; when he inclines towards sin or lust, he reprimands himself ; when he remembers God, he felicitates himself, and when he remembers his sins, he seeks forgiveness.

O Ahmad, there are two houses, one the world and the other the Hereafter. The seekers of the world are avaricious, and those of the Hereafter are few.

O Ahmad, what the gnostics seek transcends the world, that is God.

O Ahmad, the ascetic is one striving and the gnostic beholds God.

O Ahmad, the pious man endeavours day and night to get out of his self ; the gnostic has come out of it, and sees the beauty of his Beloved for ever.

O Ahmad, felicity is for him who relinquishes the world and occupies himself with the behest of God.

O Ahmad, woe unto him who is engrossed in the world and becomes heedless to the Hereafter.

O Ahmad, people are of three kinds ; those who seek the world are most ; those who seek the Hereafter less, and the seekers of God the least.

O Ahmad, the Lord is the one Living without mortality. Similarly are the saints, indeed they are so because of cognition, Hence there being abiding is meet and manifest,

O Ahmad, happy tidings for him who remembers God in the heart of night, and woe unto him who spends his night in sin and is incontinent.

O Ahmad, the seeker of the world is arrogant, that of the Hereafter wise, and that of God perfect.

O Ahmad, seeker of the world is condemned, that of the Hereafter befriended, and that of God laudable.

O Ahmad, seeker of the world is loss-stricken, that of the Hereafter auspicious, and that of the Lord granted security.

O Ahmad, seeker of the world is deprived, that of the Hereafter forgiven.

O Ahmad, seeker of the world is spurned, that of the Hereafter is the one served.

O Ahmad, seeker of the world perishes, that of the Hereafter is treader of the right path, and seeker of God is the master.

O Ahmad, seeker of the world is chained, that of the Hereafter is a seer, and that of God the chief.

O Ahmad, seeker of the world is small, that of the Hereafter big, and that of God far greater.

O Ahmad, seeker of the world is base, that of the Hereafter glorious, and that of God a close friend.

O Ahmad, seeker of the world is low, that of the Hereafter wealthy, and that of God high-ranking.

O Ahmad, seeker of the world is one reviled, that of the Hereafter exalted, and that of God great.

O Ahmad, the ascetic forsakes the world for the Hereafter and the gnostic does so for God.

O Ahmad, the ascetic cleans his outside with water, and the gnostic purges his inside of carnal desires and Satan,

O Ahmad, every prayer without devoutness is like the moon under eclipse from which light disappears.

O Ahmad, absorption of the heart in prayer is like light in the verses of the Qur'an.

O Ahmad, when Allah loves a bondsman, He inspires him to pray, and when He is wroth with someone, He plunges him in evil.

O Ahmad, God's Remembrance is sweetness for the tongue and felicity for the heart.

O Ahmad, Remembrance is a furnace for the heart and prover of friendship.

O Ahmad, *Dhikr* (Remembrance) consists of three letters, first *Dh*, second *K* and third *R*. *Dh* means sagacity, *k* signifies intelligence, and *r* intensity of feeling. Therefore (anyone) who remembers God, his heart is purified, the (carnal) self is broken, and he becomes softly sensitive highly feeling.

O Ahmad, if you keep remembering yourself, you will forget God.

O Ahmad, one who is unmindful of remembrance, surely he makes good taboo for himself.

O Ahmad, make worship incumbent upon yourself; one who is enabled to remember God, is granted the best of dignities.

O Ahmad, felicity is for one who stands up somewhere in the morning and devotes himself to prayer, reciting the Qur'an and seeking forgiveness.

O Ahmad, many nears are far and many fars are near.

O Ahmad, remembrance is of two kinds; one of men and the other of God. The remembrance of men is to repent and return to God; and the remembrance of Allah means, He accepts one's repentance.

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

Praise be to Allah, Lord of the Worlds. And good Hereafter for the righteous. Benedictions upon and salutations unto the Messenger of God, Muhammad (P.B.U.H.) and his Companions. After that, this is an auspicious booklet consisting of the inspired sayings of our master and exalted saint, Jamaluddin Hansvi (may God bless his soul.)

He said that repentance wipes out sin.

O Ahmad, you have good qualities and bad qualities. So preserve the good ones with worship and devotion and remove the bad ones with discipline and (spiritual) exercises.

O Ahmad, prayer is the collection of devotional acts and a treasure of worship,

O Ahmad, the prayer is like the body and absorption (in God) like the spirit; all those prayers in which there is no absorption are like body without soul.

O Ahmad, prayer is the best of all devotional acts and the key to felicities. Therefore no one maintains it except a believer who has staunch faith and is a devout Muslim.

O Ahmad the best of noble deeds is that a bondsman is graced with the felicity and inspiration to offer prayer.

O Ahmad, make your heart absorbed in prayer so that you may acquire the felicity of supplication.

O Ahmad, raptness in prayer is light; for prayer is like the eye whose light is Absorption.

O Ahmad, prayer with devoutness is like Moses (peace be on him) on Sinai.

O Ahmad, prayer without devotion and mental concentration is like food without salt and oil,

Inspired Sayings
of
Hadrat Qutab Jamaluddin Ahmad Hansvi
Translated into English by
Sardar Ali Ahmed Khan,
Assistant Secretary General,
Motamar Al-Alam el Islami, Pakistan.

the various Chishti organisations for the propagation of Islam should work in an organised manner and those above should have an eye on those under them. Qutb Jamal-ud-Din's piety and saintliness drew large number of people to him and he did all he could to help console and guide them.

Here are some of the sayings ascribed to him: The recital of God's name is the food of the soul, and His praise the wine of the soul.

An autocratic ruler and an ignorant priest are the enemies of the country and religion.

A wise man deprecates two persons; the talented person who makes no use of his talents, and the ignorant hermit who is eager for perfection.

Hadrat Jamal-ud-Din Hansvi's motto like all other Chishti saints was "To speak less, eat less, sleep less, and to avoid the company of the well-placed". He died at Hansi (Haryana-India) on 12th of Shaban 659 A.H., at the age of 76 years. He left behind *Mulhimat*, translated version accompanying, his Persian *Diwan* in two volumes. *Pandnama Farsi and Umdatul Waizeen*. He lies buried in a mausoleum at Hansi. In the wake of partition of the Punjab in August 1947, Hansi witnessed a great massacre unparalleled in the annals of barbarity. The precincts of the Mazar of Hadrat Jamal-ud-din presented a wein spiring spectacle of second Karbala. With the exodus of entire Muslim population from Hansi, the Mazar remained neglected for sometime. It was in the year 1961 that Shah Waliur Rehman Jamali (d. 1961) restarted observance of Hadrat Qutb Jamal's urs at the Dargah Sharif in Hansi, which is continuing. Thousands of devotees from all over the subcontinent gather together annually to pay their devout homage there.

Hadrat Qutb Jamal-ud-Din Ahmad Hansvi

(Sardar Ali Ahmed Khan)

Sheikh Jamal-ud-Din Ahmad was a direct descendant of Hadrat Imam Abu Hanifa, the renowned jurist of Islam. He was born at Ghazni (Afghanistan) in the year 583 A.H. He was five years old when his family came to Hansi. He became a disciple of Hadrat Baba Fariduddin Shakar Ganj of Pakpattan at the age of 50. He learnt deeply and served devotedly. It is said that once Sheikh Bahauddin Zakarya of Multan came to Baba Farid and stayed with him for some time. On his return, he wrote to Baba Sahib "Give me your disciple Jamal and have all mine and courtesy demands that request be not turfed down." Baba Farid is reported to have replied: "Exchange is permissible in goods material. But Jamal (which means beauty) is not exchangeable." Baba Farid liked Sheikh Jamaluddin so much that he went to Hansi to stay with Sheikh Jamaluddin for 12 years. He nominated the latter as his Khalifa. He trusted him so much that whenever Baba Farid would give the letter of Khilafat to anyone, he would direct him to have it countersigned by Sheikh Jamal-ud-Din of Hansi. Hadrat Jamal-ud-Din passed away during Baba Fariduddin's life time. A lady took a minor son of Qutb Jamal to Baba Sahib. He treated him most kindly and appointed him a khalifa. She said to Baba Sahib in Hindi: Khawaja Bahauddin is a child. To which Baba Sahib said: The moon too begins as a crescent and gradually becomes full moon. Directed by Baba Farid, Sahibzada Bahauddin often waited upon Sheikh Nizam-ud-Din Auliya of Delhi. He had such a deep faith in him that he never took anyone as his disciple during the latter's lifetime. Sheikh Qutb-ud-Din Munawwar who was the special Khalifa of Hadrat Nizam-ud-Din Auliya was Hadrat Baha-ud-Din's son. Qutb Jamal-ud-din Hansvi was Baba Farid-ud-Din's right-hand man in his far-flung programme for the propagation of Islam. It has been remarked above that Baba Farid would have his appointees as khalifa get the appointment countersigned by Qutb Jamal-ud-Din Hansvi. This was not merely out of regard for him, its real object was that

but many of them look beautifully harmonised. Islamic Tasawwuf is an aristocracy of self-sacrifice, an elitism of the mind and the spirit, an exclusiveness of the humble.

“So high did He raise the dust
that on coming to itself,
it become the passionate desire to see.
Of this passion He Himself became the object.
O How passing strange it was.”

S.A.A.K.

CHIAROSCURO

The concept of recompense in future life for the trials of the present one, is very old one. All the great religions over the globe stand for it. There is nothing repulsive about religion. The consolations of religion have, through the ages, kept social discontent and defiance very largely at bay. The Creator of the universe and a Dispenser of its existence is a mystically comprehensible and attainable entity beyond cognition——the ultimate, unfathomable, super-matter reality behind the appearance of things.

“Intoxicated with His beauty He is driven to manifest Himself,

As regards my eyes, they are afflicted with the malady of hiding Him from me.”

(Iqbal)

Islam is not devoid of spiritualism. Blessings of the Almighty descend to earth and cause His saints to go to rescue of humanity. Aulia (saints) solely rely on God and take total refuge in Him. Associating oneself with these pious men, listening to or reading their exposition of the holy scriptures, praising Allah's glory, realising the purely vanishing nature of worldly pleasures, offering prayers and resorting to spiritual exercises as enjoined upon by the Quraan and sunnah of our Holy Prophet make us true Muslims and Momins.

Since God is the embodiment of love, He can be experienced only through divine love. The only qualification needed for God—experience is intense longing and selfless love for Him. The way of Sufis or saints is neither dogmatic nor static. It is virile. It represents inquiries, quests and Kashf (revelations) of super—intellectuals endowed with intuition of the highest order. The path of Saluk was illumined by the insights of very many seers and thinkers with active blessings of our Holy Prophet's great Soul. Work of many centuries, it embraces many strains and beliefs, some of them seem discordant (to the beginners)

Hadrat Qutab Jamal Hansvi always gave to himself and his disciples a high standard in piety, humility, friendliness and devotion to the cause of Islam. He followed the sunnah of our Holy Prophet even in small details of life and work. Mulhemaat is a masterly book from the pen of Qutab Jamal Hansvi and is a deification of reality. Its study ennobles the heart, unveils the true meanings of Tasawwuf so that one discovers the secret rays of the metaphysical untranslatable truths.

Sardar Ali Ahmed Khan

Alfateh, 8 - Garden Town,
Lahore.

2-1-1984

PREFACE

The amazing technological advancement in modern times has provided man with all the material comforts, yet even the prosperous feel that there is a vacuum in heart and desire to enjoy peace of mind which eludes and in the heart of hearts suffers from inexplicable grief, and it is here that faith steps in to ensure unalloyed bliss, through prayers, meditation, reading or reciting of the Revealed Word of God. Spiritual progress is attainable through religion alone which strengthens the sagging morale of the soul and leads it to the kingdom of God. What spring is to trees, inspiration is to the human race. The *sufi* thought has contributed a great deal to our peace of mind in all ages, conveying the transcendental truth and opening up beautiful vistas of divine vision, suggesting the infinite and inexpressible, and attuning the soul to heavenly harmonies, thereby preparing it for the highest mystical experience. To the wise, the purpose of man's existence on the earth is to know who he is, what is his link with his Creator and attainment of beauty.

Hadrat Qutbuddin Ahmad Jamal of Hansi subscribed to the Chishtia Order which aims at grasping the ultimate reality of things and to enjoy the blessedness of actual communion with the Highest. The thought which is most intensely present with the Chishtia saints is that of a supreme, all-pervading and in-dwelling power in whom all things are one ;

“Calling on my Beloved incessantly, I have become one with Him ;

(So) call me by His name, O friends, call me not by mine”

The goal of mysticism is a simple and sublime longing (on a *sufi's* part) to lose one with all one's worldly weaknesses and imperfections in a perfect entity to become more perfect. It is the quality of saintly men both to serve as an example for the age in which they live and to transcend its limitations by the force of their personality.

A Prayer

“Lord make me an instrument of Thy peace.

Where there is hatred let there be love.

Where there is injury, pardon.

Where there is doubt, faith.

Where there is despair, hope.

Where there is darkness, light.

Where there is sadness, joy.

O Divine Master, grant that ‘I may not so much seek as to give, not so much to be consoled as to console ; to be understood, as to understand ; to be loved, as to love ; for it is in giving that we receive, it is in pardoning that we are pardoned, and it is in dying that we are born to Eternal life.’”

It is in Persian and two volumes. He got photo copies and handed me one set. I wish *Diwan* can also be published one day with translations in Urdu and English for a larger reading public.

I conclude with apology for mistakes of man—including my own. God is forgiving. Let his creature do the same.

ABDUL SHAKURUL SALAM

64-D Model Town Lahore.

Dated, 24-1-1985.



Acknowledgement

The Publishers wish to express thanks to Alhaj Seth Abdul Qadir Usman, Haji Taj Din and Alhaj Mian Saeed Wamiq for their valuable monetary help. Thanks are also due to Mr. Mohammad Sabir, Master Muhammad Safdar and Syed Ziauddin Ahmed Gilani for printing and proof reading, but for whose labours the book could not see light of the day.

Persian and Urdu translations in Delhi by one of the descendants of Qutab Jamaluddin of Hansi namely Pir Rafiuddin in 1889. I got it printed from Talimi Printing Press, outside Akbari Gate, Lahore sometime in April/May, 1961. All the copies were passed on to persons interested. I was left with a couple or so. I thought many times to get it re-printed. But probably time was not ripe or I was not deemed fit to get the honour. By chance I was introduced to Sardar Ali Ahmad Khan. The latter met me few times and I found him a very learned gentleman, master of quite a few languages and interested in mystic thought of Muslim missionaries who had spent their lives in living and preaching Islam. Man learns mostly by imitation and hearing. Intellect comes later. That is why the impact of Muslim holy men who lived life of Islam, spoke and wrote its precepts—with clear understanding that God created all men and directed the Arch-Angel to prostrate before man to prove that man is His best creation and that it is everybody's business to treat all people with respect and sympathy, lived amongst them, learnt their language to communicate daily and be part of them, that these holy men could leave imprint of Islam on millions upon millions' people's hearts. Hav'nt I digressed a little! I was talking about Sardar Ali Ahmad Khan. When I found him as I said before, I mentioned about *mulhaimat* and my desire for its reprint. He at once said that he would undertake the job, if I could give him the book. He also remarked that he could translate it into English so that English readers could benefit as well. Of course, I agreed at once.

He has translated it. He has contributed articles from known sources and also from *Tazkarai Hansi* by the City Qazi, Syed Sharif Hussain published by Gulshan Ibrahimi Arueen, Lucknow in June, 1915. He has included very learned treatise full of references of Prof. Muhammad Masud Ahmad of Hyderabad, Sind published in the Magazine 'Burhan' Delhi in November and December, 1960 issues, on the life and poetry of Qutab Jamaluddin. Also a pedigree-table published by Pir Rafiuddin aforesaid and reprinted by Pirzada Muhammad Hanif Jamali Hansvi and brought it upto date. He searched the *Diwan* of Qutab Jamaluddin Ahmad from Diyal Singh College Library, Lahore.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



JUDGE

Lahore High Court
Lahore.

FOREWORD

Strange are the ways of God. No body can get created of his volition nor does he positively know what will happen to him after the allotted span. Interregnum is determined by the place, race and time of the birth. But some may be overlifted to create their own life and affect others in innumerable ways.

Inquisitiveness seems to be ingrained in man. Philosophers fathom the inscrutable by reason for peace and harmony. Men of religion by faith and intuition. Such are called Soofis in Islam and mystics in other faiths or systems.

The book in your hand is a composition of the utterances, in Arabic of Qutab Jamal-ud-din Ahmad Hansvi in alterative form. It is called *mulhaimat*. Its publication now has come about in a strange manner. When I joined the Bar at Lahore, late Raja Hassan Akhtar (may his soul rest in peace) who had once been a Punjab Civil Service Officer posted at Hissar district of Hansi, saw me one day and said : I hear you are from the family of Qutab Jamal of Hansi. I have a book of his *mulhaimat* and probably also his *Diwan*. I at once said : if you could kindly lend me the copy of *mulhaimat*, I will get it printed and return the original. Though you don't know me personally but you may kindly trust me. He was kind and good old gent'eman. He gave me the book. It was got printed with

ملاہند

سیاوی

و انکار

عبداللہ بن ہانسوی رحمہ اللہ

حضر